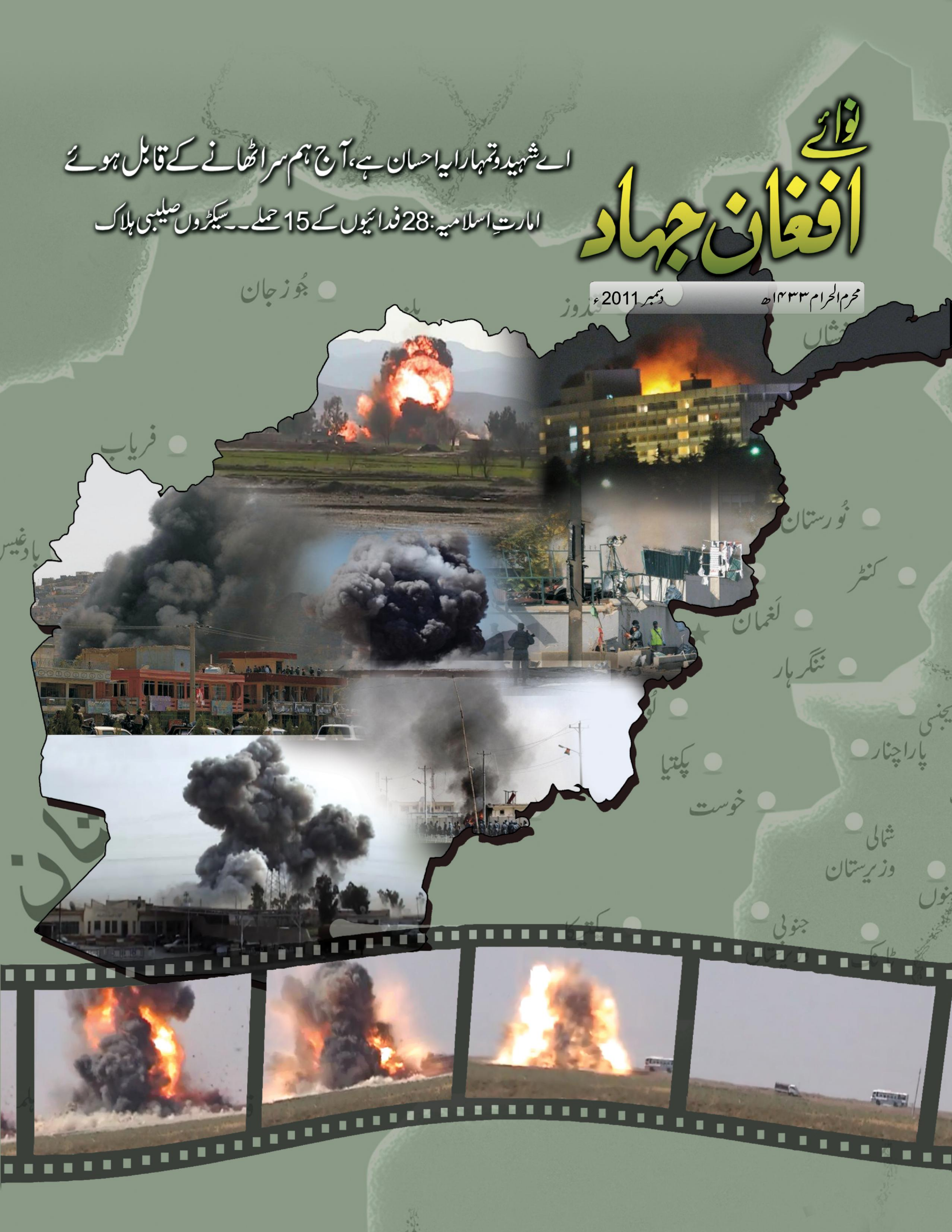
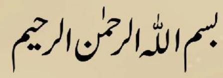

نوائے
افغان جہاد
محرم الحرام ۱۴۳۳ھ
دسمبر 2011ء
اے شہید وتمہارا یہ احسان ہے، آج ہم سر اٹھانے کے قابل ہوئے
امارتِ اسلامیہ: 28 فدائیوں کے 15 حملے۔۔سیکڑوں صلیبی ہلاک
جُوزجان
فریاب
بادغیس
نُورستان
کنڑ
لَغمان
ننگرہار
پکتیا
خوست
پاراچنار
شمالی
وزیرستان
جنوبی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شاہانِ عمان جیفر اور عبد کی طرف نامہ مبارک



یہ مکتوب ہے محمد بن عبداللہ کی طرف سے جیفر اور عبد کی طرف، جو جلندی کے بیٹے ہیں۔ سلام ہو اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے۔

اما بعد! میں تم دونوں کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ تم دونوں اسلام قبول کرلو، باسلامت رہو گے۔ میں اللہ کا رسول ہوں، سارے انسانوں کی طرف تاکہ اس کو ڈراؤں جو زندہ ہو اور کافروں پر حجت پوری ہو جائے۔ اگر تم نے اسلام کا اقرار کرلیا تو میں تمہیں تمہار منصب پر باقی رکھوں گا اور اگر تم نے اسلام کا اقرار کرنے سے انکار کردیا تو تمہارے ہاتھ سے تمہارا ملک نکل جائے گا اور میرے گھوڑے تمہارے میدان میں اتریں گے اور ملک کے رہنے والوں پر میری نبوت ظاہر ہو جائے گی''۔

(عیون الاثر ج ۲ ص ۳۵۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۴، شمارہ نمبر ۱۰

محرم الحرام ۱۴۳۳ھ | دسمبر 2011ء

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خوش خبری ہے اس بندے کے لیے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہو، پراگندہ سر، خاک آلودہ قدم، اگر پہرے پر ہے تو پہرے پر اور اگر فوج کے پچھلے حصے میں ہے تو اسی میں اپنی ذمے داری نبھا رہا ہے اگر رخصت مانگے تو رخصت نہ ملے اور اگر سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے۔ (صحیح بخاری)




اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۲۰ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام نوائے افغان جہاد ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا موقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اداریہ

ہوئے مدفونِ دریا زیرِ دریا تیرنے والے

”اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے۔ سو قریب ہے کہ اللہ فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے“۔

دس برس قبل 'پتھر کے زمانے' کا ڈراوا سن کر پاکستانی ریاست نے 'دہشت گردی کے خلاف جنگ' کے اندھے کنویں میں چھلانگ لگانے کا فیصلہ کیا تو اہل ایمان اسی دن سے اللہ کا یہ حکم سنتے اور سناتے تھے کہ یہود و نصاریٰ کی دوستی کا انجام 'خزی فی الدنیا و لآخرۃ' کے سوا کچھ نہیں ہوگا، لیکن مادی طاقت کے پجاری، عبادالدینار......امریکہ کے ڈیزی کٹر بموں سے ڈراتے اور ڈالروں کی برسات کے سہانے خواب دکھاتے تھے۔ آج اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا کہ

ہوئے مدفونِ دریا زیرِ دریا تیرنے والے
طمانچے موج کے جو کھاتے تھے بن کر گہر نکلے

نیٹو کے ہیلی کاپٹروں اور جیٹ جہازوں کی بم باری سے ۲۸ پاکستانی فوجیوں کی ہلاکت کے بعد چہار سو ایک صف ماتم بچھی ہے، ہر طرف سے قومی خودمختاری اور ملکی سالمیت کے بین بلند ہو رہے ہیں، آہوں اور سسکیوں کے بیچ کہیں شمسی ائیر بیس خالی کروانے اور صلیبی رسد کی بندش کی صدائے غم بھی ایک دفعہ پھر بلند ہوئی ہے، فوجی ترجمان کو یہ بھی یاد ہے کہ گزشتہ ۳ سالوں میں اس طرح کے ۸ حملوں میں ۷۲ فوجی رزق خاک ہو چکے ہیں، دھیمے سروں میں امریکہ کو 'سنگین نتائج' اور 'تعلقات خراب ہونے' کے الفاظ بھی سنائے جا رہے ہیں لیکن اس سارے ڈرامے کا کوئی کردار یہ پوچھنے یا بتانے کی توفیق نہیں رکھتا کہ آخر مہمند اور کنڑ کی سرحدی پہاڑیوں پر مرنے والے یہ فوجی اور ۱۶۴۰ میل لمبی ڈیورنڈ لائن پر تعینات ان کے تقریباً ڈیڑھ لاکھ بھائی بند کس کی خدمت اور حفاظت پر مامور ہیں؟ یہ وہی سپاہ نہیں جو اکیسویں صدی کی صلیبی جنگ میں صلیبیوں کے آگے ڈھال بن کر کھڑی ہے؟ اور اسی خدمت میں پچھلے دس سالوں سے خود بھی اہل ایمان کو قتل کر رہی ہے اور چن چن کر، پکڑ پکڑ کفار کے سامنے پیش بھی کر رہی ہے؟ یہ وہی لشکر نہیں جس کے مخبروں کی مدد سے (اسی شمسی بیس سے اڑنے والے) صلیبی ڈرون کم و بیش روزانہ بیسیوں مسلمانوں کو شہید کرتے ہیں (اور اس وقت سرحدوں کا تقدس' بھی پامال نہیں ہوتا)؟ جس کو اپنا 'روزی رساں اور زندگی کا مالک' مانتے ہو، اس نے تمہارے چند فوجی مار دیے تو رونا دھونا کیسا؟ ابھی چند دن پہلے ہی تو تمہاری فضائیہ کے سربراہ نے اعتراف جرم کیا کہ پچھلے تین سالوں میں تمہارے جہازوں نے مسلمانوں کی آبادیوں پر ۵۵۰۰ سے زائد فضائی حملوں میں ۱۰۰۰۰ سے زائد بم پھینکے، آخر کس لیے؟ درحقیقت تم نے تو اللہ کو چھوڑ کر امریکہ کو اپنا الٰہ بنایا تھا، پس اب رو ؤمت اور چکھو مزا کہ بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

مسلمانان پاکستان پر مسلط طواغیت اور صلیبیوں کے اتحادی اب ہندوؤں سے جگری یاری کا دم بھی بھرنے لگے ہیں۔ جو کام پہلے چھپ چھپا کر ہوتا تھا وہ اب لاکھوں مسلمانوں کے قاتل بھارت کو Most Favourite Nation قرار دے کر کھلے بندوں ہوگا۔ اس سے قبل جہاد کشمیر کو بھی کفار کی خوشنودی کی بھینٹ چڑھا کر مظلوم مسلمانان کشمیر کی پیٹھ میں چھرا گھونپا جا چکا ہے۔ پاکستانی حکمرانوں کی روز افزوں فرد جرم اہل پاکستان کو دعوت دے رہی ہے کہ وہ چہرے بدلنے کی بجائے اس طاغوتی نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی جدوجہد میں مجاہدین فی سبیل اللہ کی پشتی بانی اور نصرت کے لیے اٹھ کھڑے ہوں، اور اس سرزمین کو شریعت محمدی کے نور سے منور کر کے اپنی دنیا و عاقبت کو سنوارنے کا سامان کریں۔

نئے ہجری سال کے آغاز پر جہاں صلیبی لشکر اور اس کے حواری 'قلوبھم شتی' اور 'سیھزم الجمع و یولون الدبر' کی عملی تصویر بنے ہوئے ہیں، وہیں اہل ایمان کے لیے اللہ کی مدد اور نصرت کے آثار بھی نمایاں ہو رہے ہیں۔ گزشتہ ہجری سال ۱۴۳۲ھ میں قائد جہاد محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ، مبلغ جہاد شیخ انور العلوقی رحمہ اللہ اور دیگر مجاہدین کی شہادتیں امت مسلمہ اور مجاہدین کے لیے صدمے کے ساتھ ساتھ ایمان کی مضبوطی کا سبب بنیں اور یقیناً یہ خون شہداہی کی برکت ہے کہ چار دانگ عالم سے فتح کی خبریں آ رہی ہیں۔ ایک طرف افغانستان میں صلیبی لشکر ایک ایک کر کے پسپائی اختیار کر رہے ہیں اور فرار کے محفوظ راستوں کی تلاش میں کبھی 'لویہ جرگہ' اور کبھی 'استنبول کانفرنس' کا انعقاد کر رہے ہیں، لیکن 'الٹی ہو گئیں سب تدبیریں، کچھ نہ دوا نے کام کیا' کے مصداق صلیبی اتحاد عسکری کے ساتھ ساتھ سفارتی اور سیاسی ہزیمت سے بھی دوچار ہے۔ اس پر مستزاد، گزشتہ دو ماہ میں ہونے والے پے در پے فدائی حملے ہیں جنہوں نے صلیبی افواج اور ان کے حواریوں کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ دوسری طرف سرزمین ہجرت و جہاد صومالیہ میں مجاہدین نے اپنے زیر انتظام صوبوں میں شریعت نافذ کرنے کے علاوہ عامتہ المسلمین کی خدمت کا بھی بیڑا اٹھایا ہے۔ نفاذ شریعت کی باد صبا کے یہ جھونکے عالم کفر اور بالخصوص افریقی کفار کے لیے باد سموم ثابت ہوئے، یہی وجہ ہے کہ کینیا، یوگنڈا، برونڈی اور ایتھوپیا کی فوجوں نے بیک وقت صومالیہ پر چڑھائی کر دی ہے، حالانکہ اس سے قبل بھی یہ ممالک 'افریکام' کے جھنڈے تلے مجاہدین سے شکست کھا چکے ہیں۔ مجاہدین نے حملہ آور ممالک کو تنبیہ کی ہے کہ وہ اہل ایمان پر جارحیت سے باز رہیں ورنہ اس کا خمیازہ انہیں صرف صومالیہ ہی نہیں بلکہ اپنے گھروں میں بھی بھگتنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ فلسطین، عراق، چیچنیا، کشمیر، الجزائر، صومالیہ، یمن، پاکستان، افغانستان اور پوری دنیا میں کفار و مرتدین کے خلاف برسرپیکار مجاہدین کی نصرت فرمائے اور تمام فتنوں اور آزمائشوں سے ان کی حفاظت فرمائے۔ آمین

(قسط اول)

آخرت کے بیٹے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

''اور جس کو اس کا حاضر (یعنی جو چیزیں کہ اس کے سامنے موجود ہیں) نفع نہ دیں، تو جو چیزیں کہ اس سے غائب ہیں، پوشیدہ ہیں ان سے وہ زیادہ اندھا ہوگا اور جو چیزیں کہ اس سے غائب ہیں ان سے زیادہ عاجز ہوگا اور بے شک تم کو حکم کیا گیا ہے کہ کوچ کرنے کا اور تم کو بتا دیا گیا ہے توشہ لینے کا۔ خوب سن رکھو! سب سے زیادہ خوف ناک چیز جس کا اندیشہ میں کرتا ہوں تمہارے حق میں وہ دو ہیں: ایک لمبی لمبی امیدیں رکھنا اور دوسرے خواہشِ نفس کی پیروی کرنا۔ امیدوں کا لمبا ہونا' یہ آخرت کو بھلا دیتا ہے اور خواہش کی پیروی کرنا آدمی کو حق سے دور کر دیتا ہے۔ خوب سن رکھو! دنیا پشت پھیر کر جا رہی ہے اور آخرت ہماری طرف متوجہ ہو کر تیزی سے آ رہی ہے۔ ان دونوں کے کچھ بیٹے ہیں سو اگر تم سے ہو سکے تو آخرت کے بیٹوں میں سے بنو! دنیا کے بیٹوں میں سے نہ بنو کیونکہ آج کا دن عمل کا ہے حساب نہیں اور کل حساب ہوگا عمل نہیں ہوگا''۔ (البدایہ والنہایہ، ج۷ ص۳۰۷)

ظاهر اور پوشیده سے عبرت!

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے آخری جملے تھے، جن کو میں بیان کر رہا تھا کہ جس شخص کو سامنے کی چیز نفع نہیں دیتیں اور ان سے وہ عبرت نہیں پکڑتا تو جو چیزیں اس سے پوشیدہ ہیں وہ ان کے بارے میں زیادہ اندھا پن اختیار کرے گا۔ جب آنکھوں دیکھی چیز سے عبرت نہیں پکڑتا تو جو چیزیں اس کی نظر سے پوشیدہ ہیں کیا توقع ہے کہ وہ ان عبرت پکڑے گا؟ جب کوئی سامنے کی چیزوں سے عبرت نہیں پکڑتا اور عمل پر آمادہ نہیں ہوتا تو جو چیزیں کہ اس سے غائب ہیں ان کو سننے کے بعد کیونکر عمل پر آمادہ ہوگا؟ مشہور ہے کہ:

''نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے عبرت پکڑے''۔

یعنی دوسروں پر جو حالات گزر رہے ہیں، ان حالات کو دیکھ کر عبرت پکڑے، مرنے والے مر رہے ہیں، ہمیں ان سے عبرت پکڑنا چاہیے کہ ایک دن ہمیں بھی مرنا ہے، مرنے والا اپنے بیوی بچوں، گھر بار اور کاروبار کو چھوڑ کر چلا گیا۔ اب نہ کوئی اس فیصلہ خداوندی کے خلاف اپیل کر سکتا ہے اور نہ مرنے والے کو کوئی واپس لا سکتا ہے اور اگر وہ بے چارہ واپس آ بھی جائے تو کوئی اس کو قبول ہی نہیں کرے گا۔ دوسروں کو چاہیے کہ اس سے عبرت پکڑیں اور سوچیں کہ ہمارے ساتھ بھی یہی ہونے والا ہے!

قبر سے واپس آنے والے کا قصہ:

ایک قصہ ہم نے پڑھا تھا کہ ایک شخص کا انتقال ہوا، اس کو دفن کر دیا گیا، حقیقت میں اس کا انتقال نہیں ہوا تھا بلکہ اس کو سکتہ ہو گیا تھا، سکتہ ایک بیماری ہوتی ہے جس سے آدمی مُردے جیسا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ وہ زندہ ہوتا ہے، نبض بھی بند ہو جاتی ہے، دل کی حرکت بھی بند ہو جاتی ہے، پھر یہ سکتہ بعض اوقات دو دو دن، تین تین دن رہتا ہے لیکن روح کا تعلّق بدن سے قائم ہوتا ہے، اس کی علامتیں اطبا بتاتے ہیں۔ مگر ایک موٹی سی علامت یہ ہے کہ روح جب بدن سے جدا ہو جاتی ہے تو جسم میں تغیّر پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے لیکن اگر سکتہ کی بیماری ہو تو جسم میں تغیّر وغیرہ نہیں ہوتا۔ کئی کئی دنوں سے آدمی سکتہ میں پڑا ہوتا ہے، ہاتھ ہلاؤ تو ہاتھ ہلیں گے، اسی طرح دوسرے اعضا کو حرکت دو وہ بھی حرکت کریں گے۔

تو خیر اس بے چارے کو سکتہ کی بیماری ہوگئی۔ ورثا نے اس کو مُردہ سمجھ کر دفن کر دیا۔ جب لوگ اس کو دفن کر کے گھر واپس آ گئے تو قبر میں اس کے سکتہ کی بیماری دور ہوگئی اور کوئی ایسی صورت ہوگئی ہوگی کہ قبر سے کراہنے کی آواز آئی۔ کسی نے سوچا کہ بھائی یہ تو قبر کے اندر کوئی زندہ آدمی ہے۔ اس کی قبر کھولی تو یہ کفن پہنے ہوئے زندہ نکل آیا۔ قبر کھولنے والے نے اس سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ کہنے لگا: میں زندہ تھا، لوگ مجھے دفن کر کے چلے گئے، حالانکہ مجھے سکتہ کی بیماری تھی! اس آدمی نے اس سے کہا کہ تم کون ہو؟ تمہارا گھر کہاں ہے؟ اس نے سب کچھ بتا دیا۔ شام کا وقت تھا، وہ اپنے گھر چلا گیا اور اس نے اپنے گھر کے دروازے پر دستک دی، اس کا لڑکا نکلا، اس نے جو دیکھا تو ابا سامنے کھڑا ہے۔ اس نے سمجھا کہ ابا کی شکل میں کوئی جن آ گیا ہے کیونکہ ابا کو تو وہ اپنے ہاتھوں سے دفن کر آئے تھے۔ اس لیے گھر والوں نے اس کو قبول نہیں کیا بلکہ یہ منظر دیکھ کر ان کے ہوش اڑ گئے۔ اب وہ بے چارہ کہتا ہی رہا کہ میں فلاں ہوں! مگر لوگوں نے کہا کہ اس کو تو ہم دفن کر کے آئے ہیں، اتنے میں اس کے لڑکے نے اس کے سر پر کوئی چیز ماری، وہ وہیں ڈھیر ہو گیا، وہیں مر گیا۔ تم ذرا قبر سے اٹھ کر آ کے تو دکھاؤ! اول تو تمہیں اٹھنے کون دے گا؟ اور اگر اٹھ بھی گئے تو جنھوں نے تمہیں گھر سے نکال دیا تھا یعنی قبرستان پہنچا آئے تھے، اب وہ قبول نہیں کریں گے۔

تو یہ مطلب ہے کہ جب تم سامنے کی چیزوں کو دیکھ کر عبرت نہیں پکڑتے تو جو چیزیں تمہاری نظر سے غائب ہیں، پوشیدہ ہیں ان کے معاملہ میں تو اس سے بھی زیادہ اندھا پن اختیار کرو گے۔

میدان حشر کی ہولناکی:

ہم لوگ قبر کے حالات سنتے ہیں، اس سے کوئی عبرت نہیں پکڑتے۔ قیامت کے دن کے احوال سنتے ہیں، اس کی ہولناکیاں سنتے ہیں، وہاں کا حساب کتاب، حقوق کا دلایا جانا، لوگوں کے مارے مارے پھرنا وغیرہ، مگر پھر بھی ہم اس سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔ میدانِ حشر کی ہولناکی کا تذکرہ قرآن کریم میں یوں فرمایا گیا ہے:

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِO وَأُمِّهِ وَأَبِيهِO وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِO لِكُلِّ امْرِءٍ

16 اکتوبر: صوبہ قندھار ضلع ژڑئی میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ اس حملے کے نتیجے میں 8 سپلائی گاڑیاں ہوگئیں جب کہ 15 سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک ہوئے۔

مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِO(عبس ۳۴۔۳۷)

’’جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنے بچوں سے، ہر آدمی کے لیے ایک ایسی حالت ہوگی جو اس کو کفایت کرے گی، دوسری طرف متوجہ نہیں ہوسکتا‘‘۔

ایک نیکی کوئی نہیں دے گا:

وہ حدیث شریف میں مشہور قصہ ذکر فرمایا گیا ہے، آپ نے بھی کئی دفعہ سنا ہوگا کہ:

’’قیامت کے دن ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جس کے گناہ اور نیکیاں برابر ہوں گی، اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اُسے فرمائیں گے: جاؤ! کسی سے ایک نیکی مانگ لاؤ تا کہ تیری نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوجائے اور تجھے جنت میں داخل کردیں۔ وہ میدانِ حشر میں نیکی کی تلاش میں چکر لگائے گا اور ہر ایک سے ایک نیکی کا سوال کرے گا۔ مگر اس سلسلہ میں اس سے کوئی بات نہیں کرے گا، ہر ایک کو یہ خوف دامن گیر ہوگا کہ کہیں میری نیکیوں کا پلڑا ہلکا نہ ہوجائے اور مجھے ایک نیکی کی ضرورت نہ پڑ جائے۔ یوں ہر ایک اپنی ضرورت اور احتیاج کے پیش نظر اسے ایک نیکی دینے سے انکار کردے گا۔ وہ مایوس ہوجائے گا کہ اتنے میں اس کی ایک آدمی سے ملاقات ہوگی، جو اُسے کہے گا: کیا تلاش کررہے ہو؟ یہ کہے گا کہ ایک نیکی تلاش کررہا ہوں، پورے خاندان اور قوم سے ملا ہوں، ہزاروں نیکیاں رکھنے کے باوجود کوئی ایک نیکی دینے کا روادار نہیں، سب نے ایک نیکی دینے میں بخل کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ شخص اسے کہے گا کہ میرے نامہ اعمال میں صرف ایک ہی نیکی ہے اور مجھے یقین ہے کہ ایک نیکی مجھے کوئی نفع نہیں دے گی لہٰذا یہ نیکی آپ میری طرف سے بطور ہبہ قبول کیجیے۔ وہ شخص ایک نیکی لے کر خوش وخرم بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ باوجود عالم الغیب ہونے کے اس سے پوچھیں گے: کہاں سے لائے؟ وہ اپنا پورا قصہ کہہ سنائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس ایک نیکی والے کو بلا کر فرمائیں گے: میرا کرم و احسان تیری سخاوت سے وسیع تر ہے! اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ اور دونوں جنت میں جاؤ۔ یوں وہ دونوں جنت میں چلے جائیں گے‘‘۔ **(التذکرہ فی احوال الموتیٰ وامور الآخرۃ، علامہ قرطبیؒ، دار الکتب العلمیہ بیروت، ص ۳۷۱)**

یعنی ایک آدمی کا نامۂ اعمال تولا جائے گا، نیکیاں اور بدیاں برابر ہوجائیں گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہیں سے ایک نیکی لے آؤ تو تمہارے لیے جنت کا فیصلہ ہوجائے گا!

چاہیے تو یہ تھا کہ آدمی اللہ تعالیٰ سے کہتا کہ ایک نیکی کس سے مانگوں؟ آپ ہی سے کیوں نہ مانگ لوں، کہاں مارا مارا پھروں گا؟ آپ احکم الحاکمین ہیں، ایک نیکی انعام کے طور پر اپنے پاس سے عطا کردیجیے، میرا بیڑا پار ہوجائے گا۔ لیکن شاید اس سے مجاہدہ کرانا ہوگا جو اس نے دنیا میں نہیں کیا۔ اب آخرت کی ہولناک تپش میں وہ مارا مارا پھرے گا، بھائی کے پاس جائے گا بھائی نہیں مانے گا۔ وہ کہے گا کہ میرا تو کوئی بھائی نہیں تھا! ماں کے پاس جائے گا تو وہ کہے گی کہ میں نے تو نکاح ہی نہیں کیا! میری اولاد کہاں سے آگئی؟ بیوی کے پاس جائے گا تو وہ کہے گی کہ تو کون ہوتا ہے؟ میں نے تو کبھی شوہر نہیں کیا تھا! اولاد کے پاس جائے گا وہ بھی نہیں مانے گی۔ اس نے سارے دروازے کھٹکھٹا کے دیکھ لیے ساری جگہ پھر کر دیکھ لیا، سب سے مل کر دیکھ لیا، تمام عزیزوں نے صاف صاف جواب دے دیا۔ سب لوگ ایک نیکی نہیں دے رہے۔ بالآخر وہ پریشان حال چلتے چلتے ایک آدمی کے پاس سے گزرے گا۔ وہ کہے گا کہ کیا قصہ ہے کہ بہت پریشان نظر آتے ہو؟ وہ اپنا ماجرا بتائے گا کہ جنت میں جانے کے لیے ایک نیکی کی ضرورت ہے۔ وہ کہے گا کہ بھائی! ہمارے نامۂ اعمال میں تو ہے ہی ایک نیکی، باقی سب بدیاں ہی بدیاں ہیں۔ جب تمہیں ایک نیکی نہ ہونے کی وجہ سے جنت میں جانے کی اجازت نہیں مل رہی تو ہمارے لیے تو ظاہر ہے کہ جہنّم واجب ہے! ان بدیوں کے مقابلے میں ظاہر ہے کہ اتنی ساری نیکیاں کہاں سے لائیں گے؟ چلو بھائی! ایک نیکی تم لے جاؤ! تمہارا تو کام بن جائے، ہمارے لیے تو پہلے بھی دوزخ میں جانا تھا، اب بھی دوزخ میں جانا ہے، اس سے زیادہ اور کیا ہوگا؟ ایک نیکی دے کر بھی ہمارا کیا نقصان ہوگا؟ لے جاؤ یہ نیکی تم اپنا کام چلاؤ۔ اللہ تعالیٰ کو تو سب کچھ معلوم ہی ہے، وہ نیکی لے کر جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کس نے دی ہے۔ تمہارے ابا نے؟ کہے گا نہیں۔ اماں نے؟ کہے گا نہیں۔ بیوی نے؟ کہے گا نہیں۔ اولاد نے؟ کہے گا نہیں۔ آخر کس نے دی ہے؟ کہے گا کہ ایک آدمی ملا تھا، اس غریب کے پاس ایک ہی نیکی تھی، اس نے کہا یہ نیکی تم لے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کو جنت میں پہلے بھیجو، وہ آگے ہوگا اور یہ اس کے پیچھے ہوگا۔

تو ہم یہ سب کچھ سنتے ہیں لیکن اِن سنی ہوئی باتوں سے ہمیں کیا عبرت ہو؟ اس کو امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ فرمارہے ہیں کہ جو آنکھوں دیکھی چیزوں سے عبرت نہیں پکڑتا تو وہ ان چیزوں سے جو اس سے غائب ہیں اور جن کے بارے میں صرف سنا ہے، ان سے کیا عبرت پکڑے گا؟

اولاد کا باپ کو دنیا ہی میں برداشت نہ کرنا:

میرے سامنے دسیوں کیس اس قسم کے آئے کہ بڑے میاں کو نہ اس کی بیوی قبول کرتی ہے اور نہ اولاد قبول کرتی ہے۔ آپ نے بھی ایسے واقعات سنے ہوں گے۔ ساری عمر ان کو کھلا کھلا کر موٹا کیا اور ان کے لیے اپنا دین بھی برباد کیا، دنیا بھی برباد کی لیکن آج جب بڑے میاں معذور ہوگئے تو ان کو جواب دے دیا گیا۔ بڑے میاں کی کھانسی برداشت نہیں ہوتی، بڑھاپے میں بچارا کھانستا ہے، اس کو ساری ساری رات نیند نہیں آتی اور ان لوگوں کو اس کی کھانسی برداشت نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں کہ یہ بوڑھا ساری رات سونے نہیں دیتا! یہ صرف ایک واقعہ نہیں بلکہ بہت سارے واقعات ہیں۔ تو قبر کے معاملات اور حشر کے معاملات، دوزخ کے معاملات اور جنت کے معاملات یہ تو ابھی ہم سے غائب ہیں، عالم غیب ہے، یہ ابھی کھلا نہیں، اس عالم شہادت سے تم عبرت نہیں پکڑتے تو عالم غیب سے کیا عبرت پکڑو گے؟

(جاری ہے)

16 اکتوبر: صوبہ ننگرہار ضلع بٹی کوٹ میں مجاہدین نے امریکی فوج کی گشتی پارٹی پر دو مقامات پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں 15 امریکی فوجی ہلاک و زخمی ہوئے اور 4 امریکی ٹینک تباہ ہوگئے۔

(آخری قسط)

تشنگانِ جامِ شہادت

حضرت شاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتھم العالیہ

جہاد کی بدولت کیسا ایمان عطا ہوتا ہے:

جب بالاکوٹ کے دامن میں جہاد شروع ہوا تو پھولوں پر زندگی بسر کرنے والی ان عورتوں نے جب چکی چلائی تو ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے۔ایک دل جلے نے پوچھا کہ اے میری بہنو! دِلّی میں تمہاری زندگی عیش کی تھی،تم پھولوں کی سیج پر سوتی تھیں،اب چکی چلانے سے تمہارے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں۔بتاؤ کہ یہ زندگی اچھی ہے یا وہ گنا ہوں والی زندگی اچھی تھی؟ ان دونوں خواتین نے جواب دیا کہ خدا کی قسم! رات بھر چکی چلا کر مجاہدین کے گھوڑوں کے لیے چنے دَلنے سے اور بالاکوٹ کے پہاڑوں کی کنکریوں پر سونے سے سید احمد اور مولانا اسماعیل کے صدقہ میں ہمیں ایسا ایمان عطا ہوا ہے کہ اگر ہمارا ایمان بالاکوٹ کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو یہ پہاڑ اس کو برداشت نہیں کر سکتے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔

اللہ اس مشقت سے ملتا ہے۔اللہ اس حرام کاری سے نہیں ملتا جہاں چاہو نظر ڈال دو،نفس کی غلامی کرلو،نفس کی غلامی تو کافر بھی کرتا ہے۔آپ نے نفس کی غلامی کر کے کون سا تیر مار دیا؟ مسلمان کی تو یہ شان نہیں ہے،مسلمان کی شان تو اللہ کی راہ میں جان دینا ہے۔کبھی نفس سے مقابلہ کر کے کبھی کافروں سے مقابلہ کر کے۔جہاد سے جان چرانا مسلمان کا کام نہیں ہے۔

ایک بڑے عالم نے مجھ سے کہا کہ جب میں افغانستان گیا تو بندوق کی گولیاں کانوں کے پاس سے گزر رہی تھیں۔کبھی اِدھر سے گولی گزر گئی کبھی اُدھر سے گزر گئی۔کہنے لگے کہ اگر میں ایک ہزار سال عبادت کرتا،مجاہدہ کرتا تو ایسا ایمان نصیب نہ ہوتا جو یہاں چند دن میں عطا ہوا۔

خون خود رابر کهه و کهسار ریخت:

تو سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ بالاکوٹ کے دامن میں آ گئے۔مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ کی قبر پر ایک مصرع لکھا ہوا ہے

خون خود را بر کہہ و کہسار ریخت

یہ وہ شخص ہے جس نے بالاکوٹ کے پہاڑوں کے کنکروں،پتھروں اور گھاس تنکوں پر اپنے خون کو بکھیر دیا۔

یہ شاہ ولی اللہؒ کا پوتا،ناز و نعمت کا پلا ہوا،دِلّی سے چل کر آیا۔دِلّی میں جو عزت شاہانِ مغلیہ کے شہزادوں کی تھی اتنی ہی عزت شاہ ولی اللہؒ کے بیٹوں اور پوتوں کی تھی کہ ان کو دیکھ کر بھی دِلّی کے تاجر کھڑے ہو جاتے تھے۔شاہ ولی اللہؒ کا یہی پوتا تھا جو جہاد میں جان دینے کے لیے دِلّی کی جامع مسجد کے گرم پتھروں پر بارہ بجے دن کے روزانہ ایک گھنٹہ چلتا تھا تاکہ پہاڑوں کی گرمی برداشت کر سکے اور عین برسات میں دریائے جمنا میں کود کر دہلی سے آگرہ تک تیرتے تھے تاکہ اگر جہاد میں کہیں دریا میں کودنا پڑے تو وہاں بھی کفار سے لڑ کر اللہ کے راستہ میں اپنی جان فدا کر دیں۔

حضرت سید احمد شہیدؒ کا شوقِ شہادت:

جہاد کے دن سید احمد شہیدؒ نے علی الصبح جہاد کا جامہ زیبِ تن فرمایا،تلوار میان سے نکال لی،اشراق کی نماز پڑھ کر،شہادت کے شوق میں جہاد کے لیے تیار ہو گئے۔اتنے میں لاہور سے ایک مسلمان فوجی کا خط آیا کہ میں اگرچہ کافروں کا نمک کھاتا ہوں،رنجیت سنگھ کا نوکر ہوں لیکن آپ ہمارے پیشوا ہیں،مسلمانوں کی بڑی اہم شخصیت ہیں۔میں آپ کو خبر کرتا ہوں کہ سکھوں کی بہت بڑی فوج آ رہی ہے آپ کہیں چھپ جائیے تو آپ کی جان بچ جائے گی۔آپ کی جان ہمارے لیے بہت قیمتی ہے۔

آج فتح ہوگی یا شہادت:

اب سید احمد شہیدؒ کا جواب سن لیجیے۔سید احمد شہیدؒ نے لکھا کہ مسلمان کی شان کے خلاف ہے کہ میدان جنگ میں اتر کر،اللہ کے راستہ میں آ کر،جنگی لباس پہن کر،تلوار ننگی کرنے کے بعد پھر وہ اپنے جنگی ذوق سے توبہ کر کے میدانِ جہاد سے بھاگ جائے،یہ نہیں ہوسکتا۔یا تو آج میں لاہور پر اسلام کا جھنڈا لہرا دوں گا اور یا پھر آج شہید ہو کر اپنے اللہ سے ملاقات کروں گا۔جب سید احمد شہید ہو گئے تو اس تاریخ کو لکھ کر مولانا علی میاں ندوی نے اس موقع پر ایک شعر لکھا ہے کہ

جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو اس عہد کو ہم وفا کر چلے

شاہ عبدالغنی پھولپوریؒ کا شوقِ شہادت:

میرے شیخ شاہ عبدالغنی پھولپوریؒ نے جہاد کے شوق میں دس سال تلوار سیکھی تھی۔آخری عمر میں جب حضرت کے گھٹنے بے کار ہو گئے تھے،حضرت خود کھڑے نہیں ہو پاتے تھے،دو آدمی اٹھا کر کھڑا کرتے تھے۔میرے سامنے ایک فوجی افسر سے فرمایا کہ جب ہندوستان سے جہاد ہو تو مجھے جنگ کی سرحد پر لے چلنا اور توپ خانہ میرے ہاتھ میں دے دینا میں توپ چلاؤں گا،کافروں کو گولے ماروں گا،کافروں کا کوئی گولہ مجھے بھی لگ جائے گا اور میں شہید ہو جاؤں گا۔یہ کہہ کر حضرت رونے لگے،حضرت کو ایسا شوقِ شہادت تھا۔

دوستو! اس وقت افغانستان بہت نازک مرحلہ میں ہے۔اس وقت سارے عالم

17 اکتوبر: صوبہ ہلمند ضلع کجہ کی میں امریکی فوج کی پیدل گشتی پارٹی پر ریموٹ کنٹرول دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں 10 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

اسلام کی آبرو کا مسئلہ ہے، یہ خالی افغانستان کا مسئلہ نہیں ہے۔ ہر مسلمان کی عزت کا مسئلہ ہے کیونکہ ہر کافر دانت پیس رہا ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ چند مُلّا لوگ کیسے فتح کر رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ان شاء اللہ وہ دیکھیں گے جوان کو اپنی آنکھوں کے سامنے نظر آ رہا ہے۔

من جهز غازیافی سبیل الله فقد غزی:

لہٰذا اس جہاد میں جو ایک روپیہ بھی دے گا وہ ان شاء اللہ قیامت کے دن مجاہدین میں اٹھے گا۔ کوئی ایک روپیہ بھی دینا چاہے تو لے لو، انکار نہ کرو۔ میں کبھی چندے کی اپیل نہیں کرتا لیکن آج مجاہدین افغانستان کے درد سے مجبور ہو کر کہتا ہوں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من جهز غازیافی سبیل الله فقد غزی** کہ جس نے کسی مجاہد کو جہاد کا کچھ سامان خرید کر دے دیا، یا مجاہدین کو کچھ کھانے کے لیے دے دیا، کسی قسم کی مدد کر دی، کوئی ہتھیار دے دیا قیامت کے دن وہ بھی جہاد کرنے والوں میں شامل ہو جائے گا۔

سب سے اعلیٰ نمبر تو یہ ہے کہ اللہ کو اپنی جان کا نذرانہ پیش کرو۔ الحمدللہ کل ہمارے مدرسہ سے طلبا کی ایک جماعت افغانستان گئی ہے۔ ہم نے مجاہدین بچوں کا تحفہ اللہ کو پیش کیا، اللہ عافیت سے ان کو لائے اور مجاہدینِ افغانستان کی تقویت کا سبب بنائے۔

میں عرض کر رہا ہوں کہ مجاہدین کو اس وقت پیسہ کی سخت ضرورت ہے۔ اس وقت معرکۃ الآرا جہاد ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ مجاہدین کی مدد فرمائے۔ جو لوگ اپنی جان سے، اپنے مال سے، اپنی اشک بار آنکھوں سے یا رونے والے چہروں کی شکل بنا کر دعا نہیں کریں گے غور سے سن لیجیے کہ اندیشہ ہے کہ قیامت کے دن مواخذہ ہو کہ جہاد ہو رہا تھا، ہمارے بندے شہید ہو رہے تھے اور تم اپنا مال اور مکھن اور انڈے اور ڈبل روٹی اڑا رہے تھے، تمہارا ایک آنسو بھی نہ نکلا، تم دعا سے بھی شریک نہیں ہوئے۔ لہٰذا کم سے کم دو دو رکعات پڑھ کر رو رو کر دعائیں شروع کر دیجیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو فرشتوں سے مدد بھیج دے، غیب سے ان کو غلبہ عطا فرما دے، ان کے حوصلے بلند کر دے۔ یا اللہ! ان کے جو مخالفین ہیں یا جتنے کفار ہیں ان پر بزدلی اور جبن مسلط فرما دے۔ **اللهم الق فی قلوب اعداء الطالبین الرعب** اے اللہ طالبان کے دشمنوں کے دلوں پر رعب اور ہیبت اور جبن مسلط کر دے۔ **اللهم زلزل اقدامهم** اے اللہ! ان کے قدم اکھاڑ دے۔ اس وقت وہاں سخت جنگ ہو رہی ہے، اس وقت ان کو پیسوں کی سخت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ جتنی توفیق دے اتنا پیسہ دیں اور جس کے جسم میں جان ہے، صحت ہے، میں دعوت دیتا ہوں کہ وہ ضرور جائیں اور وہاں جا کر ان کی حوصلہ افزائی کریں اور اس وقت ان کو ڈاکٹروں کی بھی ضرورت ہے۔ لہٰذا جن کو اللہ تعالیٰ نے ایم بی بی ایس ڈاکٹر بنایا ہو، کچھ دن کے لیے وہ افغانستان میں جا کر زخمیوں کے علاج میں اپنی خدمات اور اپنا ہنر پیش کر کے اللہ پر فدا ہو جائیں۔

جهاد میں شرکت کی ترغیبِ عاشقانه:

لہٰذا بعد نماز خانقاہ میں اجتماع ہوگا۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے کلمۂ اسلام کی بلندی کا اور اس دین کی بلندی کا درد ہے، جس دین پر اُحد کے میدان میں اور طائف کے بازار میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خونِ نبوت فدا ہوا ہے، خونِ نبوت سے بڑھ کر ہماری جان اور ہماری دولت نہیں ہو سکتی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ جو توفیق دے جلد سے جلد طالبان کو اپنا مال بھی پہنچائیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے طاقت، ہمت اور توفیق دی ہے وہ خود بھی فوراً مشورہ کر کے وہاں پہنچنے کی کوشش کریں۔ جان سے، مال سے اور دعاؤں سے شریک ہو جائیے۔ سمجھ لو کہ اس وقت اسلام کی آبرو کا مسئلہ ہے۔ اپنی جان اور مال کی کوئی قیمت مت لگاؤ۔ دلیل کیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خونِ مبارک اس دین پر فدا ہوا ہے اور زمین و آسمان نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خونِ نبوت سے بڑھ کر کوئی قیمتی چیز نہیں دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء ہیں، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خونِ نبوت بھی تمام نبیوں کے خون کا سردار ہے۔ اس سے سمجھو کہ اللہ کتنا قیمتی ہے اور کتنا پیارا ہے۔

میرے شیخ نے سنایا تھا کہ ایک مجذوب نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے اللہ آپ کی کیا قیمت ادا کروں جس سے آپ مجھے مل جائیں۔ دل میں آواز آئی کہ دونوں جہان مجھ پر فدا کر دے۔ اس اللہ والے نے کہا کہ

قیمت خود ہر دو عالم گفتئی

اے اللہ! آپ نے اپنی قیمت دونوں جہان بتائی ہے۔

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

آپ اپنے دام ابھی اور بڑھائیے ابھی تو آپ ہمیں سستے معلوم ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے اور افغانستان کو فتح مبین دے۔ اے اللہ! فرشتوں کی مدد بھیج دے، ہم داڑھی والے، گول ٹوپی والے علما کی عزت رکھ لے۔ سارے عالم اسلام کی آبرو رکھ لے۔ عالم اسلام کے دشمنوں کو خاک میں ملا دے۔ ان کے خیالات اور ان کے مذموم عزائم کو خاک میں ملا دے اور افغانستان کو مضبوط اسلامی سلطنت قیامت تک کے لیے بنا دے۔ اے اللہ! تقریباً سولہ لاکھ شہید ہوئے ہیں، ان سولہ لاکھ شہیدوں کے خون کو اپنی رحمت سے قبول فرما کر ان کے خون کی عظمت کے صدقہ میں طالبان کو فتح مبین، فتح عاجل کامل مستمر عطا فرما اور جلدی سے فرشتوں سے مدد فرما کر جتنے کمیونسٹ بدمعاش دھوکہ باز منافقین ہیں ان سب کو گرفتار کرا کے ان کو قانون شریعت کے مطابق عبرت ناک سزاؤں سے روسیاہ کر دے اور ان کی ذلت و خواری کی خبروں کو سارے عالم میں نشر کرا دے۔ اے اللہ! اگرچہ ہم آپ کے نالائق بندے ہیں، لیکن کافر ہمیں آپ کا سمجھتے ہیں۔ اگرچہ ہم اپنی نالائقی سے آپ کے نہیں بن سکے لیکن کافر سمجھتے ہیں کہ یہ مسلمان اللہ کے ہیں۔ اے اللہ! اپنی اس نسبت کی لاج رکھ لے، کافروں کے اس خیال اور اس نظریہ سے کہ وہ ہمیں آپ کا سمجھتے ہیں۔ ہماری آبرو کی لاج رکھ لے اور ہم نالائقوں کو لائق بھی بنا دے۔ آمین

وصلی الله تعالیٰ علی خیر خلقه محمد واله وصحبه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

☆☆☆☆☆

قسط اول

قربانی وایثار

شیخ ڈاکٹر عبداللہ عزام رحمہ اللہ

''کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی تو تم پر وہ حالات آئے ہی نہیں جو پہلے لوگوں پر آئے تھے، انہیں سختی اور تکلیف پہنچی اور وہ ہلا مارے گئے، یہاں تک کہ رسول اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے پکار اٹھے: اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن لو اللہ کی مدد قریب ہے!'' (البقرہ:۲۱۴)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قول اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے الفاظ ہمیں بتاتے ہیں کہ دعوتوں کی قیمت بہت اونچی ہوا کرتی ہے، مبادیات کو افکار اور نظریات کے عالم سے اٹھا کر تطبیق اور واقعات کے عالم میں پہنچانا بہت زیادہ قربانی مانگتا ہے، یہاں تک کہ وہ زمین پر ایک زندہ حقیقت بن جاتے ہیں۔

دعوتوں کی قیمت:

کبھی بھی کوئی دعوت چاہے وہ آسمانی ہو یا زمینی، ربانی ہو یا بشری قربانیوں کے بغیر کامیاب نہیں ہوتی۔ خون، کٹے پھٹے اعضا، جسد، روحیں اور شہدا...... یہ ہیں معرکے کا ایندھن!۔ مبادیات اور اصولوں کے معرکے کا ایندھن۔ افکار کے معرکے کا ایندھن۔ یہ آیات اس ضمن میں ایک اہم معاملے کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ جو کوئی بھی قربانی نہیں دینا چاہتا یا کوئی اقدام نہیں کرنا چاہتا اس کے لیے کوئی جنت نہیں......ام حسبتم؟! کیا تم نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ تم اس سے پہلے ہی جنت میں چلے جاؤ گے کہ تم پر وہ حالات آئیں جو تم سے پہلے لوگوں پر آئے تھے؟ یہاں اللہ رب العزت نے ایک اہم معاملے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ تم اللہ کے نزدیک اس کی محبوب ترین ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز نہیں ہو، تم اس کے چنیدہ بندوں سے بہتر نہیں ہو......

اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا و من الناس

''اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں اور لوگوں میں سے اپنے رسولوں کا انتخاب کرتا ہے۔'' (الحج:۷۵)

زمین پر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ افضل کوئی نہیں گزرا، اور ان پر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مستهم البأساء جنگ و الضراء سختیاں اور فقر اور اس کے علاوہ دیگر مشکلات آئیں و زلزلوا اور وہ ہلا مارے گئے اور تصور کیجیے کہ جب انسان کی جان اور اس کا دل کانپ رہا ہوتا ہے تو اس کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ انسان بس ہل کر رہ جاتا ہے، شدت سے لرز اٹھتا ہے گویا کوئی زلزلہ آ رہا ہو، اور اپنے آپ کو گرنے سے نہیں بچا پاتا۔ وزلزلوا اور اس ہلا مارے جانے نے زمین پر سب سے زیادہ صابر مخلوق حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو یہ کہنے اور اللہ کی پناہ طلب کرنے پر مجبور کر دیا کہ متیٰ نصر اللّٰہ ''اللہ کی مدد کب آئے گی؟''

صابر، سر جھکا دینے والے، اللہ سے ڈرنے والے، زمین پر اللہ کے امین، وہ جو صبح وشام آسمان کے امین (جبرائیلؑ) سے ملاقات کیا کرتے تھے، اور اللہ کا کلام انہیں رات دن ثابت قدمی عطا کرتا تھا، وہ ہل گئے! جب تک کہ مدد نہیں آئی وہ اللہ سے اپنی دعاؤں کے ذریعے مدد طلب کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ سے تنہائی میں مناجات کرتے رہے۔ متیٰ نصر اللّٰہ کب آئے گی اللہ کی مدد؟

حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا (یوسف:۱۱۰)

''یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے اور یہ خیال کرنے لگے کہ انہیں جھوٹ کہا گیا تو فوراً ہی ہماری مدد ان کے پاس آ پہنچی۔''

یہاں تک کہ معاملہ اللہ کے رسولوں کو ناامیدی کی حد تک لے آیا، وہ ناامید ہو رہے تھے لیکن مایوس نہیں ہوئے تھے، کیونکہ

لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون (یوسف:۸۷)

''اللہ کی رحمت سے وہی مایوس ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔''

وظنوا انهم قد كذبوا زمین ان پر تنگ ہونے لگی اور دنیا ان کے لیے ویران ہو گئی۔ زمین انہیں ایسا کوئی ایک شخص بھی دینے کو تیار نہ تھی جو ان کی دعوت پر لبیک کہتا، چنانچہ وہ ناامید ہونے لگے......

حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَن نَّشَاءُ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ. لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى (یوسف:۱۱۰)

''یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے اور یہ خیال کرنے لگے کہ انہیں جھوٹ کہا گیا تو فوراً ہی ہماری مدد ان کے پاس آ پہنچی، پس جسے ہم نے چاہا اسے نجات دی گئی۔ اور ہمارا عذاب مجرم لوگوں سے واپس نہیں پھیرا جاتا۔ بے شک ان کے قصوں میں عقل والوں کے لیے عبرت ہے، اور یہ کوئی من گھڑت بات نہیں ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی:

قرآن تسلّیاں دینے کے لیے یا محض فارغ اوقات میں وقت گزاری کے لیے نہیں آیا۔ بلکہ یہ تو روزِ قیامت تک سید المرسلین اور افضل الخلائق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے فرمایا ''میں بنی آدم کا سردار ہوں اور [اس پر] کوئی فخر نہیں'' کی پیروی میں اس دین کی طرف بلانے والوں کے لیے منہج کی حیثیت رکھتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

17 اکتوبر: صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا، اس حملے کے نتیجے میں 2 فوجی گاڑیاں تباہ جب کہ 11 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔

''اللہ کے راستے میں جتنی اذیت مجھے دی گئی اتنی اذیت کسی کو نہیں دی گئی اور جتنا مجھے اللہ کے راستے میں ڈرایا گیا اتنا کسی کو نہیں ڈرایا گیا، اور مجھ پر اور بلالؓ پر تیس دن اور راتیں ایسی گزریں جب میرے اور بلالؓ کے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی جسے کوئی جاں دار کھا سکے سوائے اس کے جسے بلال پوٹلی بنا کر بغل میں دبا لیتے تھے۔'' (حسن صحیح۔ ترمذی احمد۔ صحیح الجامع الصغیر)

اور جب قریش ابو طالب سے سودا بازی کرنے کے لیے آئے کہ وہ اپنے بھتیجے کو قریش کے معبودوں کو برا بھلا کہنے سے روکیں، اور بار بار انہوں نے مختلف وفود بھیجے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعوت سے باز آجائیں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''خدا کی قسم! جس کام کے لیے میں مبعوث کیا گیا ہوں اس کو چھوڑنے پر بالکل بھی قادر نہیں ہوں۔ یہ لوگ اس سورج میں سے ایک شعلہ برابر بھی آگ بھڑکانے کی طاقت نہیں رکھتے۔'' اور ایک دوسری روایت میں جو کہ کچھ حد تک ضعیف ہے آتا ہے ''اللہ کی قسم اے چچا! یہ لوگ اگر میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ کر بھی یہ چاہیں کہ میں اس کام کو چھوڑ دوں تو میں اس سے باز نہیں آسکتا۔ یہاں تک کہ اللہ اس امر کو غالب کر دے یا میں اسی جدوجہد میں ختم ہو جاؤں۔''

تبلیغ دین کا کام کوئی ہلکا کام نہیں ہے، یہ راہ آسائشوں بھری راہ ہے۔

''اگر جلد وصول ہونے والا مال واسباب ہوتا اور ہلکا سا سفر ہوتا تو یہ ضرور آپ کے پیچھے ہو لیتے۔'' (التوبہ: ۴۲)

یہ راستہ طویل اور کٹھن ہے، اس میں کانٹے ہی کانٹے ہیں۔ اس میں قربانیاں ہی قربانیاں ہیں۔ اور بہت ممکن ہے کہ تم اس دنیا سے چلے جاؤ اور اپنی جدوجہد اور عمل کا کوئی ثمر اس دنیا میں نہ دیکھ سکو۔

عبدالرحمٰنؓ بن عوف روتے ہیں:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے سامنے عمدہ کھانا پیش کیا گیا تو وہ رونے لگے، اٹھ کھڑے ہوئے اور بولے:

''ہمارے ساتھی اس دنیا سے چلے گئے اور انہوں نے یہ سب کچھ نہیں دیکھا، مصعب بن عمیرؓ ہم سے بہتر تھے، اور انہوں نے یہ سب نہیں دیکھا۔''

اور انسؓ فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور انہوں نے کبھی بھی بھنی ہوئی بکری نہیں کھائی۔'' (صحیح بخاری)

''اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے کبھی بھی دو دن تک لگا تار جو کی روٹی نہیں کھائی۔''

اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

''ہم نے فتح خیبر سے قبل کبھی سیر ہو کر کھجور نہیں کھائی۔'' (مسلم)

تم نے عقیدے اور جہاد کو کھیل، مشغلہ اور دلچسپی کا سامان سمجھ رکھا ہے کہ جس تک تم خوبصورت الفاظ سے مزین کسی خطبے یا پھر عمدہ چھاپہ خانوں میں چھپی، اور لائبریری کی زینت بنی کتابوں کے ذریعے پہنچ جاؤ گے...... دین کے اس راستے کی طرف دعوت دینے والوں کا کبھی بھی یہ طریقہ نہ تھا!

دعوت و جہاد کا راستہ:

دعوت و جہاد کا راستہ سازشوں سے گھرا ہوا ہے۔ یہ خطرات، قید و بند، قتل، دھتکارے جانے اور جھٹلائے جانے کا راستہ ہے۔ جو بھی عقیدے کا گراں بار اٹھانے اور دعوت کو پھیلانے کا ارادہ کرے وہ جان لے کہ یہ سب مشکلات تو اس کی راہ میں آئیں گی۔ جو کوئی اس کو دلچسپ تفریح، نرم کلام اور میٹھے بولوں کے ذریعے حاصل کرنے کا خواہش مند ہو تو اسے چاہیے کہ اس دین کی بعثت سے لے کر آج تک اس دین کے داعیوں اور پیامبروں کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لے اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ بھی اٹھا کر دیکھ لے۔

سید قطبؒ کے الفاظ:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا پورا گروہ اس دین کو پھیلانے کے لیے قربان ہو گیا۔ اور ان الفاظ کو پہنچانے کے لیے زادِ راہ بن گیا جو دلسوزی اور خون جگر سے پرورش پاتے ہیں...... ''ہمارے الفاظ موم کے بے جان پتلوں کی طرح بے حس و ساکت رہتے ہیں جن میں کوئی زندگی نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ جب ہم ان کی خاطر مر جاتے ہیں تو یہ جی اٹھتے ہیں اور زندوں کے درمیان زندہ ہو جاتے ہیں۔''

جو بھی لفظ زندہ رہا اس نے زندہ انسان کے دل میں جگہ بنائی، اور مردے زندوں کو قبول نہیں کرتے، زندہ انسان ہی زندہ الفاظ قبول کرتے ہیں۔ مردہ تو خواہ کتنا ہی محبوب ہو زمین تلے دفنا دیا جاتا ہے۔

دعوت کے راستے میں قربانی کے نمونے:

اسلامی دعوت کے راستے میں ہمیں جاں نثاری کی منفرد مثالیں نظر آتی ہیں اور دعوت کی اس راہ میں پوری تاریخ میں بے تحاشا لوگوں نے قربانیاں دی ہیں۔ ان کا خون بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے روشنی تھا۔ موجودہ دور میں ہی دیکھ لیجیے کہ حسن البناء کو رمیسس کے میدان میں قاہرہ کی ایک بڑی سڑک پر قتل کر دیا گیا۔ آپریشن روم میں ان پر فیصلہ سنا دیا گیا اور چار عورتوں کے علاوہ کسی کو ان کی نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت نہ دی گئی۔ لیکن ان کے خون نے اس سرزمین میں کئی نسلوں کو زندگی عطا کی۔ اور اسی طرح عبدالقادر العودہ، محمد فرعلی، یوسف طلعت هنداوی دوير، سید قطب، عبدالفتاح اسماعیل وغیرھم نے اپنی جانیں قربان کیں۔ ان کا خون آگ بن گیا اور اقامت دین کے لیے نئے سرے سے جدوجہد کرنے والی نسل کے دل میں بھڑکتا رہا۔

(بقیہ صفحہ ۲۱ پر)

18 اکتوبر: مجاہدین نے صوبہ لوگر ضلع چرخ میں امریکی فوجی قافلے پر گھات کی صورت میں حملہ کیا جس میں ایک ٹینک راکٹ لگنے سے تباہ ہو گیا جب کہ 12 امریکی فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اللہ کے راستے میں شوقِ شہادت

مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب مشرکین نے جنگ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات انصاری اور ایک قریشی صحابی تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوان کو ہم سے پیچھے ہٹائے گا وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔ چنانچہ ایک انصاری صحابی نے آ کر ان کافروں سے جنگ شروع کی یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے۔ جب مشرکوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر گھیر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا جوان کو ہم سے پیچھے ہٹائے گا وہ جنت میں میرا ساتھی ہو گا۔ (اس طرح ایک ایک کر کے) ساتوں انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے۔

قبیلہ بنو عدی بن نجار کے حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن بن رافعؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ کے چچا حضرت انس بن نضرؓ، حضرت عمرؓ بن خطاب اور حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کے پاس پہنچے تو یہ دونوں حضرات دیگر مہاجر اور انصاری حضرات کے ساتھ (لڑائی سے) ہاتھ روک کر (پریشان) بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت انس بن نضرؓ نے کہا کہ آپ لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تم زندہ رہ کر کیا کرو گے؟ اٹھو اور جس چیز پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جان دے دی تم بھی اسی پر جان دے دو۔ چنانچہ حضرت انس بن نضرؓ کافروں کی طرف بڑھے اور لڑنا شروع کر دیا یاآخر شہید ہو گئے۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے غزوۂ احد کے دن اپنے بھائی سے کہا: اے میرے بھائی! تم میری زرہ لے لو۔ ان کے بھائی نے کہا (میں نہیں لینا چاہتا ہوں) جیسے آپ شہید ہونا چاہتے ہیں ایسے ہی میں بھی شہید ہونا چاہتا ہوں، چنانچہ دونوں نے وہ زرہ چھوڑ دی۔

حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل جنگ (یعنی جنگ یرموک) کے دن (شہادت کے شوق میں سواری سے اتر کر) پیدل چلنے لگ پڑے تو ان سے حضرت خالدؓ بن ولید نے فرمایا: اے عکرمہ! ایسے نہ کرو، کیونکہ تمہارا قتل ہو جانا مسلمانوں پر بڑا شاق ہوگا۔ حضرت عکرمہؓ نے کہا، اے خالد! مجھے چھوڑو۔ اس لیے کہ تمہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام کو پھیلانے کے لیے بہت کچھ کرنے کا موقع ملا ہے اور میں اور میرا باپ ہم دونوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں میں سب سے زیادہ مخالف تھے اور سب سے زیادہ تکلیفیں پہنچایا کرتے تھے اور یہ کہہ کر حضرت عکرمہؓ پیدل آگے بڑھے اور شہید ہو گئے۔

حضرت ابوعثمان غسانی کے والد فرماتے ہیں کہ جنگ یرموک کے دن حضرت عکرمہؓ نے فرمایا کہ میں نے کئی میدانوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی ہے تو کیا میں آج تم لوگوں سے (شکست کھا کر) بھاگ جاؤں گا۔ (ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا) پھر بلند آواز سے کہا کہ مرنے پر کون بیعت ہوتا ہے؟ چنانچہ ان کے چچا حضرت حارثؓ بن ہشام اور حضرت ضرار بن ازورؓ نے چار سو مسلمان سرداروں اور شہسواروں سمیت بیعت کی اور انہوں نے حضرت خالدؓ کے خیمے کے سامنے خوب زوردار لڑائی کی اور سارے ہی زخموں سے چور ہو گئے لیکن وہ سارے اپنی جگہ جمے رہے۔ کوئی اپنی جگہ سے ہلا نہیں اور ان میں سے ایک بڑی تعداد شہید ہوگئی جن میں حضرت ضرارؓ اور حضرت عکرمہ بھی تھے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء بن مالکؓ کے پاس آیا وہ کچھ گنگنا رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا اللہ نے تمہیں ان اشعار کے بدلہ ان سے بہتر چیز یعنی قرآن عطا فرمایا ہوا ہے (تم قرآن پڑھو)۔ انہوں نے کہا کیا تمہیں اس بات کا ڈر ہے کہ میں بستر پر مر جاؤں گا؟ نہیں۔ اللہ کی قسم! اللہ مجھے اس (نعمتِ شہادت) سے محروم نہیں فرمائیں گے میں اکیلا سو کافروں کو قتل کر چکا ہوں اور جن کو میں نے دوسروں کے ساتھ مل کر قتل کیا ہے وہ ان کے علاوہ ہیں۔

حاکم نے حضرت انسؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ جب جنگ عقبہ کے دن فارس میں مسلمان شکست کھا کر ایک کونے میں سمٹ آئے تو حضرت براء بن مالکؓ کھڑے ہو کر اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور ایک آدمی اسے پیچھے سے ہانک رہا تھا پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم نے اپنے مقابلہ والوں کو بری عادت ڈال دی ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے دشمن پر ایسا حملہ کیا کہ اس سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرما دی اور وہ خود اس دن شہید ہو گئے۔

حضرت زید بن خطابؓ کے بیٹے حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن خطاب جنگ یمامہ کے دن مسلمانوں کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کو (شروع میں) شکست ہوگئی اور (مسیلمہ کذاب کا قبیلہ) بنوحنیفہ مسلمانوں کی پیادہ فوج پر غالب آ گیا، حضرت زید بن خطاب (مسلمانوں سے) کہنے لگے، اپنی قیام گاہوں کو واپس نہ جاؤ کیونکہ پیادہ فوج کو شکست ہوگئی ہے، پھر بلند آواز سے زور زور سے کہنے لگے۔ اے اللہ! میں آپ کے سامنے اپنے ساتھیوں کے بھاگنے کی معذرت پیش کرتا ہوں۔ اور مسیلمہ اور محکم بن طفیل نے جو فتنہ اٹھا رکھا ہے میں اس سے بالکل بری ہوں پھر جھنڈے کو مضبوطی سے تھام کر آگے بڑھے اور دشمن میں گھس کر تلوار چلانی شروع کر دی یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

18 اکتوبر: صوبہ کنڑ ضلع ناڑہ میں مجاہدین نے امریکی اور افغان فوجوں کے مشترکہ قافلے پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 9 امریکی اور افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

اسد اللہ واسد الرسول حضرت حمزہؓ بن عبد المطلب

یونس قریشی

معرکۂ اُحد (۷ شوال ۳ ہجری) ختم ہوا تو میدانِ جنگ ایک دلدوز منظر پیش کر رہا تھا۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر جاں نثاروں کی خون آغشتہ لاشیں دور دور تک بکھری پڑی تھیں۔ مشرکین نے اپنے خبثِ باطن اور جوشِ انتقام کا مظاہرہ یوں کیا تھا کہ تقریباً سبھی شہیدانِ حق کی لاشوں کا مُثلہ کر ڈالا تھا، ان کے کان، ناک، اور ہونٹ کاٹ کر پھینک دیے تھے یا ہار بنا کر گلے میں ڈال لیے تھے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی لڑائی میں سخت زخمی ہوگئے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے زخموں کا کوئی خیال نہیں تھا، البتہ اپنے اس قدر جاں نثاروں کے بچھڑنے کا شدید صدمہ تھا۔ لڑائی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ جنگ کے جائزے کے لیے نکلے تو چشم ہائے مبارک سے سیلِ اشک رواں تھا اور روئے انور پر شدید حزن و ملال کے آثار نمایاں تھے۔ گشت کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لاش کے قریب آ کر رک گئے۔ مشرکین نے اس شہید راہِ خدا کی لاش کے ساتھ جو سلوک کیا تھا وہ انتہا درجے کی بہیمیت اور قساوتِ قلبی کا آئینہ دار تھا۔ بدبختوں نے اس مقدس لاش کے نہ صرف ہونٹ، ناک اور کان کاٹ لیے تھے بلکہ شکم کو بھی جگہ جگہ سے پھاڑ ڈالا تھا۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لاش کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل بھر آیا اور لسانِ رسالت پر یہ الفاظ جاری ہوگئے: ''تم پر خدا کی رحمت ہو کیونکہ جہاں تک مجھے معلوم ہے تم قرابت داروں کا سب سے زیادہ خیال رکھتے تھے اور نیک کاموں میں پیش پیش رہتے تھے''۔ یہ شہیدِ راہِ حق جن کے لیے خیر الخلائق، فخر موجودات، سید الانام، رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے رحمت کی اور جن کے محاسنِ اخلاق کی برملا تحسین فرمائی، عمِ رسول حضرت حمزہؓ بن عبد المطلب الہاشمی تھے۔

سیدنا حضرت حمزہؓ کا شمار راہِ حق میں اپنی جانوں کو بیچ دینے والے ان صحابہ کرام میں ہوتا ہے جن کی جلالتِ قدر پر مسلمانوں کے سبھی مکاتبِ فکر کا کامل اتفاق ہے۔ ان کے حسب ونسب کے لیے اتنا ہی لکھنا کافی ہے کہ وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ حضرت حمزہؓ کے بچپن کے حالات پردۂ اخفا میں ہیں، زیادہ سے زیادہ یہ پتا چلتا ہے کہ انہیں بچپن ہی سے شمشیر زنی، تیر اندازی اور پہلوانی سے گہرا لگاؤ تھا، اور سیر و شکار کا بھی بے انتہا شوق تھا۔ جوان ہوئے تو قریش کے نامور بہادروں کی صف میں جگہ پائی، لیکن وہ قبائل کے باہمی جھگڑوں میں شاذ ہی کبھی حصّہ لیتے تھے اور اپنے وقت کا بیش تر حصّہ سیر و شکار میں گزارتے تھے۔ بعثت کے بعد رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوتِ توحید دیتے چھ سال ہونے کو آئے تھی، لیکن حضرت حمزہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا محبت رکھنے کے باوجود کبھی دعوتِ اسلامی کی طرف توجہ نہ کی۔ شاید اُس زمانے میں ان کے نزدیک زندگی کا مقصد ہی تازہ شکار مارنا اور کھانا تھا، اسی مذاقِ طبیعت نے انہیں دعوتِ حق پر غور کرنے کی کبھی مہلت ہی نہ دی۔

ان کے یہی لیل ونہار تھے کہ ایک دن ایک ایسا واقعہ پیش آ گیا جس نے ان کے قلب ونظر کی دنیا بدل دی اور وہ دینِ حق کے ایک جانباز سپاہی بن گئے۔ ہوا یوں کہ (سن ۶ بعدِ بعثت میں) ایک روز رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم دارِ ارقم سے نکل کر صفا کے پاس سے گزر رہے تھے کہ ابوجہل کا گزر راس طرف ہوا، اس کے ساتھ عدی بن حمراء اور ابن الاصداء بھی تھے۔ ابوجہل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے تحاشا گالیاں دینے لگا اور ساتھ ہی دینِ حق کے بارے میں بھی نہایت رکیک الفاظ استعمال کیے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی اور گوبر پھینکا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہاتھ بھی اٹھایا۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خُلقِ عظیم کے اقتضا سے نہایت صبر وتحمل سے کام لیا اور ابوجہل کی کسی بات کا کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ وہ تھک ہار کر بکتا جھکتا چلا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے گئے۔ اتفاق سے بنوتیم کے رئیس عبداللہ بن جُدعان کی (آزاد کردہ) لونڈی کوہِ صفا پر اپنے گھر میں بیٹھی یہ سارا واقعہ دیکھ رہی تھی۔ حضرت حمزہؓ شکار سے واپس آتے ہوئے اس کے گھر کی طرف سے گزرے تو اس نے ان سے مخاطب ہو کر کہا: ''ابوعمارہ! کاش تھوڑی دیر پہلے تم یہاں موجود ہوتے تو دیکھتے کہ عمرو بن ہشام (ابوجہل) نے تمہارے بھتیجے کے ساتھ کیسا نارواسلوک کیا، نہایت سخت گالیاں بھی دیں اور بری طرح ستایا بھی، لیکن ابن عبداللہ نے کچھ جواب نہیں دیا اور بے بسی کے ساتھ واپس چلے گئے''۔ یہ سننا تھا کہ حضرت حمزہؓ کی رگِ حمیت پھڑک اٹھی۔ غصہ سے بے قابو ہو کر سیدھا خانہ کعبہ کا رخ کیا، جہاں ابوجہل مشرکینِ قریش کی مجلس میں بیٹھ کر لاف زنی کر رہا تھا۔ حضرت حمزہؓ نے وہاں پہنچ کر اپنی کمان اس زور سے ابوجہل کے سر پر ماری کہ خون نکل آیا اور ایک بڑا زخم ہوگیا۔ پھر کڑک کر کہا ''تُو محمد کو گالیاں دیتا ہے، میں بھی انہی کے دین پر ہوں، جو کچھ وہ کہتے ہیں میں بھی وہی کہتا ہوں، اگر تجھ میں ہمت ہے تو ذرا مجھے بھی گالیاں دے کر دیکھ''۔ ابوجہل کو لہولہان دیکھ کر اس کے قبیلہ بنومخزوم کے کچھ لوگ اس کی حمایت میں کھڑے ہوگئے اور حضرت حمزہؓ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن ابوجہل نے انہیں یہ کہہ کر روک دیا کہ ابوعمارہ کو چھوڑ دو۔ میں نے اس کے بھتیجے کو گالیاں دی تھیں جن کی وجہ سے اس کو غصہ آ گیا ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ ابوجہل کے حامی مخزومیوں نے حضرت حمزہؓ سے کہا: ''حمزہ شاید تم بھی صابی (بے دین) ہوگئے ہو''۔ حضرت حمزہؓ نے بے باکانہ جواب دیا: ''میرا دین بھی وہی ہے جو محمد کا ہے، جب مجھ پر حق واضح ہو چکا ہے تو مجھے قبولِ اسلام سے کون باز رکھ سکتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ سراسر حق ہے۔ خدا کی قسم میں اب اس بات سے ہرگز نہیں پھر سکتا، تم سچے ہو تو مجھے روک کر

19 اکتوبر: صوبہ بادغیس ضلع بالا مرغاب میں فدائی مجاہد نے امریکی وافغان فورسز کے مرکز میں استشہادی حملہ کیا، 3 امریکی فوجی، افغان نیشنل آرمی کے 2 کمانڈروں سمیت 9 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

"دیکھ لو"۔

علامہ ابن سعد نے واقدی کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلا علَم حضرت حمزہؓ کو عطا ہوا۔ رمضان 1 ہجری میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس سوار حضرت حمزہ کی امارت میں ساحلی علاقہ کی طرف اس غرض سے روانہ کیے کہ وہ قریش کے اس قافلے کی مزاحمت کریں جو اُس زمانے میں شام سے مکہ آرہا تھا۔ اس قافلے میں تین سو آدمی تھے جن میں ابوجہل بھی تھا۔ فریقین آمنے سامنے ہوئے تو مجدی بن عمرو الجہنی نے بیچ بچاؤ کر کے لڑائی تک نوبت نہ پہنچنے دی اور حضرت حمزہؓ کسی کشت و خون کے بغیر مدینہ منورہ واپس آگئے۔ ابن سعدؒ نے اس مہم کا نام "سریّہ سیف البحر" لکھا ہے لیکن فی الحقیقت صحیح بخاری کے مطابق "سریّہ سیف البحر" ۸ ہجری میں پیش آیا۔ اس وقت اسلامی لشکر کے امیر حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح تھے۔ بعض روایتوں میں اس مہم کو سریّہ حمزہ کا نام دیا گیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ایک روایت کے مطابق یہ مہم کسی خاص قافلے کی مزاحمت کے لیے نہیں بھیجی گئی تھی بلکہ عمومی طور پر قریش کے قافلوں کے تجسس کے لیے روانہ کی گئی تھی اور محض اتفاق سے اس کی مڈبھیڑ ابوجہل کے قافلے سے ہوگئی تھی۔

صفر ۲ ہجری میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ساٹھ یا ستر صحابہ کرامؓ کے ہمراہ غزوہ ودّان یا غزوۂ ابواء کے لیے تشریف لے گئے۔ اس غزوہ میں بھی حضور نے حضرت حمزہؓ کو فوج کا قائد اور علَم بردار بنایا۔ اسلامی فوج کے ابواء پہنچنے سے پہلے ہی قریش کا قافلہ وہاں سے آگے بڑھ چکا تھا۔ اس لیے جنگ و جدال کا موقع پیش نہ آیا، تاہم بنوضمرہ سے ایک دوستانہ معاہدہ طے پا گیا جس کی رو سے وہ اس بات کے پابند ہوگئے کہ نہ قریش کی مدد کریں گے اور نہ مسلمانوں کی، بلکہ ہر حال میں غیر جانب دار رہیں گے۔ اسی سال جمادی الاخریٰ میں غزوۂ ذوالعشیرہ پیش آیا جس میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سو پچاس صحابہ کرامؓ کی معیت میں قریشِ مکہ کی گوشمالی کے لیے مقام ذوالعشیرہ تشریف لے گئے۔ اس غزوہ میں بھی حضور نے مجاہدین کی علَم برداری کا شرف حضرت حمزہؓ کو بخشا، لیکن اس بار بھی کشت و خون تک نوبت نہ پہنچی کیونکہ قریش کا قافلہ چند دن پہلے ہی ذوالعشیرہ سے کوچ کر چکا تھا، البتہ بنو مدلج سے باہمی امداد کا ایک عہد نامہ طے پا گیا۔

رمضان ۲ ہجری میں حق و باطل کا معرکۂ اوّل "غزوۂ بدر الکبریٰ" پیش آیا تو حضرت حمزہؓ اس میں بڑے جوش اور جذبے کے ساتھ شریک ہوئے۔ عام لڑائی شروع ہونے سے پہلے مشرکین کی صفوں سے عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ تلواریں ہلاتے ہوئے نکلے اور مسلمانوں کو دعوتِ مبارزت دی، لشکرِ اسلام سے تین انصار جانباز عوفؓ، معاذؓ اور معوذؓ پسرانِ عفرا یا بروایتِ دیگر عوفؓ، معاذؓ اور عبداللہؓ بن رواحہ ان کے مقابل ہوئے۔ قریش جنگجوؤں کو جب معلوم ہوا کہ ان کے مقابل ہونے والے تینوں جانباز مدینہ کے باشندے ہیں تو انہوں نے ان سے نبرد آزما ہونے سے انکار کر دیا اور عتبہ نے پکار کر کہا "محمد یہ لوگ ہمارے جوڑ کے نہیں ہیں، ہماری قوم اور کفو کے لوگوں کو ہمارے مقابلے پر بھیجو"۔ اس پر حضور نے حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ بن حارث المُطّلبی کو حکم دیا کہ "جاؤ ان لوگوں کا مقابلہ کرو"۔ یہ تینوں بہادر حضور کا حکم سنتے ہی نیزے ہلاتے ہوئے اپنے حریف کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ حضرت حمزہؓ کا مقابلہ شیبہ سے، حضرت علیؓ کا ولید سے اور حضرت عبیدہؓ کا مقابلہ عتبہ سے ہوا۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے تو پہلے ہی وار میں اپنے اپنے حریف کو جہنّم رسید کر دیا، لیکن عتبہ اور عبیدہؓ دونوں دیر تک لڑتے رہے یہاں تک کہ دونوں زخمی ہوگئے۔ حضرت عبیدہؓ کا زخم نہایت شدید تھا۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے یہ صورتِ حال دیکھی تو دونوں نے ایک ساتھ حملہ کر کے عتبہ کو بھی ڈھیر کر دیا۔ عتبہ، شیبہ اور ولید کو ہلاک ہوتے دیکھ کر قریش کے ایک نامور جنگجو طعیمہ بن عدی کو سخت جوش آیا اور وہ ہنکارتا ہوا میدانِ جنگ میں اترا، حضرت حمزہؓ فوراً اس کی طرف بڑھے اور ایک ہی وار میں اس کو جہنّم واصل کر دیا۔ اب مشرکین نے مشتعل ہو کر عام ہلہ بول دیا۔ مسلمانوں کی تعداد کفار کی تعداد کی ایک تہائی سے بھی کم تھی لیکن انہوں نے اس پامردی اور شجاعت کے ساتھ مقابلہ کیا کہ کفار کا منہ پھر گیا۔ حضرت حمزہؓ اس شان سے لڑ رہے تھے کہ دستار پر شترمرغ کی کلغی تھی اور دونوں ہاتھوں سے تلوار چلا رہے تھے۔ جدھر جھک پڑتے تھے کفار کی صفیں الٹ جاتی تھیں۔ اس دن ان کے ہاتھ سے بہت سے مشرکین ہلاک یا زخمی ہوئے۔ ان میں سے بنومخزوم کا ایک جنگجو اسود بن عبدالاسد بن ہلال بھی تھا۔ یہ شخص نہایت کریہہ المنظر تھا۔ وہ میدانِ جنگ میں آیا تو بآواز بلند قسم کھا کر کہا کہ آج میں مسلمانوں کے حوض کا پانی ضرور پیوں گا اور اسے خراب کر ڈالوں گا۔ حضرت حمزہؓ اس کی ڈینگ سن کر غصہ سے بے تاب ہوگئے اور شیر کی طرح اس پر جھپٹے۔ ان کے پہلے ہی وار سے اسود کی ایک ٹانگ کٹ گئی اور وہ زمین پر گر پڑا، لیکن ہمت کر کے پھر اٹھا اور گھسٹتا ہوا مسلمانوں کے حوض تک جا پہنچا۔ حضرت حمزہؓ بھی اس کے پیچھے پیچھے تھے۔ اسود نے حوض میں چھلانگ لگا دی لیکن حضرت حمزہؓ نے اس کو حوض میں ہی قتل کر دیا۔ مسلمانوں نے چند ساعت کی لڑائی کے بعد کفار کو شکستِ فاش دی، ستّر مشرکین میدانِ جنگ میں کام آئے۔ ان میں عتبہ، شیبہ، ولید، ابوجہل، نضر بن الحارث اور کئی دوسرے رؤسائے قریش بھی شامل تھے۔ تقریباً اتنے ہی مشرکین کو مسلمانوں نے قیدی بنالیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت حمزہؓ نے اسود بن عامر کو قیدی بنایا، اسے بعد میں طلحہ بن ابی طلحہ نے دو ہزار دینار بطورِ فدیہ ادا کر کے رہا کرایا۔ طبرانی نے حضرت حارث تیمی سے روایت کی ہے کہ حضرت حمزہؓ یوم بدر میں شترمرغ کے پر کا نشان لگائے ہوئے تھے۔ (جنگ کے بعد) مشرکین میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے جس نے شترمرغ کے پَر کی کلغی لگا رکھی ہے۔ اسے بتایا گیا کہ یہ حمزہؓ بن عبدالمطلب ہیں۔ اس نے کہا کہ اس شخص نے آج ہم کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ یہ استفسار اسیرانِ بدر میں سے بعض نے کیا تھا۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ حمزہؓ تھے تو انہوں نے کہا کہ حمزہؓ نے آج لڑائی میں ہم پر بڑے ستم ڈھائے ہیں۔

۳ ہجری میں مشرکینِ مکہ نے بدر کا انتقام لینے کے لیے بڑے جوش و خروش سے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی۔ علَم بردارانِ حق اور کفارے شوال کو کوہِ احد کے دامن میں ایک

19 اکتوبر: صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں امریکی فوجی کارروان بارودی سرنگوں کی زد میں آگیا جس کے نتیجے میں 8 ٹینک بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ہوگئے۔ اور ان میں سوار متعدد فوجی ہلاک ہوئے۔

دوسرے کے مقابل ہوئے۔ اس وقت رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کُل سات سو جانباز تھے جن میں سو زرہ پوش اور چند سوار تھے۔ اُدھر مشرکین کی تعداد تین ہزار تھی جن میں دو سو سوار اور سات سو زرہ پوش تھے۔ مسلمانوں نے احد کا پہاڑ پیٹھ کے پیچھے رکھ کر اپنی صفیں درست کیں، حضور نے پچاس تیراندازوں کا دستہ اس درہ پر بٹھا دیا جدھر سے اندیشہ تھا کہ دشمن اس سے گزر کر عقب سے حملہ نہ کردے۔ اس موقع پر حضرت حمزہؓ فوج کے ایک دستے کے افسر مقرر ہوئے جس کا کوئی مجاہد زرہ پوش نہیں تھا۔

سب سے پہلے قریش کا علم بردار طلحہ بن ابی طلحہ صف سے نکلا اور مسلمانوں سے مخاطب ہوکر للکارا: ''تم میں کوئی ہے جو میرے سامنے آئے'' حضرت علی المرتضیٰؓ اس کے مقابلے کے لیے بڑھے اور ایک ہی وار میں اس کو واصل جہنّم کردیا۔ اس کے بعد عثمان بن ابی طلحہ رجز پڑھتے ہوئے آگے بڑھا، حضرت حمزہؓ اس پر جھپٹے اور شانہ پر اس زور سے تلوار ماری کہ کمر تک اتر آئی، اس کے ساتھ ہی انہوں نے نعرہ مارا'' یہ لے، میں ساقیٔ حجاج (عبد المطلب) کا بیٹا ہوں''۔

حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابو دجانہؓ، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، حضرت طلحہؓ، حضرت سعدؓ بن معاذ، حضرت اسیدؓ بن حضیر اور بہت سے دوسرے سرفروش فوجوں کے دَل میں گھس گئے اور دشمن کی صفوں کی صفیں الٹ کر رکھ دیں۔ حضرت حمزہؓ اس شان سے لڑ رہے تھے کہ دو دستی (دونوں ہاتھوں سے) تلوار چلاتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھی: میں اللہ اور اس کے رسول کا شیر ہوں۔ اسی حالت میں مکہ کا ایک سربرآوردہ مشرک سباع بن عبدالعزیٰ ان کے سامنے آگیا۔ حضرت حمزہؓ نے اس سے مخاطب ہوکر غضب آلود لہجے میں فرمایا'' او ختّانۃ النساء'' (عورتوں کا ختنہ کرنے والی) اُمّ انمار کے بچے! کیا تُو خدا اور خدا کے رسول سے لڑنے آیا ہے؟'' یہ کہہ کر اس پر تلوار کا ایسا بھرپور وار کیا کہ وہ کٹ کر وہیں گر پڑا۔ اِدھر حضرت حمزہؓ اسی طرح لاشوں پر لاشیں گراتے جا رہے تھے، اُدھر جبیر بن مطعم کا حبشی غلام وحشی ایک چٹان کے پیچھے گھات لگائے یہ انتظار کر رہا تھا کہ کب حضرت حمزہؓ اس کی زد میں آئیں اور وہ اپنا ہتھیار ان پر پھینکے۔ وحشی کو جبیر بن مطعم نے اپنے چچا طعیمہ بن عدی (مقتولِ بدر) کا انتقام لینے کے لیے حضرت حمزہؓ کے قتل پر مامور کیا تھا اور اس کام کے عوض اس کو آزاد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

اتفاق سے وحشی کو جلد ہی وار کرنے کا موقع مل گیا، حضرت حمزہؓ بہادرانہ آگے بڑھ رہے تھے کہ یکا یک ان کا پاؤں پھسل گیا اور وہ پیٹھ کے بل زمین پر گر پڑے۔ اسی وقت وحشی نے تاک کر اپنا چھوٹا سا بھالا ان پر پھینکا جو ناف میں لگا اور پار ہوگیا۔ حضرت حمزہؓ نے اس قدر شدید زخمی ہونے کے باوجود اٹھ کر اس پر حملہ کرنا چاہا مگر لڑکھڑا کر گر پڑے اور ان کی روح مطہر عالم بالا کو پرواز کرگئی۔ حضرت حمزہؓ کی شہادت پر مشرکین کو کمال درجے کی مسرت ہوئی اور ان کی عورتوں نے خوشی کے ترانے گائے۔ ہندہ بنت عتبہ (زوجۂ ابوسفیان) نے اپنے دل کی بھڑاس یوں نکالی کہ حضرت حمزہؓ کی نعشِ مبارک سے کان، ناک، ہونٹ کاٹ لیے۔ اس کے بعد شکم چاک کر کے جگر نکالا اور اسے چبا چبا کر نگلنے کی کوشش کی مگر نگل نہ سکی اور تھوک دیا۔ پھر ایک بلندی پر چڑھ کر بلند آواز سے چند فخریہ اشعار پڑھے جن کا مفہوم یہ تھا کہ آج ہم نے بدر کی لڑائی کا بدلہ لے لیا اور وحشی نے میرا سینہ ٹھنڈا کردیا۔ جب تک میں زندہ رہوں گی اس کا شکریہ ادا کرتی رہوں گی۔

علامہ ابن سعدؒ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہندہ کی مذموم حرکت کا علم ہوا تو آپ نے پوچھا: کیا اُس نے حمزہؓ کے جگر میں سے کچھ کھایا بھی ہی؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''الٰہی حمزہؓ کے کسی حصۂ جسم کو جہنّم میں داخل نہ ہونے دیجیو''۔ جنگ ختم ہوئی تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب چچا کی مُثلہ کی ہوئی لاش پر تشریف لائے۔ اس وقت آپ سخت غمزدہ تھے۔ لاش کی حالت دیکھ کر آپ فرطِ الم سے بے قرار ہوگئے اور مخاطب ہوکر فرمایا: ''تم پر خدا کی رحمت ہو کیوں کہ تم اعزہ واقربا کا سب سے زیادہ خیال رکھتے تھے اور نیک کاموں میں پیش پیش رہتے تھی، اگر مجھے صفیہ (حضور کی پھوپھی اور حمزہؓ کی بہن) کے رنج وغم کا خیال نہ ہوتا تو میں تمہاری لاش اسی طرح چھوڑ دیتا تا کہ اسے درندے اور پرندے کھا جائیں اور تم قیامت کے دن انہی کے پیٹ سے اٹھائے جاؤ'' ایک اور روایت میں ہے کہ اسی موقع پر حضور نے فرمایا کہ مجھے جبریل امین نے بشارت دی ہے کہ حمزہؓ بن عبدالمطلب ساتوں آسمانوں پر اسداللہ واسدالرسول لکھے گئے ہیں۔

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت حمزہؓ کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر ایک ایک کر کے شہدائے احد کے جنازے حضرت حمزہؓ کے پہلو میں رکھے گئے اور حضور نے ہر ایک پر الگ الگ نماز پڑھائی۔ اس طرح اس دن حضرت حمزہؓ پر ستّر مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ اس فضیلت میں کوئی اور حضرت حمزہؓ کا شریک وسہیم نہیں ہے۔ نماز جنازہ کے بعد حضرت حمزہؓ کو ان کے بھانجے حضرت عبداللہ بن جحش (المجدع فی اللہ) کے ساتھ ایک ہی قبر میں احد کے گنجِ شہیداں میں سپردِ خاک کردیا گیا۔ حضرت حمزہؓ کی بے مثل شجاعت اور جاں بازی کو پیش نظر رکھ کر بعض لوگوں نے عجیب وغریب من گھڑت قصے ان سے منسوب کر دیے ہیں اور انہیں داستان امیر حمزہ کا نام دے کر بڑے مزے لے لے کر بیان کیا ہے، فی الحقیقت ایسی تمام داستانیں لغویات کا پلندہ اور خرافات محض ہیں۔ ایک جلیل القدر صحابی سے غلط باتیں منسوب کرنا یا انہیں پڑھنا اور سننا نہ صرف وقت ضائع کرنے بلکہ گناہ کبیرہ کمانے کا باعث ہے۔ حضرت حمزہؓ کی عظمت اور جلالت قدر ایسی وضعی داستانوں کی ہرگز محتاج نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سیدنا حمزہؓ کی زندگی کے حقیقی واقعات ہی اتنے ولولہ انگیز ہیں کہ فرزندانِ اسلام کے خون کو تا ابد گرماتے رہیں گے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆☆☆☆☆

''میں اس بات سے بھی واقف ہوں کہ اس خواب (دنیا پر اسلام کا غلبہ) کو حقیقت کا رنگ دینے میں جسموں کے ٹکڑے بھی اڑیں گے، کھوپڑیاں بھی پھٹیں گی، اور خون بھی بہے گا''۔
(سمیر خان شہیدؒ)

19 اکتوبر: صوبہ پکتیکا میں مجاہدین نے صوبائی دار الحکومت شرنہ میں گورنر ہاؤس کو میزائلوں کا نشانہ بنایا اور گورنر ہاؤس پر 4 میزائل داغے۔

(آداب المعاشرت)

گھر میں داخل ہونے کے آداب

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام میں حدیث اور فقہ کی خدمت کے حوالے سے ایک معروف شخصیت ہیں۔ آپ ۱۹۱۷ء میں شام میں پیدا ہوئے۔ ازہر میں آپ کے اساتذہ میں شیخ راغب الطباخ، شیخ احمد الذرقا، شیخ مصطفیٰ الزرقا شامل ہیں۔ ۱۹۶۶ء میں شام کی حکومت نے آپ کو گرفتار کرلیا، گیارہ ماہ بعد آپ رہا ہوکر ۱۹۶۷ء میں سعودی عرب منتقل ہوگئے۔ آپ نے علم دین کے حوالے سے جامعہ ابن سعود (ریاض)، جامعہ ام درمان الاسلامیہ (سوڈان)، جامعہ صنعا (یمن) کے علاوہ دنیا کے اکثر مسلم خطوں میں درس و تدریس کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو محدث عبدالفتاح الحلبی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مفتی محمد شفیعؒ آپ کے بارے میں کہتے ہیں ''ملک شام (حلب) کے عالم شیخ عبدالفتاح ابوغدہ جو علامہ زاہد کوثری مصری کے خاص شاگرد ہیں اور علوم قرآن و حدیث میں حق تعالیٰ نے اُن کو خاص مہارت عطا فرمائی ہے''۔ آپ کے شاگرد رشید مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ العالی نے آپ کی کتاب ''**من ادب الاسلام**'' کا اردو ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک حصّہ نذر قارئین ہے۔

ادب: جب آپ کے گھر کے افراد میں سے کوئی فرد کسی علیحدہ کمرے میں ٹھہرا ہوا ہو اور آپ اس کے پاس جانا چاہتے ہوں تو اس سے پیشگی اجازت لیں، تاکہ آپ اسے ایسی حالت میں نہ دیکھیں جس میں وہ یا آپ خود دیکھنا ناپسند کرتے ہوں، چاہے وہ بیوی ہو یا محارم وغیرہ میں سے کوئی ہو، جیسے آپ کی والدہ والد، بیٹیاں اور بیٹے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے موطا میں عطا بن یسارؒ سے مرسلاً نقل کیا ہے کہ: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اپنی ماں سے بھی اجازت لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اس شخص نے عرض کیا: میں تو اپنی ماں کے ساتھ گھر میں رہتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اجازت لے کر جاؤ، کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ تو اپنی ماں کو ننگی حالت میں دیکھے؟ اس نے عرض کیا، نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس اجازت لے کر جاؤ۔

ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آکر سوال کیا کہ کیا میں اپنی ماں سے بھی اجازت لوں؟ انہوں نے فرمایا: تو ہر حالت میں اس کو دیکھنا پسند نہیں کرتا (لہٰذا اجازت لو)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب کسی کام سے گھر لوٹتے تو کھنکھارتے، تاکہ ہماری کسی ایسی حالت پر نگاہ نہ پڑے، جسے وہ پسند نہیں کرتے۔

ابن ماجہ میں کتاب الطب کے آخر میں ایک روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب گھر آتے تو پہلے کھنکھارتے اور آواز لگاتے۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا: کیا میں اپنی ماں سے بھی اجازت لوں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں، اگر تو اجازت نہیں لے گا تو اسے ایسی حالت میں دیکھے گا، جسے تو پسند نہیں کرتا۔

حضرت موسیٰ تابعی جو صحابی جلیل حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے ہیں، فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ والدہ صاحبہ کے پاس گیا، جب والد صاحب کمرہ میں داخل ہوئے تو میں بھی پیچھے پیچھے داخل ہوگیا تو والد صاحب نے اتنے زور سے میرے سینے سے دھکا دیا کہ میں زمین پر گرگیا اور کہنے لگے: کیا بغیر اجازت داخل ہوتے ہو؟

حضرت نافع مولیٰ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت مبارک تھی کہ ان کا کوئی صاحب زادہ بلوغت کو پہنچ جاتا تو اسے الگ کردیتے۔ یعنی اپنے کمرہ سے الگ کردیتے، اور اس کے بعد وہ بغیر اجازت ان کے کمرہ میں داخل نہ ہوتا تھا۔

ابن جریجؒ، عطا بن رباحؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا میں اپنی دو بہنوں سے بھی اجازت لوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: وہ میری پرورش میں ہیں، یعنی میرے گھر میں ہیں اور میری ذمہ داری ہیں اور میں ہی ان کی پرورش کرتا ہوں اور ان پر خرچ کرتا ہوں، فرمایا: کیا تجھے پسند ہے کہ تو ان کو ننگی حالت میں دیکھے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ (النور: ۵۹)

''اور جب پہنچیں لڑکے تم میں کے عقل کی حد کو تو ان کو ویسی ہی اجازت لینی چاہیے جیسے لیتے رہے ہیں ان سے اگلے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اجازت لینا سب لوگوں پر واجب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر شخص کو اپنے والد، والدہ، بھائی اور بہن سے اجازت لینی چاہیے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر شخص کو اپنے بیٹے سے اجازت لینی چاہیے، اپنی ماں سے اگرچہ وہ بوڑھی ہو، اپنے بھائی سے، اپنی بہن سے اور اپنے باپ سے۔

(بقیہ صفحہ ۲۱ پر)

19 اکتوبر: صوبہ لوگر کے اضلاع برکی برک اور خروار اضلاع میں مجاہدین نے صلیبی فوجیوں پر گھات لگا کر حملے کیے۔ ان حملوں میں 15 صلیبی فوجی ہلاک اور 9 زخمی ہوئے۔

(قسط دوم)

قریظہ سے امریکہ تک..........اشرار کا ایک ہی ٹولہ، حیوانیت کی ایک ہی داستان

شیخ ابو یحییٰ اللیبی حفظہ اللہ

اور ایسے بہت سے لوگ جو عصرِ حاضر کی ہزیمت پسندی کی گندگی میں لتھڑے ہوئے ہیں اور جن کے دل مغربی تہذیب وتمدن کی چکاچوند کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کے معاصرانہ رویے سے تر بہ تر (بھیگے ہوئے) ہیں اور انہوں نے مغربی تہذیب وتمدن کو ہی عدل و انصاف، انسانیت اور انسانی حقوق کا معیار اور عنوان بنا رکھا ہے، اور جن کا وطیرہ دوسروں کی خوشنودی کے حصول کے لیے رہنا ہے، اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے چیزوں کی ملمع کاری کرنا ہے، اور چکنی چپڑی باتوں سے زبان کو اُلٹ پھیر کر بناوٹ اور تضلیل وتدلیس کرنا ہے......اور اِس کے ذریعے وہ ایسی قیاس آرائیاں اور غیر معقول خیالات وتصورات و اوہام کی مبالغہ آرائیاں کرتے ہیں جس کے نتیجے میں ایسے معانی برآمد ہوں کہ جو اُن کی سفا کی اور دہشت نا کی اور درشتی واکھڑ پن اور سزاؤں میں افراط (اور معقول حد سے تجاوز) کے اُن الزامات کی قید سے جان چھڑا دیں جو اسلام پر لگائے جاتے ہیں، اور نرمی ورحمت کی راہ سے انحراف، جو کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ حادثہ (حادثۂ بنی قریظہ) اس (انحراف) سے وابستہ ہے، تو اس پر وہ ایسے عجیب عذر پیش کرنے لگیں گے کہ اگر اُن (دلائل) سے خود وہ اور اُن کے مغربی ارباب خوش ہو بھی جائیں تو اُن کا وہ حقیقی رب خوش نہیں ہوگا جس نے انتہائی تفصیل کے ساتھ کتاب نازل کی، اور اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اسے اور تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ کافروں کو برا ہی کیوں نہ لگے:

وَلَـن تَـرْضَـى عَنكَ الْيَهُودُ وَلاَ النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ إِنَّ هُـدَى الـلّـهِ هُوَ الْهُدَى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاء هُم بَعْدَ الَّذِيْ جَاءكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّهِ مِن وَلِيٍّ وَلاَ نَصِيرٍ [البقرۃ ۲: ۱۲۰]

''آپ سے یہودی اور نصاریٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ ان کی ملت کے تابع نہ ہو جائیں، آپ کہہ دیجیے کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اگر آپ نے باوجود اپنے پاس علم آجانے کے پھر ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے پاس آپ کا نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ مددگار''۔

اور اسلام کو تو اپنی نصرت کے لیے کسی ہزیمت پسند کی مدد کی ضرورت نہیں ہے، اور نہ ہی کسی پراگندہ و پریشان خیال کی مدد کی ضرورت ہے کہ وہ اس کے احکامات کی وضاحت کرے، پس وہ جو شکوک وشبہات کا شکار ہیں اپنے جیسے شکوک وشبہات کے شکاروں کے پاس جایا کریں، اور جو راسخ علم والے ہیں وہ تو اپنے معاملے (عقیدے اور احکام) کے متعلق واضح اور شفاف ہدایت پر ہیں:

ثُـمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاء الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُونَ [الجاثیۃ ۴۵: ۱۸]

''پھر ہم نے آپ کو دین کی (ظاہر) راہ پر قائم کر دیا سو آپ اس پر لگیں رہیں اور نادانوں کی خواہش کی پیروی میں نہ پڑیں''

لہٰذا جو سب سے بڑی غلطی، بلکہ گمراہی، جس میں ان لوگوں کی اکثریت مبتلا ہے جو مغرب کے سامنے اسلام کو خوبصورت شکل میں پیش کرنا چاہتے ہیں......جبکہ اسلام کا اصل چہرہ کس قدر خوبصورت ہے کہ اسے کسی مزید بہتری کی ضرورت ہی نہیں ہے......وہ یہ ہے کہ اسلام کی ایسی صورت میں پیش کرتے ہیں جو مسخ شدہ، بگڑی ہوئی، بھدّی، جعلی، خام خیالی اور اوہام کی غلاظت اور قیاس آرائیوں کے خون میں لتھڑی ہوئی ہوتی ہے......جس کی بدصورتی کو کوئی بھی ذی شعور دیکھ اور سمجھ سکتا ہے...... یہاں تک کہ اتباعِ ظن اور خواہشاتِ نفس کی پیروی میں اِن بیچاروں کو مسخ شدہ شکل ہی ایسی روشن اور سفید نظر آنے لگ جاتی ہے جیسے خالص دودھ! اور اگر احکامِ شریعت کو ان کی اصل حالت میں رہنے دیا جائے کہ وہ اپنے باقاعدہ انداز میں مطلق جاری وساری رہیں اور اپنی اوصاف اور اخلاقی اقدار پر باقی رہیں اور ان سے وہ کچھ منسوب نہ کیا جائے جس سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے تو لوگ ان کی (حقیقی) معنویت پر گواہ بن جائیں گے اور دل ان کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیں گے اور فطرتیں ان سے ہم آہنگ ہو جائیں گی اور عقلیں ان کی حجتوں اور دلائل کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں گی، اور اگر کچھ لوگ بظاہر زبان سے ان پر اعتراضات کرتے بھی رہیں اور بیمار نفوس و بیہودہ دعووں کے حامل افراد بڑھ چڑھ کر ان کو رد کرتے بھی رہیں تو:

قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لاَ يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِيْنَ بِآيَاتِ اللّهِ يَجْحَدُونَ [الانعام ۶: ۳۳]

''ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ کو ان کے اقوال مغموم کرتے ہیں، سو یہ لوگ آپ کو جھوٹا نہیں کہتے لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں''

وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْماً وَعُلُوّاً فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ [النمل ۲۷: ۱۴]

''صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر انہوں نے انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے، پس دیکھ لیجیے کہ ان فتنہ پرداز لوگوں کا انجام کیسا کچھ ہوا''

پس یہ وہ مبارک نشانیاں اور افکار کی کہکشائیں ہیں جو اس عظیم واقعے سے اخذ ہوتی ہیں، جسے قرآن کریم نے محفوظ کیا اور جس کا انجام مؤمنوں پر عظیم فضل واحسان کی صورت میں ہوا، اور ساتھ ہی اس کا موازنہ کچھ ایسے نئے احوال سے ہے جنہوں نے شرک کے

20 اکتوبر: صوبہ غزنی ضلع قرہ باغ میں نیٹو سپلائی کا نوائے پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ اس حملے کے نتیجے میں 14 سیکورٹی اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے جب کہ سیکورٹی فورسز کی 3 گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

بطن سے جنم لیا ہے، انسانیت کے لیے امتحان ہیں، فساد کے مساوی ہیں، حرث و نسل کے لیے ہلاکت آفریں ہیں، فصلوں اور مویشیوں کو جلا ڈالنے والے ہیں، اخلاق و اقدار کو منہدم کر دینے والے ہیں...... بد بخت مملکت اور شیطان کی حکومت امریکہ کہ جو ابھی کل کی بات ہے اور اس سے قبل اس کا کوئی قابلِ ذکر نام و نشان بھی نہ تھا، مگر پھر اِس پر ہر نعمتوں کے دروازے کھل گئے اور یہ اپنے پاس (سائنسی) علم (کی ترقی) پر شاداں ہونے لگی اور کہنے لگی: 'کون ہے جو ہم سے طاقت میں بڑھ کر ہو؟' اور سمجھی کہ اس کے محفوظ قلعے اسے اللہ سے بچالیں گے، کہ اس کا سورج ڈوبنے لگا اور باذن اللہ اب اس کا آئندہ پلٹ کر آنا ممکن نہیں ہوگا، اور اگر کسی ریاست کی ریڑھ کی ہڈی منہدم ہو جائے تو پھر وہ دوبارہ قائم نہیں ہو پاتی کیونکہ ظلم مادی تباہی کی جانب دھکیل دیتا ہے:

فَلَمَّا نَسُواْ مَا ذُكِّرُواْ بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُواْ بِمَا أُوتُواْ أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَO فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُواْ وَالْحَمْدُ لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [الانعام: ۴۵-۴۴]

"پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جس کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیئے یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو کہ ان کو ملی تھیں وہ خوب اترا گئے ہم نے ان کو دفعتاً پکڑ لیا، پھر تو وہ بالکل مایوس ہو گئے، پھر ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔"

اوّل: سیرتِ نبوی کو سمجھنے اور اس سے استفادہ حاصل کرنے میں جو چیز کسی فرد کو سب سے زیادہ مدد دیتی ہے وہ ......میری نظر میں...... یہ ہے کہ بندہ حوادث و واقعات کی محض ظاہری شکل اور بیان پر توقف نہ کرلے بلکہ اسے چاہیے کہ ان (ظاہری بیانات و مطالب) کی آڑ میں چھپے معانی پر بھی نظر ڈالے اور غور و فکر کرے اور ان حقائق میں غوطہ زن ہو جو کہ تقریباً ہمیشہ ہی آفاقی قوانین کی کسوٹی پر ثابت شدہ اور پائیدار حیثیت رکھتے ہیں اور اُن (قوانین) کی سنتوں سے ہم آہنگ ہوتے ہیں، کہ انہیں وقت اور زمانوں کا گذران بھی تبدیل نہیں کرتا۔ اور پھر یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ یہ واقعات انسانوں کے ہاتھوں ان کی طبعی لیاقتوں اور کوششوں کے نتیجے میں رونما ہوئے جن کے ساتھ اللہ کی طرف سے رہنمائی، درستی اور اعانت شاملِ حال تھی، اور ان کے ہاتھوں پر کوئی ایسے معجزے نہیں ہوئے تھے کہ جو انہیں بشریت کی طبعی حدود سے ماورا کر دیتے (اور عام انسانوں کے لیے نا قابلِ عمل مثالیں بن جاتیں)، اور ایسے کوئی معجزے ہوئے بھی تو وہ واقعات کے ایک طویل سلسلے میں محض ایک ذرّے کی مانند تھے اور ان کا اصولی جز نہیں تھے اور اسی سے ملتے جلتے معنیٰ کو قرآن نے روشن و واضح کیا ہے جیسے کہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

ذَلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ [محمّد ۴]

"یہی حکم ہے اور اگر اللہ چاہتا تو (خود) ہی ان سے بدلہ لے لیتا لیکن اس کا منشا یہ ہے کہ تم میں سے ایک کا امتحان دوسرے سے لے لے"۔

اور یہ ممکن ہے کہ بدر کے دِن فرشتوں کے جتھوں کا یکے بعد دیگرے کثیر تعداد میں نزول اور ان کا اپنی تلواروں اور کوڑوں سے (کافروں کی) گردنوں اور پیٹھوں پر مارنا اسی مطلب کی جانب اشارہ کناں ہو، اور جو کوئی بھی اس معزز کتاب کی آیات میں گہرائی سے غور کرتا ہے وہ اس اشارے کو بخوبی پہچان سکتا ہے، مثلاً اِس ارشادِ باری تعالیٰ میں غور کریں:

وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ سَبَقُواْ إِنَّهُمْ لاَ يُعْجِزُونَ [الانفال ۵۹]

"کافر یہ خیال نہ کریں کہ وہ بھاگ نکلے، یقیناً وہ عاجز نہیں کر سکتے"۔

اور اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ پر دلالت ہے، اور یہ کہ کفار نہ اُس کی پکڑ سے فرار ہو سکتے ہیں اور نہ اسے عاجز کر سکتے ہیں، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے قہر اور حکم کے تحت پابند ہیں۔ مگر مسلمان کہیں محض اللہ کی قدرت اور کافروں پر اس کی گرفت پر ہی تکیہ نہ کرنے لگ جائیں اور ان کی جانب سے کوئی عمل، سعی اور جدوجہد ہی نہ ہو، اور کہیں یہ نہ کہا جانے لگے کہ چونکہ اللہ ان (کافروں) پر قادر تو ہے ہی اور وہ اس سے سبقت لے جا سکتے ہیں اور نہ ہی اس کے عذاب سے بچ نکل سکتے ہیں تو پھر جدوجہد اور سعی کرنے کی کیا ضرورت ہے بھلا...... لہٰذا اس کے بعد اگلی آیت میں مؤمنوں کو واضح اور صریح حکم آیا کہ تیاری اور انتظام کریں اور اپنے اموال میں سے خرچ کریں تا کہ وہ جان لیں اور سمجھ لیں کہ اللہ کے احکام اپنی سنتوں کے مطابق جاری و نافذ ہوتے ہیں جو بنیادی طور پر انسانوں کے اعمال کے ساتھ مربوط و مشروط ہوتے ہیں، پس اللہ نے فرمایا:

وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدْوَّ اللّهِ وَعَدُوَّكُمْ [الانفال۸: ۶۰]

"تم ان (کافروں) کے مقابلے کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق قوت اور تیار بندھے ہوئے گھوڑے (فراہم کرنے) کی تیاری کرو کہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو"

چنانچہ یہ تقاضا ہے: شرعی جدوجہد جو انسانوں کے افعال سے متعلّق ہو، اور جو استطاعت (طاقت) کے مطابق محدود کر دی گئی ہے، کہ اللہ کسی نفس پر اس کی استطاعت (طاقت) سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔

اور اسی طرح اسی سورۃ مبارکہ میں ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ [الانفال ۶۴]

"اے نبی! تجھے اللہ کافی ہے اور ان مومنوں کو بھی جو تیری پیروی کر رہے ہیں"

(بقیہ صفحہ ۶۱ پر)

20 اکتوبر: صوبہ روزگان ضلع چارچینہ میں ڈسٹرکٹ پولیس چیف کی گاڑی بارودی سرنگ کی زد میں آ کر تباہ ہوگئی۔ گاڑی میں سوار پولیس چیف سمیت 10 پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

(قسط سوم)

فرضیتِ خلافت اور اس کے قیام کا نبوی طریقہ کار

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب دامت برکاتھم العالیہ

منہج نبوی پر چلنے والی حزب اللہ کی ''جماعت سازی'' کا واحد طریقہ:

''بیعت'' کی بنیاد پر منظم جماعت:

اگر آج ہم اسلامی نظام (نظام خلافت) قائم کرنا چاہتے ہیں تو اب ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ہی صرف ایک منبع و سرچشمہ ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو لوگ ایمان لے آئے، انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منظم کیا اور ان کی تربیت کی۔ لہٰذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نبوت کی بنیاد پر جو جماعت بنی وہ دنیا کی مضبوط ترین جماعت ہے۔ جس کے بارے میں قرآن حکیم میں فرمایا:

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِيْنَ مَعَه(الفتح: ۲۹)

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں''۔

اس جماعت میں کسی نے جمہوری طریقے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جماعت کا صدر منتخب نہیں کیا تھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہونے کی حیثیت سے اور داعی ہونے کی حیثیت سے خود بخود امیر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ (اٰمنا وصدقنا) ''ہم ایمان لائے اور ہم نے تصدیق کی'' کے اصول پر عمل پیرا تھے اور اس کی رو سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم ماننا واجب الاطاعت اور ایمان کا لازمی تقاضا تھا۔

اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے مختلف مواقع پر ''بیعتِ سمع و طاعت'' اور ''بیعتِ جہاد'' لے کر ''اسوہ'' (نمونہ) قائم کیا تا کہ مستقبل میں اسلامی جماعت سازی کا طریقہ معین ہو سکے اور آئندہ اس فرض کی ادائیگی کے لیے اٹھنے والی جماعت انگریزوں سے، روسیوں سے، جرمنوں سے کوئی طریقہ مستعار نہ لیتی پھرے بلکہ اس کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (طریقہ) موجود ہو۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی جماعت اٹھے وہ جماعت حد درجہ منظم اور سمع و طاعت کے اصول پر پوری طرح عمل پیرا ہوگی۔ جس میں صرف ایک استثنا ہوگا کہ شریعت کے خلاف کوئی حکم دیا جائے گا تو نہیں مانیں گے۔ جیسے کہ ایک حدیث میں ہے:

انما طاعة في المعروف(صحيح بخاری)

''اطاعت صرف معروف میں لازم ہے''۔

باقی شریعت کے دائرے کے اندر جو بھی نظم جماعت کے تحت فیصلہ ہوگا وہ ہمیں قبول کرنا ہوگا اور اس پر عمل کرنا ہوگا۔ اس ''سمع وطاعت'' کا نام ہی ''بیعت'' ہے۔

''بیعت'' قرآن حکیم کی روشنی میں:

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت سازی کے لیے بیعت منصوص بھی ہے چونکہ اس کا ذکر قرآن میں موجود ہے:

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ(الفتح: ۱۸)

''اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہوگیا جب وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے''۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيْهِ أَجْراً عَظِيْماً(الفتح: ۱۰)

''جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پھر جو عہد کو توڑے تو عہد توڑنے کا نقصان اسی کو ہے اور جو اس بات کو جس کا اس نے خدا سے عہد کیا ہے پورا کرے تو وہ اسے عنقریب اجر عظیم دے گا''۔

''بیعت'' سنت نبوی کی روشنی میں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے جو بیعت لی اس کے الفاظ احادیث میں نقل ہوئے ہیں۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے یعنی بخاری اور مسلم دونوں میں آئی ہے۔ حضرت عبادہؓ بن صامت فرماتے ہیں:

بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع ولطاعة في العسر واليسر والمنشط والمكره وعلى اثره علينا وعلى ان لا ننازع الامر اهله وعلى ان نقول بالحق اين ماكنا لا نخاف في الله لومة لائم(بخاری، مسلم)

''ہم نے بیعت کی تھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم سنیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے، مشکل میں بھی اور آسانی میں بھی، چاہے طبیعت آمادہ ہو چاہے طبیعت پر جبر کرنا پڑے، چاہے ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے اور جن کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم امیر بنائیں ہم ان سے جھگڑیں گے نہیں اور یہ کہ جہاں کہیں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے، اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والی کی ملامت کے خوف سے زبان پر تالا نہیں ڈالیں گے''۔

20 اکتوبر: صوبہ فراہ ضلع گلستان میں قندھار، ہرات قومی شاہراہ پر نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں 6 سپلائی وسیکورٹی گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ حملے میں متعدد سیکورٹی اہل کار بھی مارے گئے۔

اسی طرح ۵ ھ میں غزوہ احزاب میں خندق کی کھدائی کے دوران صحابہ کرامؓ آواز میں آواز ملا کر یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

نحن الذی بایعوا محمدا علی الجهاد مابقینا ابدا

"ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر رہتے دم تک جہاد کے لیے بیعت کی ہے"۔

"بیعت" اسلاف کے عمل میں:

اور یہ ماثور بھی ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے لے کر بیسویں صدی کے آغاز تک مسلمانوں کی ہر اجتماعی جدوجہد اسی بیعت کی بنیاد پر ہوئی ہے۔ خلافت کا نظام قائم تھا تو اسی بیعت کی بنیاد پر، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان وعلی رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بیعت منعقد ہوئی تھی۔ یزید کے خلاف اگر حضرت حسینؓ کھڑے ہوئے تھے تو وہ بھی بیعت لے کر، عبداللہ بن زبیرؓ بھی بیعت لے کر کھڑے ہوئے، حضرت نفس زکیہ اور امام زیدؒ بھی بیعت لے کر سامنے آئے۔ پھر انیسویں صدی میں جب نوآبادیاتی نظام (Colonial rule) آیا تو جس ملک میں بھی اس کے خلاف مزاحمت کی تحریک چلی اور یورپی استعمار کے خلاف جہاد کیا گیا تو وہ بھی بیعت کی بنیاد پر ہوا۔ سوڈان میں مہدی سوڈانی، لیبیا میں سنوسی، الجزائر میں عبدالقادر الجزائری اور روس میں امام شاملؒ نے بیعت کی بنیاد پر لوگوں کو جہاد کے لیے منظم کیا۔ اس ضمن میں سے سب سے بڑی جہادی تحریک "تحریکِ شہیدین" جو ہندوستان میں سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ نے اٹھائی وہ بیعت کی بنیاد پر ہی تھی۔

منہج نبوی کے مراحل:

اعلانیہ ھدف:

چنانچہ آج جب بھی جماعت اس کام کے لیے کھڑی ہوگی اُس جماعت کا اعلانیہ ہدف منکرِ اعظم (باطل نظام) کو ختم کرنا ہوگا اور اس کی اعلانیہ دعوت پورے کے پورے دین کی ہوگی۔ بالفاظِ دیگر طاغوتی نظام یا غیر اللہ کی حاکمیت کا خاتمہ کرنا ہوگا جس کے نتیجے میں خلافت کا نظام تشکیل پاتا ہے۔ اگرچہ موجودہ حالات میں کرنے کے اور بھی بہت سے اچھے اچھے کام ہیں۔ چنانچہ علمی، تعلیمی، تبلیغی، اصلاحی سلسلے اور خدمتِ خلق، یہ سب کام مبارک ہیں، ان میں سے ہر ایک کام کرنا بہت اچھا ہے لیکن آپ یہ کہہ لیں کہ یہ سارے کام اس ایک کام میں بالقوۃ موجود ہیں۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مطہرہ سے ثابت ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے اندر جہاں دورِ جاہلیّت میں منکرات ہر طرف شعبہ زندگی اور ہر سطح پر بدرجۂ اتم موجود تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اس دور کے منکرِ اعظم (بت پرستی) جو کہ باطل نظام کی اصل جڑ اور بنیاد تھی کو اپنا ہدف نکیر بناتے ہوئے لا الہ الا اللہ کا نعرہ لگایا۔ اور پھر اس کے خاتمے کے بعد وحیِ الٰہی کی روشنی میں توحید کی بنیاد پر ایک ریاست قائم کی جس کی بنیاد پر خلافت کا ایک عظیم الشان نظام معرضِ وجود میں آیا اور تمام منکرات کا خاتمہ ہوا۔

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ (سورہ یوسف: ۴۰)

"حاکمیت کا اختیار سوائے اللہ کے کسی کو نہیں"۔

؎ سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمران ہے اک وہی، باقی بتانِ آذری!

یہ نظریۂ توحید ہی ہے جو انسانی حاکمیت کی ہر شکل کی نفی کرتا ہے۔ انسانی حاکمیت نہ تو فردِ واحد کی بادشاہت کی شکل میں قابل قبول ہے نہ کسی قوم کی دوسری قوم پر حاکمیت کی شکل میں، جیسے انگریز ہم پر حکمران ہو گیا تھا۔ اور نہ ہی عوام کی حاکمیت جائز ہے۔ حاکمیت (Sovereignty) کا حق صرف اللہ تعالیٰ کا ہے اور انسان کے لیے خلافت ہے۔ حاکمیت کی دوسری تمام صورتیں شرک ہیں اور دورِ حاضر میں "جمہوری حاکمیت (Popular Sovereignty) کا تصور بدترین شرک ہے۔ شارع (قانون ساز) صرف اللہ تعالیٰ ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نمائندے ہیں۔ اب بتایئے اس نعرۂ توحید سے بڑا کوئی انقلابی نعرہ کیا ہوگا کہ 'لا اله الاالله' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) یعنی لا حاکم الا الله۔

منہج نبوی کا پہلا مرحلہ:

دعوت

اس مرحلے میں جماعت کے ہر شخص نے باطل نظام کے خلاف اس نظریۂ توحید کا پرچار کرنا ہوگا اور باطل کی طرف سے دیے جانے والے کسی بھی قسم کے طنز و تشدد کا خوف یا کسی بھی قسم کی دی جانے والی پیش کش کی لالچ میں آکر نرمی یا معاونت (Compromise) اظہار نہیں کرنا بلکہ صبر و استقامت کا پہاڑ بنتے ہوئے اس نظریہ پر علی الاعلان لوگوں کو بلانا ہوگا:

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ (سورۃ الشوریٰ: ۱۵)

"اے نبی! اسی کی دعوت دیجیے اور ڈٹے رہیے جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے اور ان کی خواہشات کی پیروی مت کیجیے"۔

وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ O وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ O (سورۃ القلم: ۹۔۱۰)

"وہ (باطل پرست) تو چاہتے ہیں کہ ذرا آپ نرم پڑیں تو وہ بھی نرم پڑ جائیں۔ ہرگز نہ دباؤ میں آیئے کسی ایسے شخص کے جو بہت قسمیں کھانے والا بے وقعت آدمی ہے"۔

جب کہ اس نظریہ کے خلاف باطل کی طرف سے کیے جانے والے کسی پروپیگنڈہ یا طعن و تشنیع سے اعراض کرنا ہوگا تا کہ تحریک کو اپنا نظریہ عام کرنے کے لیے کچھ وقت مل سکے۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ O إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ O الَّذِيْنَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهاً آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ O وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُونَ O (سورہ الحجر: ۹۴۔۹۸)

"اے نبی! اب آپ علی الاعلان سنایئے وہ کہ جس کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے اور مشرکوں سے اعراض کیجیے اور ہم آپ کی طرف سے مذاق اڑانے والوں کے

20 اکتوبر: صوبہ ہرات ضلع تورغنڈی اور رباط میں دو بم دھماکوں میں ایک افغان کمانڈر سمیت 16 کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے۔

خلاف کافی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور دوسرے معبُود اختیار کر لیے ہیں۔ پس عنقریب وہ جان لیں گے، اے نبی! ہم جانتے ہیں کہ بے شک آپ کا سینہ تنگ ہوتا ہے ان باتوں کی وجہ سے جو وہ کہہ رہے ہیں''۔

اسی طرح پوری جماعت کے ساتھیوں کو (رحماء بینھم) کی بنیاد آپس میں منظّم کرنا ہوگا اور دعوتِ حق کی راہ میں آنے والے مصائب اور مشکلات کے موقع پر صبر و مصابرت کی اعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے ایک دوسرے کے دکھ درد کا خیال رکھنے کا خوگر بنانا ہوگا۔

'دعوت' سیرتِ نبوی کی روشنی میں:

چنانچہ جب ہم سیرت نبوی کے حوالے سے دیکھتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نظریہ توحید پیش کیا تو پہلے پہل آپ کا مذاق اڑایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کردار کشی کی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر اور مجنون کہا گیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا کہ یہی دعوت دیتے رہیں۔

مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍO (سورۃ القلم: ۲)

''اے نبی! آپ اپنے رب کی نعمت سے مجنون نہیں ہیں''۔

لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر گئے اور قریش کی ان زبانی ایذا رسانیوں کے جواب میں یہی دعوتِ توحید پیش کی۔ پھر جب قریش کے کہنے پر ابوطالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوتِ توحید دینے پر شکوہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کہا کہ اگر یہ صرف ایک فقرہ کہہ دیں تو پورا عرب ان کا غلام ہو جائے اور وہ فقرہ ہے 'لا الہ الا اللہ'۔ اس کے بعد دعوتِ توحید کے مقابلے میں جب قریش نے تشدد کا راستہ اختیار کیا تو ابوطالب نے انتہائی پریشانی کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعوتِ توحید سے باز رہنے کا کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

چچا! خدا کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج رکھ دیں اور بائیں ہاتھ چاند، اور کہیں کہ میں یہ کام چھوڑ دوں تو یہ ناممکن ہے۔ یا تو یہ کام پورا ہوگا یا میری جان بھی اسی راہ میں کام آئے گی۔

پھر جب تشدد سے کام نہ چلا تو قریش مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لالچ کی پیش کش کی۔ اور اس دعوتِ توحید سے باز رہنے پر اپنا بادشاہ اور سردار بنانے کی پیش کش کی تو اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ سجدہ کی تلاوت کر کے اس پیش کش کو ٹھکرا دیا۔

اس کے بعد قریش مکہ نے آخری حربہ استعمال کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سال اللہ کی عبادت کرنے اور ایک سال اپنے بتوں کی عبادت کرنے کو کہا تو یہ آیات نازل ہوئیں:

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَOلَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ Oوَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ Oوَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْOوَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ Oلَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ O

''اے نبی! کہیے کہ اے کافرو! میں عبادت کرنے والا نہیں ہوں ان کی جن کی تم عبادت کرتے ہو اور تم عبادت کرنے والے نہیں ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور میں عبادت کرنے والا نہیں ہوں جن کی تم نے عبادت کی، نہ تم عبادت کرنے والے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین''۔

اگر ہم ان تمام حالات کا بغور جائزہ لیں تو ہمیں نظر آئے گا کہ ہر موقع پر باطل پینترے بدلتا رہا۔ کبھی استہزا، کبھی تشدد، کبھی معاشی، کبھی لالچ اور کبھی مصالحت کی کوشش۔ مگر اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ استقامت کے ساتھ اپنے کام پر ڈٹے رہے حتیٰ کہ جب ایک مشرک سردار نے حضرت بلالؓ کو چلچلاتی دھوپ میں تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹتے ہوئے اپنے پرانے دین پر پلٹنے کو کہا تو اس وقت بھی حضرت بلالؓ کی زبان پر یہی الفاظ تھے کہ 'اَحد، اَحد یعنی'' وہ اکیلا ہے، وہ اکیلا ہے'' اور یہی اس دعوت کا تقاضہ بھی ہے کہ جب تک اس کی بنیاد پر نظام قائم نہیں ہو جاتا اس وقت تک ڈنکے کی چوٹ پر اس کو بیان کیا جاتا رہے اور یہی وہ کام ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ برابر انجام دیتے رہے۔ بالآخر دارالندوہ میں باطل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ناپاک منصوبہ بنایا۔ اور یہی وہ فیصلہ کن گھڑی تھی جب جماعت دعوت کے مرحلے سے نکل کر اقدام کی طرف جاتی ہے۔

لہٰذا جو بھی دعوت اس مرحلے تک پہنچ جائے اور وہ حق پر مبنی بھی ہو اگرچہ معاشرے میں اکثریت نے اسے قبول نہ کیا ہو، اس کے باوجود وہ اس علاقے تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کی بازگشت دوسرے علاقوں تک پھیل جاتی ہے اور اسی کشمکش کے دوران یا تو باطل' قیادت کے قتل کا فیصلہ کر کے فیصلہ کن مرحلہ کا آغاز کر دے گا جس سے مسلح تصادم (قتال) شروع ہو جائے گا یا اس کے برعکس کسی علاقے میں اس نظریہ کے لیے زمین ہموار ہو جائے اور وہاں کے لوگ ان کی حمایت اور نصرت کے لیے تیار ہو جائیں تو تحریک کے قائد اور کارکنوں کو اپنی جان کی حفاظت اور اس نظریہ کو معاشرے میں بالفعل قائم کرنے کے لیے اس مقام کی طرف ہجرت کرنا ہوگی۔

لہٰذا جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو دیکھتے ہیں تو نظر آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار کو اگرچہ اکثریت نے قبول نہیں کیا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کے درپے ہو گئے لیکن اس کے باوجود وہ نظریہ مکہ تک محدود نہیں رہا بلکہ مدینہ کے انصار کو یہ شرف حاصل ہوا کہ انہوں نے اس پکار پر لبیک کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی نصرت کی۔ بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں اسلامی نظامِ حیات کی بنیاد رکھ دی۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

20 اکتوبر: صوبہ پروان ضلع کوہ صافی میں مختلف کارروائیوں میں 3 امریکی ٹینک تباہ اور 12 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

کفار رسوا کن شکست کا سامنا کر رہے ہیں

عید الاضحیٰ کے موقع پر عزت ماب امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کا پیغام

بسم الله الرحمن الرحيم

الـلـه اكبـر الـلـه اكبر ، لااله الا الله و الله اكبر ، الله اكبر و لله الحمد.

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على قائد المجاهدين وامام المرسلين سيدنا ونبينا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين وبعد:

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَOفَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْOإِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ Oصدق الله العظيم

افغانستان کی مجاہد ملّت اور تمام عالم اسلام کو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے عید الاضحیٰ مبارک ہو! آپ کی قربانیاں، صدقات اور عبادات قبول ہوں، حجاج کرام کے حج، دعائیں اور بہادر مجاہد اقوام کا جہاد اور قربانیاں اللہ تعالیٰ اپنے دربار میں قبول فرمائیں۔ آمین

شہدا کے ورثا کو اللہ تعالیٰ نعم البدل اور صبر جمیل عطا فرمائے، ان کے خاندانوں اور یتیموں کی اللہ تعالیٰ حفاظت کرے۔

اللہ تعالیٰ تکلیف میں مبتلا مسلمانوں کی تکالیف اور مشکلات کو خوشی اور راحت میں بدل دے اور ہمارے قیدیوں کو دشمن کے وحشی عقوبت خانوں سے خیریت کے ساتھ رہائی نصیب فرمائے، اور انہیں اپنے خاندانوں سے ملا دے۔ اللہ رب العزت اپنی قدرتِ کاملہ سے ہمارے دشمن کو مزید شکست اور ذلت سے دوچار کر دے۔

گزشتہ کی طرح ایک بار پھر چاہتا ہوں کہ اُن چند اہم مسائل کے حوالے سے جن سے ہمارا اور آپ کا مستقبل وابستہ ہے، اپنا نقطہ نظر آپ کے سامنے واضح کروں۔

دس سال ہو چکے ہیں، ہمارے غیور مجاہدین ایک مقدس ہدف کے لیے ظالم اور قابض دشمن کے ساتھ جہاد میں مصروف ہیں اور ہر روز قربانیاں دے رہے ہیں۔ انہوں نے مادی لحاظ سے دنیا کی سب سے بڑی اور مغرور طاقت کو اللہ تعالیٰ کی نصرتِ کاملہ کے ساتھ شکست کے دہانے پر کھڑا کیا ہوا ہے۔ مجاہدین نے ان کے ہزاروں فوجیوں کو قتل، زخمی اور بے شمار کو دائمی اپاہج بنا دیا ہے اور نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا کیا ہے، نتیجتاً ان کے اپنے عوام ان کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور اب امریکی اور یورپی عوام اس بات کے لیے تیار نہیں کہ وہ افغان جنگ کو طول دیں اور اپنے مارے جانے والے فوجیوں کے مزید تابوت دیکھیں!!

یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ افغانستان اور امت مسلمہ کے مستقبل کے بارے میں اس اہم موقع پر ہم سے اور آپ سے خدمت لی گئی اور اسلام کے بہت بڑے دشمن کو ہمارے ہاتھوں سے زیر کیا گیا۔ ان تمام حساس حالات اور مواقع پر مجاہدین اسلام کو یہ پیغام ہے کہ وہ ان تمام کامیابیوں کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی مدد اور اپنی قوم کی بے پناہ قربانی کا نتیجہ سمجھیں۔ کسی کے ساتھ ظلم نہ کیا جائے، اسلحے کے زور پر کسی کو دھمکی نہ دی جائے، بیت المال کی پوری احتیاط کی جائے، اپنے بڑوں کی مکمل اطاعت کی جائے اور وہ کام جن کا مطالبہ نفس اور خواہشات کرتے ہیں، ان سے اجتناب برتا جائے۔

مجاہدین بھائیو! آپ خوب سمجھتے ہیں کہ کفار رسوا کن شکست کا سامنا کر رہے ہیں، اس سال کے ''بدر'' آپریشن نے اُن کے تمام منصوبوں اور مکاریوں کو ناکام بنا دیا ہے، دارالحکومت کابل سمیت ملک کے ہر حصّے میں ان کو بے پناہ مالی اور جانی نقصان پہنچ چکا ہے۔ تو ان نازک لمحات کا تقاضا ہے کہ تمام مسولین اور منسوبین آپس میں اتحاد اور وحدت کو مزید مستحکم کریں، کیونکہ اب دشمن چاہتا ہے کہ وہ مجاہدین کے مابین مختلف ناموں سے اختلاف پیدا کرے اور امارتِ اسلامیہ کی حیران کن اور قابلِ فخر عسکری کارروائیوں، پیش قدمیوں اور کامیابیوں کو دوسروں سے منسوب کر دے، تاکہ ایک طرف وہ اپنی رسوا کن شکست کو چھپائے اور دوسری جانب پڑوسی ممالک کو مورد الزام ٹھہراتے ہوئے افغانستان میں امریکہ کے مستقل اڈوں کے لیے مصنوعی دلائل گھڑے۔ لیکن آپ اس بات کو سمجھیں کہ ہم نے اس حوالے سے اُن کے غلامانہ جرگوں اور مستقل اڈوں کی مخالفت کی ہے اور کر رہے ہیں، اور کبھی بھی انہیں بننے نہیں دیں گے، ہمارے عوام چاہے وہ ملک سے باہر ہوں یا ملک کے اندر، ان کو چاہیے کہ وہ پوری سمجھ اور دانائی سے کام لیں اور دشمنوں کے منصوبوں کو ناکام بنانے کے لیے اپنے اقدامات مزید تیز کر دیں، اور دشمن کے بے جا پروپیگنڈے کے اثر میں نہ آئیں۔

امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کی کارروائیوں سے اپنے آپ کو اسلامی امارت کے ترجمانوں، اسلامی امارت کی ویب سائٹ اور اسلامی امارت کے جرائد کے ذریعے باخبر رکھیں۔ ہمارے عوام کو چاہیے کہ وہ گزشتہ دس سال کی طرح اب بھی مجاہدین کے ساتھ کھڑے رہیں اور اپنے حوصلے بلند رکھیں۔ ہمارا جہاد اللہ تعالیٰ کی رضا، ملک کی آزادی، استقلال اور امن کے لیے جاری ہے، ہم اس عقیدے کا دفاع کر رہے ہیں جو ہمارا اور آپ کا مشترکہ عقیدہ ہے، اور وہ صرف اور صرف اسلام ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ہماری اور آپ کی عزت اور وقار اسی راستے میں ہے، اور ہم ایک بار پھر عزت دار قوم کی طرح دنیا میں سر اُٹھا کر جئیں گے۔ ہم اپنے افغان مخالفین کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اسلام کی خاطر قابضین کی حمایت چھوڑ دیں اور بیرونی حملہ آوروں کے مقابلے کے لیے مجاہدین کے شانہ بشانہ کھڑے ہو جائیں۔ اگر اس حوالے سے اخلاص کے ساتھ آپ نے رجوع کیا تو امارتِ اسلامیہ کے دروازے آپ کو کھلے

21 اکتوبر: صوبہ بادغیس ضلع بالا مرغاب میں افغان فوج کی دو فوجی گاڑیاں بارودی سرنگوں کی زد میں آ کر تباہ ہو گئیں۔ ان گاڑیوں میں سوار فوجیوں میں 12 موقع پر ہلاک جب کہ 3 زخمی ہوئے۔

ہوئے ملیں گے۔ یا پھر آپ کم از کم عام زندگی کی طرف لوٹ آئیں تو آپ کے جان، مال اور عزت محفوظ رہیں گے۔ بلاشک وشبہ افغانستان یہاں بسنے والی تمام اقوام کا مشترکہ گھر ہے اور اس کی حفاظت اور آزادی سب کا فریضہ ہے۔

ہمارے دشمنوں کو اچھی طرح یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہم اُن کے سامنے ہوائی باتیں نہیں کر رہے ہیں اور نہ ہی کوئی بڑھک مار رہے ہیں، بلکہ ہم واقعتاً ان کو مسئلے کی حقیقی اور سچّی راہ کی طرف بلا رہے ہیں، اور وہ راہ یہ ہے کہ: جب تم نے پہلے دن افغانستان پر حملہ کیا تو ہماری بات کو یا تو تم نے سنا نہیں یا پھر اسے دشمن کے موقف سے تعبیر کر کے اس سے اعراض کیا، لیکن اب تم نے دیکھ لیا کہ دس سال تک تم نے بے منزل سفر کیا ہے، اپنے وسائل ضائع کیے ہیں، خون بہایا ہے، لیکن کوئی پیش قدمی نہیں کر سکے۔ اب تم امریکہ اور افغانستان کے موجودہ حالات کا دس سال پہلے والے حالات سے کس طرح موازنہ کرو گے؟

اگر اپنے آپ کو اور دنیا کو دھوکا نہ دو تو یقیناً اس بات کو مانو گے کہ یہ دونوں ممالک سابقہ ادوار کے برعکس بہت زیادہ تنزلی کا شکار ہوئے ہیں، اور اگر افغانستان کے حوالے سے تم اب بھی بون کی طرح کی بے فائدہ کانفرنسوں اور اپنے جرنیلوں کی بڑھکوں کو سنو گے تو یقیناً مزید تباہی کی طرف گامزن رہو گے!

ہماری قوم اغیار کے سامنے سرنگوں ہونے والی قوم نہیں، اپنے عقیدے اور موقف سے پسپائی اُسے قبول نہیں، ہمیں زندگی اتنی عزیز نہیں کہ اس کے لیے اپنے دین کو چھوڑ دیں، بلکہ ہماری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے تھی اور ہے۔ ہم اللہ کی راہ میں قربانی پر خوشی اور فخر محسوس کرتے ہیں، لیکن تم وسعت طلبی، مال اور پیسوں کے لیے لڑتے ہو۔ تمہارے فوجی لڑتے ہیں مگر ان کے پاس قوتِ ارادی نہیں، وہ جلد ہی اپنا مورال گرا دیتے ہیں کیونکہ ان کا تمام تر بھروسہ اسلحے اور وسائل پر ہے۔

مصدقہ معلومات کی رو سے گزشتہ دس برسوں میں تمہارے لاکھوں فوجی افغانستان آئے اور گئے لیکن ان کے مقابلے میں وہی پہلے دن والے طالب اور مجاہد لڑ رہے ہیں، وہ ابھی تک تھکے نہیں اور نہ ہی حواس باختہ ہیں۔ تو اب تمہارے پاس ایک ہی راستہ ہے، اور وہ یہ کہ یہاں سے اپنے تمام فوجیوں کو جلد از جلد نکال لو، یہی تمہارے مفاد میں ہے، یہ ملک اور یہ سرزمین اس قوم کے بچوں کے لیے چھوڑ دو، یہ سرزمین افغانوں سے تعلّق رکھتی ہے، یہاں پر نظام بنانا اور اس کی تشکیل افغانوں کا کام ہے۔

ایک مسئلہ جو ہم سب کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہے، وہ جنگ میں عام شہریوں کا عمومی نقصان ہے۔ جہاں تک قابض فوجیوں کا معاملہ ہے تو وہ تو آئے ہی اس لیے ہیں کہ لوگوں کو قتل کریں اور اذیت پہنچائیں، لیکن مجاہدین کو چاہیے کہ وہ اپنی شرعی ذمہ داریوں کو دیکھتے ہوئے شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کا بہت خیال رکھیں، عام لوگ بھی سویلین املاک کو نقصان سے بچانے کے لیے مجاہدین کے ساتھ تعاون کریں۔ گاؤں اور دیہات میں جہاں امریکی افواج کی آمد و رفت ہوتی ہیں، وہاں ان کے دائیں بائیں، آگے پیچھے سے احتیاط برتیں، اسی طرح مجاہدین کی جانب سے جاری کردہ اعلامیوں میں بتائی گئی احتیاطی تدابیر پر سختی سے کاربند رہیں، تاکہ قابضین پر ہونے والے حملوں میں ان کو نقصان نہ پہنچے۔ اور جو چیزیں مجاہدین سے متعلّق ہیں تو آئندہ وہ سویلین نقصانات کو روکنے کے لیے مندرجہ ذیل اصولوں پر سختی سے عمل پیرا ہوں:

الف: تمام صوبوں کے گورنر سویلین نقصانات اور بے گناہ افراد کو مجاہدین کے نام سے خطوط اور دھمکی آمیز ٹیلی فون کالز کو روکنے کی طرف پوری توجہ دیں۔ گاہے بگاہے اپنے علاقوں میں سنجیدہ تحقیقات کرائیں، اور اسی طرح علمائے کرام کے ذریعے مجاہدین کو عام لوگوں کے جان و مال اور آبرو کی حفاظت اور دیگر نیک کاموں کے بارے میں نصیحت کریں۔ قیادت کو ان تمام سویلین نقصانات کی تفصیلات فراہم کی جائیں جو یا تو مجاہدین کی جانب سے ہوئے ہیں یا جن کا مجاہدین پر شک کیا جا رہا ہے۔

ب: جن علاقوں میں مجاہدین کی بارودی سرنگوں، فدائی حملوں اور دیگر کارروائیوں میں عام لوگوں کو نقصان پہنچے اور اس علاقے کے مجاہدین انکار کر دیں کہ یہ کام ہم نے نہیں کیا ہے، لیکن عینی شاہدین یہ بتائیں کہ یہ کارروائی مجاہدین کی جانب سے ہوئی ہے تو اس صورت میں مشتبہ لوگوں کو شرعی مرجع کے حوالے کیا جائے، اور اگر واضح ثبوت کے ساتھ یہ بات ثابت ہو کہ عام مسلمانوں کی شہادت کا سبب مجاہدین کی لاپروائی ہے تو ٹھوس تحقیقات کے بعد مرتکبین کو شرعی سزا دی جائے اور ساتھ ہی ہلاک شدہ افراد کے ورثا کو خون بہا، معذرت اور ان کو راضی کرنے کے لیے پوری آمادگی کریں۔

ج: اگر سویلین نقصانات ان مسئولین سے سرزد ہوں جو اس سے قبل بھی اس طرح کی بے احتیاطی کر چکے ہوں تو ان کو شرعی سزا کے ساتھ ساتھ اپنے عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

د: جن علاقوں میں مجاہدین یا نامعلوم جانب سے عام لوگوں کو نقصان پہنچے تو متعلقہ مرجع کے ساتھ ساتھ اطلاعات کمیشن بھی اپنے طور پر معلومات اکٹھی کریں اور وقتاً فوقتاً اپنی جمع شدہ معلومات کو تحریری شکل میں قیادت کو پیش کریں۔

آخر میں ایک بار پھر آپ سب کے لیے اللہ تعالیٰ سے راحت اور خوشی مانگتا ہوں اور عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے آپ سب کو اور آپ کے خاندانوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ مورچوں میں موجود مجاہدین سے اتفاق، بھائی چارے اور تقویٰ کی امید رکھتا ہوں، مال دار بھائیوں سے امید کرتا ہوں کہ قربانی اور ایثار کے ان ایام میں اپنے کمزور اور لاچار بھائیوں کو فراموش نہیں کریں گے، اور یتیموں اور مساکین کی حتی الوسع مدد کریں گے۔ دنیا کے مسلمانوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ اسلامی دنیا میں جاری تبدیلیوں سے اسلام اور اپنے اوطان کے مفاد میں عظیم استفادہ، اتحاد اور اسلامی اصولوں کو عملی جامہ پہناتے ہوئے حاصل کریں۔ دنیا کے تمام اطراف میں اسلامی اور جہادی تحریکوں کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام دشمنوں کی مکاریوں اور ان حرکات سے اپنے آپ کو سختی سے بچائیں جو شریعت کی رو سے ناجائز، مشکوک اور مجاہدین کی بدنامی اور عوام میں نفرت کا باعث بنیں۔ اللہ تعالیٰ

21 اکتوبر: صوبہ پکتیکا کے زیڑوک اور یحییٰ خیل اضلاع میں مجاہدین کے ساتھ لڑائی اور بم دھماکوں کے واقعات میں 15 امریکی و افغان پولیس اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

ہمارے غموں اور تکالیف کو خوشی میں بدل دے اور ایک آرام دہ، آزاد، مستقل اور سربلند اسلامی حکومت بنانے کی ہمیں توفیق بخشے۔آمین یارب العالمین

والسلام

خادم اسلام امیرالمؤمنین

ملامحمد عمر مجاہد

۷ ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ

☆☆☆☆☆

بقیہ: قربانی وایثار

اوراسی راستے پران سے قبل القسام، سلامہ اور العزبن عبدالسلام وغیرہ گزر چکے ہیں۔ان سب نے ہمارے لیے وہ چراغ روشن کیا جسے تھام کر ہم دعوت وتوحید کے راستے پر چل سکیں۔ان کا خون ہدایت کے متلاشی گروہوں کے لیے منارے کی مانند تھا۔حمیدہ قطب نے مجھے بتایا کہ:

''۲۸اپریل ۱۹۶۶ء کو جنگی جیل کے منتظم حمزہ البیسونی نے مجھے بلایا اور مجھے سید (قطب)، عبدالفتاح اور یحییٰ ھواش کے بارے میں پھانسی کے فیصلے سے مطلع کیا۔پھر مجھ سے کہا: ''ہمارے پاس استاد کی رہائی کا ایک موقع اور ہے، وہ یہ کہ سید معافی مانگ لیں، ان کو عام معافی مل جائے گی اور پھانسی کی سزا ختم ہوجائے گی۔یوں وہ چھ ماہ بعد عام معافی کے ساتھ جیل سے نکل سکتے ہیں۔ان کا قتل پوری دنیا کا نقصان ہے۔آپ جائیں اور ان کو قائل کریں شاید وہ معافی مانگ لیں۔''

حمیدہ کہتی ہیں میں سید کے پاس گئی اوران سے کہا:

''وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ معافی مانگ لیں تو آپ پر سے پھانسی کی سزا ہٹا دی جائے گی۔''

سید نے کہا:

''اے حمیدہ! میں کس بات پر معافی مانگوں، رب العالمین کے ساتھ اپنے معاملے پر؟! اللہ کی قسم اگر میں نے کسی اور کے لیے کام کیا ہوتا تو میں معافی مانگ لیتا لیکن اپنے اس معاملے پر جو میں نے رب کے ساتھ کیا ہے میں معافی نہیں مانگوں گا۔اور اے حمیدہ اطمینان رکھو، اگر میری زندگی ختم ہوچکی ہے تو پھانسی کا حکم نافذ ہوکر رہے گا۔اور اگر ابھی میری عمر ختم نہیں ہوئی تو مجھے پھانسی نہیں ہوگی، اور معافی مانگنا موت کی تقدیم یا تاخیر میں کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔''

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: گھر میں داخل ہونے کے آداب

ادب: جب کسی بھائی، دوست، جاننے والے یا جس شخص سے آپ کو ملنا ہو، اس کے دروازہ کو کھٹکھٹائیں تو اتنی نرم آواز سے کھٹکھٹائیں کہ جس سے پتہ چلے کہ دروازہ پر کوئی آیا ہے اور اتنی زور اور شدت سے نہ کھٹکھٹائیں، جیسے کوئی سخت دل اور ظالم انتظامیہ کے لوگ کھٹکھٹاتے ہیں، جس سے صاحب خانہ پریشان ہوجائے کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے۔

ایک خاتون حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ہاں کوئی دینی مسئلہ پوچھنے آئیں اور دروازہ کھٹکھٹایا جس میں کچھ شدت تھی۔امام صاحب باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے: یہ تو پولیس والوں جیسا کھٹکھٹانا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے غایت ادب کی بناپر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کو ہاتھ کے ناخنوں سے کھٹکھٹاتے تھے۔

یاد رہے کہ یہ نرمی سے کھٹکھٹانا اس صورت میں ہے کہ جب صاحبِ خانہ دروازہ کے نزدیک بیٹھا ہو، لیکن اگر صاحبِ خانہ دروازہ سے دور ہو تو پھر اتنے زور سے کھٹکھٹانا چاہیے کہ صاحب خانہ آواز سن لے، اور اس میں بھی زیادہ شدت سے اجتناب کرے۔حدیث شریف میں ہے کہ نرمی جس چیز میں ہوگی وہ اسے خوب صورت بنادے گی اور جس چیز سے نرمی سلب کرلی جاتی ہے وہ اسے بدصورت بنادیتی ہے۔نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نرمی سے محروم کردیا گیا وہ ہر خیر سے محروم کردیا گیا۔(مسلم شریف)

نیز اگر آپ کے دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد کسی نے درواہ نہیں کھولا تو دوسری دفعہ کھٹکھٹانے سے پہلے اتنا وقفہ دیجیے کہ وضو کرنے والا وضو سے اطمینان سے فارغ ہوجائے، نماز پڑھنے والا اطمینان سے نماز سے فارغ ہوجائے، اگر کھانا کھا رہا ہے تو حلق سے اطمینان سے لقمہ اتارلے۔بعض علما نے اس کی مقدار چار رکعت کی بیان کی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ جب آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا، اسی وقت اس نے نماز کی نیت باندھی ہو، تین بار وقفہ وقفہ سے کھٹکھٹانے کے بعد اگر آپ کو اندازہ ہوجائے کہ اگر صاحبِ خانہ مشغول نہ ہوتا تو ضرور باہر نکل آتا، تو آپ واپس لوٹ جائیں۔کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے تو اسے چاہیے کہ واپس چلا جائے (بخاری ومسلم)۔

نیز جب آپ اندر جانے کی اجازت مانگیں تو دروازہ کے بالکل سامنے مت کھڑے ہوں، بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے دروازہ پر تشریف لے جاتے تو بالکل دروازہ کے سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے، بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے تھے (ابوداؤد)۔

☆☆☆☆☆

21 اکتوبر: صوبہ بادغیس ضلع بالامرغاب میں مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں، ان جھڑپوں میں افغان فوج کی 2 گاڑیاں تباہ جب کہ 12 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

ضمیر فروشوں اور کفر کے آلۂ کار حکمرانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں

تحریک طالبان پاکستان کے امیر محترم حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ کا عید الاضحیٰ کے موقع پر قوم کے نام پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الكريم محمد وعلى آله وصحبه اجمعين امابعد:

میرے محترم مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج جب امت مسلمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ادا کر رہی ہے میں تمام امت مسلمہ کو عید الاضحیٰ کی مبارک باد پیش کرتا ہوں، اور اُن لوگوں کو خصوصی طور پر مبارک باد دیتا ہوں جو بیت اللہ میں حج کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اِس مبارک موقع کی مناسبت سے چند اہم باتوں سے امت مسلمہ کو بالعموم اور پاکستان کے عوام و مجاہدین کو بالخصوص آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔

اے اُمت مسلمہ!

تمام امت مسلمہ خاص طور سے وہ مسلمان جو آج کسی ظالم حکمران یا کسی کافر حکومت کے ظلم کا شکار ہیں۔ میں بحیثیت خادم المجاہدین پاکستان اپنے تمام مجاہدین کی طرف سے اس قربانی والے دِن اِس بات کی تجدید کرتا ہوں کہ ہم اپنی اِستطاعت کے مطابق، جہاں تک بھی ممکن ہو تمام اُمت مسلمہ کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کریں گے اور ہم سے جتنا ہو سکے اُن کی مدد کرتے رہیں گے اور قتال فی سبیل اللہ کو اِس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک فتنہ ختم نہیں ہو جاتا اور پورے کا پورا دین اللہ کے لیے نہیں ہو جاتا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ امت مسلمہ ایک جسم کی مانند ہے کیسے ممکن ہے کہ جسم کے ایک حصّے پر آگ لگی ہو اور ہم اپنے آپ کو اِس سے لاتعلّق سمجھیں۔ تمام اُمت کی تکلیف اور اُن پر ہونے والے ظلم و جبر کو ہم اپنے اوپر محسوس کرتے ہیں اور اس سے نجات کے لیے تاحیات جہاد و قتال جاری رکھیں گے۔

اِس قربانی والے دِن کی مناسبت سے اُمت کو یہ پیغام اور نصیحت کرتا ہوں کہ پچھلی دس دہائیوں سے خلافت اِسلامیہ کے سقوط اور مسلمانوں کے مابین انتشار، ہمارے اوپر ہونے والے ظلم و بربریت اور ہماری ذلت کا سبب یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ یہ خود غرض حکمران ہیں۔ میری اُمت مسلمہ سے درخواست ہے کہ اِن ضمیر فروشوں اور کفر کے آلۂ کار حکمرانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ اِس کے لیے تمام امت آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کرے اور سب امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر وحدت کا مظاہرہ کریں اور احیائے خلافت کا خواب شرمندۂ تعبیر کریں۔

متاثرین جنگ، پشتون قوم و قبائلی علاقہ جات:

اِس دن کی مناسبت سے جب مسلمان امت عید کی خوشیوں میں مصروف ہے ہمارے خطے قبائلی علاقہ جات اور پشتون قوم کے اکثر بے آسرا مہاجرین محتاجی کی حالت میں کیمپوں میں اِن خوشیوں سے محرومی کی زندگی بسر کر رہے ہے۔ بلاشبہ یہ اِن کی قربانی ہی ہے جو پوری امت کے لیے سپیدۂ سحر ہے۔ آپ لوگوں کی حق گوئی اور قربانی سے ہی اُمت کا کھویا ہوا وقار واپس آئے گا آپ لوگوں نے بلاشبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تاریخ دُہرائی ہے۔ مظلوم مجاہدین عرب، اُزبک و دیگر کی نصرت ہو یا دین کے لیے جہاد و ہجرت کے مصائب ان کی ثابت قدمی نے ہی آج ظالم کافر اور اِن کے ایجنٹ فرنٹ لائن اِتحادیوں کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔ اُن کے غرور کو خاک میں ملا دیا ہے۔ آپ نے اپنے قول و فعل سے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرنٹ لائن اِتحادی ہونے کا ثبوت دیا۔ آج پورے ملک کراچی، پنجاب و دیگر علاقوں میں آپ پر جو مشکلات ظلم و جبر ہو رہا ہے اُس سے ہم واقف ہیں، ملک بھر کی جیلوں میں سوات، باجوڑ، مہمند، درہ آدم خیل، اورکزئی، وزیرستان اور دیگر علاقوں سے تعلّق رکھنے والے مجاہدین و انصار پر جو ظلم ہو رہا ہے اُس سے ہم بخوبی واقف ہیں۔ آپ کی یہ قربانی اللہ کے لیے ہے اور اِس کا صِلہ بھی صرف اور صرف اللہ ہی دے گا۔ لیکن میں مجاہدین کی طرف سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں رہے اور ہماری پوری کوشش ہے کہ آپ لوگوں کی مشکلات کو حل کیا جائے اور آپ عزت و آبرو کے ساتھ اپنے علاقوں میں وقار کی زندگی بسر کریں اور جیل میں قید، تمام مجاہدین کو آزادی میسر ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں اِن نیک اِرادوں میں کامیابی عطا فرمائیں۔ آمین!

پاکستانی عوام اور پاکستان کے مستقبل کے حوالے سے:

بلاشبہ اِس بات سے کوئی اِنکار نہیں کر سکتا کہ دنیائے اِسلام پر جب بھی کوئی مصیبت آن پڑتی ہے مسلمان عوام کھل کر مسلمانوں کی حمایت اور اُن کے ساتھ یک جہتی کا ثبوت دیتی ہے اور کفر سے برأت کا اعلان کرتی رہی ہے۔ اس سرزمین کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی نعمتوں سے نوازا ہے، لیکن بہت سے مسائل کی وجہ سے آپ لوگ پسماندگی اور لاچارگی کی زندگی سے دوچار ہیں۔ پانی کا مسئلہ ہو یا صوبائی و لسانی یا قدرتی وسائل کی تقسیم اس نے ہماری عوام کو صرف تکلیف ہی دی ہے اور اس کی بڑی وجہ یہ خود غرض ضمیر فروش حکمران طبقہ ہے۔ جس نے صرف اپنی نفسانی خواہشات کے لیے ۱۸ کروڑ عوام کو بے حال کر دیا ہے۔ اِس کے پیچھے کفر کے ادارے (جیسے آئی ایم ایف ورلڈ بینک) امریکہ، یورپ و دیگر ممالک اور ہمارے حکمران، فوجی و سِول اسٹیبلشمنٹ کے مُٹھی بھر لوگ ہیں جنہوں نے ۱۸ کروڑ غیرت دین سے سرشار عوام کو طرح طرح کے دھوکے دیے۔ آج الحمدللہ یہ حکمران فوجی و سِول ادارے اپنے اپنے قلعوں میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ پاکستان کی زمین ان پر تنگ ہوتی جا رہی ہے ایسے

22 اکتوبر: صوبہ لوگر ضلع خروار میں امریکی فوج نے مجاہدین کے خلاف آپریشن کا آغاز کیا جھڑپوں کے دوران 4 امریکی ٹینک تباہ ہو گئے جب کہ 17 امریکی فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

وقت میں آپ لوگوں پر یہ فرض بنتا ہے کہ تحریک طالبان پاکستان کی ہر طرح سے مدد و نصرت کریں تاکہ جلد از جلد کفار کے اِن ایجنٹوں سے چھٹکارا حاصل ہو سکے۔

پاکستان کے مستقبل کے حوالے سے اگر ہم سوچیں تو لسانی و صوبائی تعصب کا خاتمہ، اثاثوں کی منصفانہ تقسیم نہ آئی ایم ایف کے ذریعے ہو سکتی ہے نہ ہی ورلڈ بینک جی ایٹ وغیرہ کے فلسفوں سے۔ وہ ہمیں صرف اور صرف جی ایس ٹی اور اُس کے بعد کاربن ٹیکس جیسے ٹیکسوں سے عوام پر بوجھ بڑھانے کا مشورہ ہی دے سکتے ہیں۔ ہمارے مسائل کا حل صرف اور صرف شریعت محمدی ہی میں ہے۔ پاکستان خلافت اِسلامیہ کا مضبوط قلعہ ثابت ہوگا ان شاء اللہ۔ ہماری لاکھوں ایکڑ اراضی سونے و چاندی سے بھرے پہاڑ اور موجیں مارتے ہوئے دریا سب کے سب ہمارے ۱۸ کروڑ عوام کو اللہ نے دیے ہیں اور وہ سب ہی اِس سے مستفید ہوں گے۔

اربابِ حکومت اور سیکورٹی اِدارے :

سنو! ہم مجاہد اور مومن مسلمان ہیں تمہارے خلاف ہماری جنگ عقیدے کی بنیاد پر ہے اور جاری رہے گی، تم نے مختلف طریقوں سے امت کو دھوکے میں ڈالا ہوا ہے۔ کبھی تو جمہوریت کو ایک منصفانہ نظام بنا کر اُمت کو دکھا دیا تو کبھی تم دین اور جمہوریت کے فلسفے پر عوام کو گمراہ کرتے ہو۔ اور جب کوئی مردِ مومن سامنے آتا ہے تو قبائلی علاقہ جات، لال مسجد، سوات، بونیر اور ایبٹ آباد آپریشن کی طرز پر تم اپنی درندگی دکھاتے ہو۔ آئمۂ کفر کو خوش کرنے کے لیے تم نے افغانستان میں بے گناہوں کا خون بہایا، عرب، ازبک غرض ہر قسم کے مجاہد مومنین کو پکڑ پکڑ کر کافروں کی قید میں دیا، پشاور، وزیرستان، سوات غرض یہ کہ ہر جگہ امریکہ اور کفار کی پشت پناہی میں اپنی جانوں سے ہاتھ دھوئے۔ ہماری تمہارے ساتھ جنگ جاری رہے گی عنقریب تم اس دنیا میں ذلیل و خوار ہو گے اور اس دنیا میں بھی کفر تم سے منہ موڑ رہا ہے۔ اُس نے جو کام لینا تھا لے لیا اُس کو پتہ ہے کہ اب تم بے دم ہو گئے ہو۔ ہم مجاہدین اِسلام اپنے حوصلے اور ایمان سے تمہارے ساتھ جنگ کرتے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ہتھیار ہم سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

اِمارت اِسلامیہ افغانستان کے حوالے سے :

اِس بات میں ہمیں کوئی شک نہیں کہ امت ایک وجود کی مانند ہے ہم بحیثیت مسلمان مسلمانوں کے مابین کسی ڈیورنڈ لائن اور بارڈر کو تسلیم نہیں کرتے ہم امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے وفادار سپاہی ہیں۔ وہ ہمارے رہبر و رہنما اور امیر ہیں۔ ہماری تحریک طالبان پاکستان کی اِمارت اِسلامیہ افغانستان کے لیے قربانیاں حالات سے ثابت ہیں اور یہ تعلق وقت کے ساتھ مزید پختہ ہوتا رہے گا، ان شاء اللہ۔

جہاد اور مجاھدین کے احوال :

جنوری ۲۰۰۸ء سے امیر محترم بیت اللہ محسود رحمہ اللہ نے مسلمانوں پر کئی سال سے جاری مظالم کے خلاف حکومت پاکستان کے خلاف مستقل جنگ کا اعلان کیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک تحریک طالبان پاکستان نے دیر، سوات، بونیر اور تمام قبائلی علاقہ جات کے علاوہ اِن سے ملحقہ بندوبستی علاقے ایف آر وغیرہ میں مستقل جنگ شروع کی۔ جنگی حکمت عملی کے تحت کچھ علاقوں سے پسپائی اِختیار کرنا پڑی لیکن اِس تمام جنگ میں مجاہدین بلند حوصلے اور اِستقامت سے ابھی تک امریکی نواز فوج پر پے در پے حملے کر رہے ہیں اور اسے بے تحاشہ نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ہم نے جنگ کے دائرہ کار کو وسیع کرتے ہوئے بندوبستی علاقوں میں مستقل گوریلا کارروائیاں شروع کر دیں ہیں۔ اِسلام آباد، لاہور، کراچی اور پشاور میں ایک طرف اِن کے اور امریکیوں کے دفاتر، سفارت خانوں، اڈوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے تو دوسری طرف قبائل میں اِن کے اہل کار ہمارے مجاہدین کا روزانہ نشانہ بن رہے ہیں اِس میں جی۔ ایچ۔ کیو اور پریڈ لین، مہران ائیربیس، امریکی کونسل خانہ اور پی۔ سی ہوٹل سے لے کر بریگیڈئیروں، آئی جی ایف سی اور وزرا کو مارا گیا ہے۔ آنے والے وقت میں بھی مجاہدین بہتر انداز سے ایسی کارروائیوں کا اِرادہ رکھتے ہیں۔ چترال، دیر، سوات اور قبائلی علاقہ جات میں بھی فوجیوں پر پے در پے حملوں سے بہت زیادہ علاقے واپس ہمارے قبضے میں آ رہے ہیں۔ مجاہدین کو اِسلام اور شریعت محمدی پر پابند رکھنے کے لیے تحریک کے علما متحرک ہیں اور ہر قسم کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں اور آپس کے مسائل کو خوش اسلوبی اور شریعت محمدی کے مطابق حل کر رہے ہیں۔

آخر میں تمام اُمت کے مسلمانوں کو عموماً اور مجاہدین کو خصوصاً یہ نصیحت کرتا ہوں کہ شریعت محمدی پر پابند رہیں، دین کی نصرت میں ذرہ برابر سستی نہ کریں، آپس کے گلے شکوے دور کر کے وحدت کا مظاہرہ کریں۔ کفار کے لشکر شکست خوردہ ہیں اب وہ آخری شیطانی حربہ، امت میں انتشار پیدا کر کے اپنا دامن چھڑانا چاہتے ہیں، اُمت اِس سے ہوشیار رہے اور اِس حربے کو کامیاب نہ ہونے دیں۔ امت مسلمہ اِس مبارک دن کی مناسبت سے اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں اور کفر سے برسر پیکار مجاہدین کا خصوصی خیال رکھیں اور ان کے لیے اس مبارک دن میں خصوصی دعائیں کریں۔

والسلام علیکم

خادم المجاہدین

حکیم اللہ محسود

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

(المنافقون: ۸)

''سنو! عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور ایمانداروں کے لیے ہے لیکن یہ منافق جانتے نہیں''۔

۱۰ ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ

☆☆☆☆☆

23 اکتوبر: امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ روزگان کے صدر مقام ترینکوٹ شہر میں امریکی و افغان فوج کی مشترکہ گشتی پارٹی پر حملہ کیا۔ 11 امریکی و افغان فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوگئے۔

(قسط اول)

شیخؒ کے ساتھ بیتے دنوں کی داستان

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

بسم الله والحمد لله والصلاة والسلام علی رسول الله

پوری دنیا میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیوں کے نام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امابعد! میرے بھائیوں نے مجھے امام المجاہدین، مجددِ جہاد، اسدِ اسلام، شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے ساتھ میرے گزرے ہوئے اوقات وایام اور ان سے وابستہ یادوں سے متعلّق کچھ گفتگو کرنے کی فرمائش کی ہے، تاکہ میں ان کی شخصیت کے چند ایسے گوشوں پر کچھ روشنی ڈال سکوں جن سے عام لوگوں کی اکثریت واقف نہیں۔ میری یہ گفتگو شیخ رحمہ اللہ کے اخلاق عالیہ، جودوکرم اور شرف وعنایت جیسی اُن بلند پایہ صفات کے ذکر پر مبنی ہے، جن کا مشاہدہ ہر وہ شخص کرتا تھا، جسے اِس عظیم المرتبت شخصیت کے ساتھ رہنے کا موقع ملا۔

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے طویل مدت تک سفروحضر اور ہر طرح کی تنگی اور آسانی میں اُس عظیم انسان کے ساتھ رہنے کا شرف عنایت فرمایا، جس کی وجہ سے میں اُن اعلیٰ صفات کا قریب سے مشاہدہ کرپایا، جن میں سے بعض کا تذکرہ میں اپنی اس گفتگو میں کروں گا۔

میں نے اپنے ساتھیوں سے درخواست کی ہے کہ میری یہ گفتگو فی البدیہہ اور غیر رسمی نوعیت کی ہو، کیونکہ ماشاءاللہ شیخ رحمہ اللہ کی یادیں بہت زیادہ ہیں۔ اگرچہ میں نے اس حوالے سے کچھ نکات تحریر کیے ہیں، لیکن فی الحقیقت یہ وارداتِ قلب ہیں جنہیں مرتب انداز میں پیش کرنا ممکن نہیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم اس عظیم شخصیت کے حوالے سے گفتگو کو ایک سلسلے کے طور پر جاری رکھنے کی کوشش کریں گے۔

جو شخص بھی شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے ساتھ رہا، وہ جانتا ہے کہ آپ ایک انتہائی باوفا انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اور ہمیں جنت الفردوس میں آپ کے ساتھ اکٹھا فرمائے! اپنے ساتھیوں کا ذکر اچھے الفاظ میں کرنا اور ان کے محاسن کو بیان کرنا آپ کو بڑا محبوب تھا۔ آپ اُن کے بارے میں بہت غمگین رہتے تھے......حقیقت یہ ہے کہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ ایک انتہائی حلیم اور بردبار انسان تھے۔ آپ زیادہ چیخنے چلانے یا بے ہنگم گفتگو کرنے والے نہ تھے۔ اپنے مجاہد بھائیوں کو ظلم وستم کا سامنا کرتے اور اُن کی حق تلفی ہوتے دیکھ کر آپ بہت زیادہ غمگین ہوجایا کرتے تھے۔ بالخصوص اُن ساتھیوں کے بارے میں جو آپ کے ساتھ ایک طویل عرصہ تک رہے، جیسے ابوعبیدہ پنج شیری شہید رحمہ اللہ...... جو عزیمت کا ایک پہاڑ تھے اور جنہیں عام حلقوں میں ویسی پذیرائی نصیب نہ ہوسکی جیسی ان کا حق تھا......اسی طرح قائدِ مجاہدین شیخ ابوحفص المصری رحمہ اللہ، جو کماندان ابوحفص کے نام سے معروف تھے......اللہ تعالیٰ ان سب پر اور تمام شہدا پر رحمتوں کی بارش فرمائیں۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ اکثر اُن کا ذکرِ خیر کیا کرتے اور اُن کے لیے رحمت کی دعائیں کیا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ پچھلے جہادِ افغانستان کے وقت ایک دن انہوں نے مجھ سے کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے جہاد کی راہ پر نکلنے کی توفیق دی، جس کے سبب میں ابوعبیدہ جیسی شخصیت سے متعارف ہو پایا۔ اسی طرح افغانستان پر حالیہ امریکی صلیبی حملے کے بعد ایک دفعہ کچھ ایسا اعلامی مواد آپ کی نظر سے گزرا جس میں اِن دونوں ابطال کو بے جا طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اس پر آپ نے مجھ سے کہا کہ ''ان لوگوں کو پورا پورا جواب دو! جنھوں نے ہمارے ان دونوں بھائیوں پر زبان درازی کی جرأت کی''۔ اس پر میں نے اپنے بعض بیانات میں اور اپنی کتاب ''فرسان تحت رایۃ النبی'' کی دوسری طبع میں اِن عظیم شخصیات کے محاسن پر کچھ بات کی۔

اِسی طرح شیخ اُسامہ رحمہ اللہ امام الجہاد شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ علیہ کو بھی بہت یاد کرتے اور ان کا ذکر بہترین الفاظ میں کیا کرتے تھے۔ آپ کہتے تھے کہ اللہ کے اس بندے نے اس دور میں جہاد کو دوبارہ سے زندہ کر دکھایا۔ آپ اُن کی بہت تعریف کیا کرتے تھے۔ اِسی طرح شیخ رحمہ اللہ گیارہ ستمبر کے انیس شہدا کا تذکرہ بھی بڑی ہی محبت اور جذباتی لگن کے ساتھ کیا کرتے تھے، جنہوں نے ہُبل عصر امریکہ کی عسکری قیادت کے مرکز پینٹا گون اور نیویارک میں اُس کی اقتصادی قوت کی علامت، ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر کاری ضربیں لگائیں، جب کہ چوتھا طیارہ وائٹ ہاؤس یا کانگریس تک پہنچتے پہنچتے رہ گیا۔ شیخ رحمہ اللہ اِن شہدا کا تذکرہ بڑی ہی محبت اور وفا سے لبریز جذبات کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ آغازِ جنگ کے بعد شیخ رحمہ اللہ نے تورابورا کے مقام سے جو سب سے پہلی گفتگو ریکارڈ کروائی، وہ انہیں اُنیس جاں نثاروں کی مدح میں تھی۔ حالانکہ آپ کو یاد ہوگا کہ اُس ویڈیو میں تھکن اور کمزوری کے اثرات، شیخ رحمہ اللہ کے چہرے پر بالکل عیاں تھے، جس کی وجہ شدید سردی، بھوک پیاس اور مسلسل بے خوابی اور لگاتار سفر کی وہ کیفیت تھی، جس کا اُس وقت ہم سب کو سامنا تھا۔ سردی کا یہ حال تھا کہ ہم سے صرف پانچ سومیٹر نیچے، پانی مکمل طور پر جم چکا تھا۔ اِن کٹھن ترین حالات میں بھی جب کہ ایک جانب دشمن کی پالتو منافق فوج نے ہمیں گھیر رکھا تھا اور اوپر سے صلیبی ہم پر بم باری کررہے تھے، شدت کی اِس کیفیت میں بھی شیخ رحمہ اللہ نے اُن اُنیس شہ سواروں کے ساتھ، اپنی وفا کے اظہار میں یہ بیان ریکارڈ کروایا۔ گویا آپ کو اِس بات کا خطرہ تھا کہ ہوسکتا ہے اِسی جگہ شہادت اُنہیں اپنی آغوش میں لے لے اور وہ اِن ابطال کے تذکرے سے محروم رہ جائیں۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے موقع ملنے پر ہم تورابورا کے واقعات اور اس مقام پر شبابِ اسلام کی رقم کردہ عزیمت وشجاعت کی داستان کے حوالے سے بھی تفصیلی بات کریں گے......

تورابورا میں ہم نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیا تھا، منافقین کی فوج نے ہمیں گھیر رکھا تھا،

24 اکتوبر: صوبہ کاپیسا ضلع تگاب میں مجاہدین نے فرنچ فوج کا ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ ہیلی کاپٹر میں سوار 20 سے زائد فرنچ فوجی ہلاک ہوئے۔

جب کہ نیٹو اوپر سے ہم پر بمباری کر رہا تھا۔جن جگہوں پر ہم موجود تھے، وہاں کسی وقت بھی دشمن دھاوا بول سکتا تھا۔مجاہدین اس موقع پر موت تک لڑنے کا عہد کر چکے تھے۔لیکن اُس وقت صلیبیوں کی بزدلی اور خوف بالکل کھل کر سامنے آ گیا اور اُن کی بیش بہا مادی قوت اور تاریخِ انسانی کی مضبوط ترین طاقت ہونے کے کھوکھلے نعرے بتاشے کی مانند بیٹھ گئے اور یہ بزدل تورا بورا کے محاذ پر ڈٹے فرزندانِ اسلام میں سے صرف تین سو شیروں پر حملہ کرنے کی جرأت بھی نہ کر سکے۔تقدیرِ الٰہی یہ تھی کہ شیخ اسامہ بن لادن اُس گھیرے میں سے بخیر و عافیت نکلنے میں کامیاب ہو گئے، تاکہ وہ پھر سے اِن صلیبیوں کے خلاف عالمی جہاد کی قیادت کر سکیں اور تاکہ اہلِ ایمان یہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ ہی قادرِ مطلق ہے جس کا فرمان ہے:

إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّهِ مَا لاَ يَرْجُونَ وَكَانَ اللّهُ عَلِيماً حَكِيماً (النساء: ۱۰۴)

''اگر تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو یہ کافر بھی تکلیف اٹھاتے ہیں جب کہ تمہیں اللہ سے جس اجر کی امید ہے وہ اُنہیں نہیں ہے''۔

حاصلِ کلام یہ ہے کہ اِن انتہائی کٹھن حالات میں بھی شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے اُن اُنیس شہدا سے متعلق وہ بیان ریکارڈ کروایا، تاکہ وہ اُن کے ساتھ اپنی وفا کا اظہار کر سکیں۔بعد ازاں جب شیخ رحمہ اللہ تورا بورا سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے، تو اُس کے بعد سب سے پہلا بیان جو آپ نے ریکارڈ کروایا، وہ بھی اُن اُنیس شہدا ہی سے متعلق تھا جس میں آپ نے اُن شہدا کا ایک ایک کر کے تذکرہ کیا۔

اسی طرح شیخ رحمہ اللہ شیخ عبدالرحمٰن کینڈی سے بھی بہت محبت کرتے تھے اور آپ نے ایک پیغام میں مجھے اُن کا ذکر کرنے کو بھی کہا، تاکہ لوگ اُن کا مقام و مرتبہ جان سکیں۔لہٰذا میں نے اپنے ایک بیان میں اُن کی ہجرت، سخاوت اور ان کے دیگر محاسن کا ذکر کیا اور یہ بیان کیا کہ کس طرح وہ صلیبیوں کے خلاف قتال کے دوران صفِ اول میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

اِسی طرح آپ رحمہ اللہ شیخ ابن الشیخ اللیبی رحمہ اللہ کے ساتھ بھی بہت خاص اُنس رکھتے تھے۔آپ مجھ سے کہا کرتے تھے کہ اِس شخص نے ہم پر خود کو فدا کر دیا۔تورا بورا کے محاذ پر عسکری قائد کی ذمہ داری شیخ ابن الشیخ اللیبی رحمہ اللہ کے کاندھوں پر تھی۔اور ان شاء اللہ موقع ملنے پر جب ہم شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی سیاسی بصیرت کے حوالے سے گفتگو کریں گے، تو میں اُس وقت بیان کروں گا کہ کس طرح اور کن حالات میں شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے شیخ ابن الشیخ اللیبی کو مجاہدین کے سب سے بڑے مجموعے کو تورا بورا سے پاکستان کی طرف نکالنے کی مہم سونپی، جب سردی اپنے عروج پر تھی اور دشمن ہمیں ہر جانب سے گھیرے ہوئے تھا، دیگر علاقوں پر دشمن کا قبضہ مکمل ہونے کے بعد اب صرف تورا بورا کا ایک ہی محاذ باقی بچا تھا، جہاں دشمن کی شدید ترین بمباری کے درمیان سے شیخ ابن الشیخ اللیبی نے اس مہم کو کامیابی کے ساتھ سرانجام دیا اور ساتھیوں کو بچا کر پاکستان کی حدود میں داخل ہو گئے۔وہاں بھی دشمن اُن پر تب تک قابو نہ پا سکا، جب تک کہ پاکستان کے کچھ لوگوں نے اُن کے ساتھ وہ خیانت نہ کی جس کا واقعہ مشہور و معروف ہے۔

بعد ازاں پاکستانیوں نے اُنہیں کوہاٹ جیل میں بند کر دیا، اِس وقت اُن کے پاس کثیر مقدار میں مال بھی موجود تھا، جو اُن کے ساتھ موجود ساتھیوں کی ترتیبات کے لیے مخصوص تھا۔اِس موقع پر پاکستان کے رشوت خور افسروں نے اُنہیں یہاں تک پیش کش کی کہ اگر وہ اُنہیں یہ مال دے دیں، تو وہ اُنہیں خاموشی سے فرار کروا دیں گے اور اُن کا نام بھی ظاہر نہ ہونے دیں گے۔اِس موقع پر لیبیا کے اُس شہسوار نے جو موقف اختیار کیا، وہ آج بھی شبابِ اسلام اور بالخصوص فتح و نصرت کی جانب گامزن، لیبیا کے اُن احرار کے لیے ایک قابلِ تقلید مثال ہے، جن کی فتح اِن شاء اللہ اسلام اور مسلمانوں کی فتح ہو گی اور جن میں سے اور بھی لاکھوں ابن الشیخ اللیبی پیدا ہوں گے۔جب پاکستانی افسروں نے اُنہیں یہ پیش کش کی تو انہوں نے کہا ''نہیں اللہ کی قسم نہیں! میں اپنے بھائیوں کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا! ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ تم یہ سارا مال لے لو، بلکہ اِس سے بھی زیادہ لے لو اور ہم سب کو جانے دو''۔اِس پر پاکستانی افسروں نے انکار کر دیا اور شیخ رحمہ اللہ اپنے بھائیوں کے ساتھ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجرم قذافی کی حکومت نے اُنہیں شہید کر دیا اور ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب غیرت و حمیت کے پیکر اور اسلام، اہلِ اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے لبریز، لیبیا کے جانباز مجاہدین اور شرفا قذافی اور نیٹو سے لیبیا کے اِس شیر کا بدلہ لیں گے، جس نے اُنہیں اس عذاب میں مبتلا کیا اور شیخ رحمہ اللہ کو قذافی کے حوالے کیا۔اِس عظیم قربانی کے اعتراف میں شیخ اسامہ رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ ''اِس شخص نے ہم پر خود کو فدا کر دیا''۔

شیخ اسامہ رحمہ اللہ شیخ مصطفیٰ ابو الیزید رحمہ اللہ کا ذکر بھی بڑے ہی تاثر اور محبت سے کیا کرتے تھے۔آپ مجھ سے کہتے کہ اللہ کے اِس بندے نے ہماری خاطر اپنی اور اپنے خاندان کی قربانی دی۔یعنی جس طرح انہوں نے پورے محاذ پر مجاہدین کی ضروریات، اُن کے درمیان باہمی اتصالات اور مہاجرین و انصار کے معاملات کے نظم و نسق کو سنبھالا اور اُن سب کے لیے ایک شفیق باپ کا کردار ادا کیا، تو اس ساری تگ و دو اور محبت کا ثمرہ دنیا میں اُنہیں یہ ملا، کہ آپ اور آپ کا خاندان نیٹو کے جاسوسوں کی خباثت کا نشانہ بنا اور آپ کو اور آپ کے خاندان کو شہید کر دیا گیا۔یہاں تک کہ اُن یتیم بچوں کو بھی نہ چھوڑا گیا جنہیں شیخ اپنی کفالت میں حفظِ قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے۔یہ کچھ پہلو تھے جو میں نے اُس نادرِ روزگار شخصیت کی صفتِ صدق و وفا کے ضمن میں آپ کے سامنے رکھے۔

اسی طرح شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا ایک اور وصف، جس کے بارے میں میرا گمان ہے کہ لوگوں کی اکثریت اس سے واقف نہیں، وہ آپ کی رقّتِ قلب کی صفت ہے، کیونکہ عام لوگ تو اللہ کے اِس شیر کو اکثر اوقات یوں دھاڑتے ہوئے ہی دیکھتے کہ ''امریکہ اور امریکی عوام تب تک خواب میں بھی امن و سکون نہ پائیں گے جب تک کہ ہم فلسطین میں حقیقی امن نہ پالیں''، یا کبھی وہ بش کو دھمکی دیتے ہوئے دکھائی دیتے، لیکن اکثر لوگ شاید یہ نہیں جانتے، کہ شیخ رحمہ اللہ انتہائی نرم دل، بردبار، حساس طبیعت، بے مثل حیا اور ایسے اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے، جن کا اعتراف اپنوں کے ساتھ ساتھ پرائے بھی کرتے ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۳۶ پر)

24 اکتوبر: صوبہ کنڑ کے ضلع مرہ ورہ میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر کو راکٹ کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا اور اس میں سوار تمام افراد ہلاک ہو گئے۔

اس کے ہر قطرے میں اک صبح نئی

محترمہ عامرہ احسان

حالیہ ادوار میں سلطنت عثمانیہ کا سورج غروب ہونے کے بعد سے آج تلک کفر دنیائے اسلام پر چیرہ دست رہا۔ دنیا کے خطے پر شاید ہی کوئی مسلمان خطہ ان کے ہاتھوں سے اپنے خون میں نہ نہایا ہو۔ کفر کے لیے ہر جگہ سب سے بڑا چیلنج روح جہاد اور فلسفۂ شہادت رہا ہے۔ اسے مٹانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر دیکھی گئی۔ مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کاشت کی گئی۔ نظام تعلیم پوری مسلم دنیا میں استعمار نے ایسا مسلط کیا جس کا بنیادی فلسفہ یہی تھا:

تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو

ہوجائے ملائم تو جدھر چاہے ادھر پھیر

یقیناً یہ نہایت کاری وار تھا۔ استعمار کے پروردہ سیکولر حکمران، تعلیم کا تیزاب، ذرائع ابلاغ کا میٹھا زہر، ملٹی نیشنلز کا جال، این جی اوز کا اثر ونفوذ، مرد وزن باہم کشاکش (Gender Poison) سب نے مل کر مسلم معاشروں کی ہیئت ہی بدل ڈالی۔ اپنی شناخت سے بے بہرہ، خود سے بیگانہ۔ جاں بھی گروِ غیر، بدن بھی گروِ غیر نسلیں پورے عالم اسلام میں گلوبل ویلج کے بدمعاش چودھری کے ادنیٰ غلاموں کی صورت اُگ آئیں۔ شاید یہ دنیا انسانوں کی آرزو میں یونہی سسکتی رہ جاتی اگر شامتِ اعمالِ روس صورتِ افغاں گرفت کا مرحلہ نہ آتا! قم باذن اللہ کی پکار پر پوری مسلم دنیا سے گویا مردے جی اٹھے۔ جہاد کی بھٹی گرم ہوئی۔ دنیا بھر سے پروانے لپکے۔ خونِ صد ہزار انجم سے صرف ایک نئی سحر پیدا نہیں ہوئی بلکہ اس بھٹی میں تپ کر کندن بن جانے والوں نے دنیائے کفر کی نیندیں اڑا دیں! فلسفہ جہاد جسے اقبال نے بیان کیا اسے برتنے والے شاہینوں نے ان اشعار کو زندگی عطا کی۔

جنگِ شاہانِ جہاں غارت گری است

جنگِ مومن سنتِ پیغمبری است

جنگِ مومن چیست؟ ہجرت سوئے دوست

ترکِ عالم اختیارِ کوئے دوست!

آں کہ حرف شوق با اقوام گفت

جنگ را رہبانی اسلام گفت

پس غزا زیں فرض شُد بر موموناں

تا ستانند از کفِ مجنوں سناں

درج بالا اشعار میں جہاد کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''دنیا کے بادشاہوں کی جنگ تو قتل وغارت گری کے سوا کچھ نہیں (حالیہ تاریخ میں بھی امریکہ یورپ کی خوں خواری اس پر گواہ ہے) جب کہ مسلمان کے لیے جنگ تو سنتِ پیغمبری ہے۔ مومن کی جنگ کیا ہے؟ دوست (یعنی اللہ) کی جانب ہجرت! (لقائے ربی کا ذوق شوق!) دنیا چھوڑ کر اللہ کی معیت اختیار کرنا (**بو دالعیش بعد الموت ولذة النظر الیٰ وجھک الکریم**...... موت کے بعد پُرسرور زندگی اور کریم چہرے کی لذت نظر پانے کی دعا!) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے جنگ کا یہ نظریہ پیش کیا اور جنگ کو اسلام کی رہبانیت قرار دیا! (جہاد آٹھ محبوبات کی گھاٹیاں عبور کر کے (مذکور سورہ توبہ) جان کا نذرانہ ہتھیلی پر رکھ کے ربِّ کریم کو پیش کر دینے کا نام ہے! سب سے کٹ کر اللہ کا ہو جانا!) چنانچہ مسلمانوں پر جہاد فرض ہوا تاکہ وہ پاگلوں، دیوانوں کے ہاتھ سے تلوار (طاقت، اقتدار) چھین لیں!''

۹/۱۱ کے بعد تکبر، انتقام مجروح انا کو لی کر بدمست ہاتھی جس طرح امت پر جھپٹا تھا اگر افغانستان اور عراق کے بہادر شیر آڑے نہ آتے تو پوری مسلم دنیا اس وقت امریکہ کے قدموں تلے روندی جاچکی ہوتی، یہ ہاتھی اب اپنے آخری دموں پر ہے۔ شعلہ بجھنے سے پہلے بھڑک رہا ہے۔ شیخ اسامہ بن لادنؒ کو اللہ تعالیٰ نے اس پوری امت پر ایک روشن دلیل بنا کر بھیجا۔ یہ اللہ کی عطا تھی۔ بقول مختار مسعود ''بڑے آدمی انعام کے طور پر دیے جاتے ہیں اور سزا کے طور پر روک لیے جاتے ہیں!'' آفتاب پر تھوکنے والے اپنے منہ آلودہ کرتے رہیں۔ آنے والے وقت کا مؤرخ ہی ان کے مقام کا تعین برسرزمین کردے گا کہ امت مسلمہ کو اللہ نے کس نعمت سے سرفراز کیا تھا جسے کورچشم پہچان بھی نہ پائے! نظام تعلیم نے ہماری آنکھوں میں جو غلامانہ خواب سجا دیے تھے۔ ان خوابوں میں ڈاکٹر، انجینئر، سائنس دان، ذہین نوجوانوں کے لیے اور کھلاڑی، اداکار، ماڈل فیشن ڈیزائنر عام نوجوانوں کی آنکھوں میں بستے ہیں۔ سیاست، حکومت کا اکھاڑہ گوروں کے فرماں بردار ٹوڈیوں کی نسلوں کے لیے مخصوص تھا۔ صلاح الدین ایوبیؒ سے زیادہ (اقبال کے پسرِ نوح) صلاح الدین سلّو کی حویلی کی عیش ونشاط، بسنت کے رنگین دنوں کے چرچے تھے، یہ عملاً پوری مسلم دنیا کا منظر نامہ تھا۔ گلوبل ویلج کی مشترکہ تہذیب یہی تھی! ایسے میں شیخ اسامہ بن لادنؒ کا قبیلہ، ملا عمر حفظہ اللہ کے 'صحابہؓ کی شان آنکھوں میں بسانے والے ساتھی-- معجزے نہیں تو اور کیا ہیں!

سیدنا عمرؓ نے ایک خواب دیکھا تھا۔ اٹھے اور فرمایا۔ ''وہ کون ہے جو ہماری اولاد میں اشج (زخمی) ہوگا! اور میری سیرت اپنائے گا؟'' پھر فرمایا۔ ''میری اولاد میں ایک شخص ہوگا جس کے چہرے پر زخم کا نشان ہوگا اور وہ زمین کو عدل سے بھردے گا''۔ آپؓ کے بعد ابن عمرؓ برابر اپنے والد کا یہ قول دہراتے رہتے تھے۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ اولاد عمرؓ میں وہ کون ہے جس کے چہرے پر زخم کا نشان ہوگا اور وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا''۔ یہ قول اولاد عمرؓ

24 اکتوبر: ہلمند کے ضلع نوزاد میں مجاہدین نے مختلف کارروائیوں میں 4 امریکی ٹینک تباہ کردیے، ان ٹینکوں میں موجود امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

میں ان کے نسب دانوں میں ، بنو امیہ میں پھیل گیا۔ بوڑھے ، جوان ، عورتیں ، مرد سب اس نشان والے کے منتظر تھے جو حکمران ہوگا! فاروق اعظمؓ کے فرزند حضرت عاصم نے گوالن کی امانت دار متقی بیٹی سے باپ کے اس فرمان پر شادی کرلی تھی کہ ''بیٹا اس سے نکاح کرلو۔ یہ اس لائق ہے کہ اس سے اک شہ سوار پیدا ہو اور عرب کا سردار بنے''۔ بنی ہلال کی اس خاتون سے اللہ نے حضرت عاصم کو بیٹی دی جن کا نام ام عاصم رکھا گیا۔ یہ عبدالعزیز بن مروان کے نکاح میں آئیں اور اللہ نے انہیں چار بیٹے عطا کیے جن میں سے ایک عمرؒ بن عبدالعزیز ہوئے۔ یہ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ اپنے اخیافی بھائی اصبغ کے ساتھ گھوڑوں کے اصطبل جا پہنچے۔ بے خبری میں خچر نے آپ کے لات ماری جو آپ کی پیشانی پر پڑی اور وہ خون سے شرابور ہوگئی۔ اصبغ نے بھائی کو زخمی ہوتے دیکھا تو ہنسنے لگا اور بے ساختہ پکار اٹھا۔ اللہ اکبر! اشج بن مروان یہی ہے، یہ حکمران ہوگا! اس دور کے بچے بھی عادل حکمرانوں کے یوں منتظر اور سیدنا عمرؓ کی پیشین گوئی کے پورے ہونے کے اس شدت سے متلاشی تھے! خواب کی تعبیر کے ظہور کا اعلان ایک بچے نے کردیا! باقی کہانی سے سب واقف ہیں کہ یہ تعبیر کتنی سچی تھی اور ابتدائی شہزادگی کے دور سے گزر کر پانچویں خلیفۂ راشد ہونے اور زمین کو عدل سے بھر دینے تک کا سفر کیونکر طے ہوا۔

اس کہانی میں کئی مشابہتیں پنہاں ہیں، شیخ اسامہؒ سے! ایک خواب شیخ اسامہؒ کے بچپن سے بھی مروی ہے۔ ان کے والد باقی بچوں کی نسبت انہیں ترجیحاً ہمراہ رکھتے تھے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ۹ سال کی عمر میں اسامہ بن لادن نے مسلسل تین دن تک فجر سے پہلے ایک ہی خواب دیکھا۔ جس کے مطابق گھوڑوں پر سوار لشکر آتا ہے اور ایک شہ سوار ان سے ان کا نام اور ان کے والد کا نام پوچھتا ہے۔ بتانے پر وہ شخص سیاہ جھنڈا اُسامہ کے ہاتھ میں تھماتا ہے اور کہتا ہے۔ یہ لشکر لے جاؤ اور یہ جھنڈا تمہارے ذریعے امام مہدی تک پہنچے گا۔ اسامہ اس لشکر کی سربراہی کرتے ہیں۔ ان کے والد نے اس خواب کی تعبیر جب ایک عالم سے پوچھی تو یمنی اور قحطانی ہونے کی تصدیق پر کہا کہ تمہارا بیٹا خراسان جائے گا۔ کفار کے خلاف جہاد کرے گا اور یہ لشکر امام مہدی سے مل جائے گا۔ امام مہدی کے ظہور کے حوالے سے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دینے کا فرمان نبوی ہماری توجہ کا طلب گار ہے۔

سیدنا عمرؓ کے ایک خواب نے ان کی نسلوں کی آنکھوں میں عدل دینے والے حکمران کا خواب بھر دیا اور وہ کس شدت سے اس کے منتظر رہے۔ یہاں تک کہ ایک علامت پوری ہوتی دیکھ کر ایک لڑکا بھی پکار اٹھا ''اشج بنی مروان''......! یہاں امت ظلم و جور کی آندھیوں، طوفانوں سے گزر رہی ہے۔ ظالم و جابر حکمرانوں کے تھپیڑے سہہ رہی ہے لیکن آنکھوں میں وہ پہچان لانے سے قاصر ہے کہ ان افراد کو ڈھونڈے دیکھے جو اس امت کو نجات دلائیں گے۔ دنیا کے مختلف کونوں، اطراف سے جہاد کی رحمت کے بادل اٹھ اٹھ کر چھا رہے ہیں۔ یہ ایک وقت میں آکر اُس بڑے لشکر میں گھل مل جائیں گے جو رحمت کی گھٹا بن کر چھائے گا اور امت کی ذلت ونکبت کی رات ختم ہوگی۔

لیکن نظریں ٹیلی ویژن سے ہٹیں تو نورِ فراست آنکھوں میں جگہ بنائے۔ ٹیلی ویژن کی مسموم لہریں صرف بصارت نہیں بصیرت کش بھی ہیں۔ اپنے ہیروز کو پہچاننے کے لیے بل بورڈز، رنگین صفحات پر سجی ایمان شکن، توبہ شکن تصاویر سے دل و دماغ محفوظ رہیں تو سوچنے، سمجھنے، جاننے کی صلاحیت بیدار ہو! ہمارا المیہ یہ ہے کہ قیادت کے لیے کوئی نمونہ ہائے عمل بھی نگاہوں میں سجائے نہ جا سکے۔ وہ حبس ہے کہ لُو کی دعا مانگتے ہیں لوگ! اللہ کی رحمت سے نا آشنا مایوس لوگوں کی دعاؤں کے صدقے مشرف کے حبس سے نجات ملی تو زرداری کی لُو کے تھپیڑوں نے آلیا۔ لندن سکول آف اکنامکس کی ٹوٹی پھوٹی جعلی ہی، ڈگری ہو سہی! انگریزی بول سکے۔ ٹائی سوٹ میں پھنسنا جانتا ہو۔ اس کے برعکس شیخ اسامہؒ وہ باوقار، مدبّر مجاہد قرآن وحدیث کے پھوٹتے جھرنوں والا ملائم لب ولہجہ لیے۔

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

ایسے اشعار نہ نوجوان نسل نے پڑھے، نہ آنکھوں میں سجا کر ایسی قیادت کی تلاش کی، نہ اس روپ میں ڈھلنے کی تمنا کی! خواب تو یوں بھی ماؤں کی آنکھوں میں بسا کرتے ہیں تو زمین پر امام شافعیؒ جیسے کردار اُترا کرتے ہیں۔ جب عورت اپنا مقام بھلا کر مردانہ وار کیریئر کی دوڑ دھوپ میں نکل جائے تو دریاؤں کے دل دہلانے والے شیروں کی جگہ آنکھ کھولتے ہی مِکّی ماؤس، ٹام جیری کارٹون بطور رول ماڈل سامنے رہیں گے اور بھیگی بلّے ہی جنم لیں گے! سو چھچھوڑوں کے خواب دیکھنے اور ان پر لپکنے والی قوم کی فصل تیار کھڑی ہے!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے تیار کردہ لشکر اسامہ بن زیدؓ جنہیں روم کی جانب بھیجا گیا اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے روانہ فرمایا۔ شیخ اسامہؒ اسی لشکر کا تسلسل ہیں۔ رومیوں کے خلاف سربکف......سُرخرو......! ان شاء اللہ! فتح و نصرت ضرب المثل ہے۔ حالات اتنے ہی پرخطر، خوفناک، ایمان آزما! نتائج بھی اتنے ہی حیران کن، کفر دم بخود، دنیا ششدر! ایک طرف دنیا کی ۶ ارب آبادی بلا مبالغہ (پوری ہی تقریباً) صف آرا...... پوری دنیا کے ممالک، سارے اڈے، تمام ادارے، حَـرِّقوہ جلاڈالو بھسم کردو......کی کیفیت میں کف آلود! دوسری جانب صرف اندازاً تیس چالیس ہزار۔ کوئی کسی وادی میں بیٹھا۔ کوئی کسی درے گھاٹی میں۔ کوئی غار میں! شیر شہروں میں تو رہ نہیں سکتے۔ نظر آجائیں تو یا تو گھیر گھار کر مار دیے جاتے ہیں یا پنجروں میں بند کردیے جاتے ہیں۔ گیدڑوں، چوہوں سے بھرے شہر دم بخود دیکھا کیے! ایسے میں یہ جنگ پوری انسانی تاریخ کا محیّر العقول واقعہ ہے۔ جسے سر کی آنکھوں سے اللہ کی نصرت کا معجزہ دیکھنا ہو وہ آنکھیں کھول کر دیکھے اور پوری دنیا کی شکست کے اسباب تو بیان کرے! استقامت کے کوہِ گراں دیکھے۔ دلوں کے حکمراں دیکھے! شیخ اسامہ کی شہادت پر اقبال کی ایک اور امید برآتی نظر آتی ہے:

خیاباں میں ہے منتظر لالہ کب سے
قبا چاہیے اس کو خونِ عرب سے

(بقیہ صفحہ ۴۰ پر)

26 اکتوبر: صوبہ میدان وردک کے صدر مقام میدان شہر میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا، 5 سپلائی گاڑیاں بھاری ہتھیاروں کی زد میں آکر تباہ ہوگئیں جب کہ 8 سیکورٹی اہل کار ہلاک و زخمی ہوئے۔

حضرت اسامہ بن لادنؒ......اسلامی تاریخ کا منفرد ہیرو

علی حمزہ

مسلمانوں کی تاریخ قابل فخر ہیروز سے بھری پڑی ہے، اور ان سب کا اپنا اپنا ایک بلند اور عظیم مقام ہے مگر اسامہؒ بن لادن ان سب میں ایک منفرد ہیرو ہیں جس کی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔ اس سے ہرگز یہ مطلب نہ لیا جائے کہ ہم چودہ صدیوں کے مسلم ہیروز کے مقام کو کم کر رہے ہیں، ہرگز نہیں بلکہ مقصد اسامہ بن لادن کے حقیقی مقام کو دکھانا ہے۔

شیخ اسامہؒ دوسرے ہیروز سے اس لحاظ سے منفرد ہیں کہ ان کی کوئی ریاست نہ تھی اور وہ ایک بے ریاست انسان تھا۔ وہ کسی ملک کے حکمران تھے نہ ان کی کوئی فوج تھی، نہ کوئی لشکر اور نہ اسلحے کی فیکٹریاں تھیں۔ وہ ایک عام مجاہد کی حیثیت سے روسی طاغوت کے خلاف میدان میں آئے، افغانستان کے پہاڑوں میں غور وفکر کا موقع ملا اور انہیں امت مسلمہ کے زوال اور مسلمانوں کے مسائل کا ادراک ہوا۔ انہوں نے جان لیا کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کا اصل دشمن امریکہ ہے جو مسلم ممالک پر برسر اقتدار اپنی کٹھ پتلیوں کے ذریعے انہیں لوٹ رہا ہے اور اس سے آزادی حاصل کیے بغیر مسلمان اپنا کھویا ہوا مقام حاصل نہیں کر سکتے۔ ابھی وہ اپنے لائحہ عمل کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ امریکی طاغوت نے ''نیو ورلڈ آرڈر'' کا اعلان کر دیا۔ یہ امت مسلمہ کو بدترین غلامی میں جکڑنے کا اعلان تھا۔ حرمین شریفین کے محافظوں سمیت سب کٹھ پتلی حکمرانوں نے اس کا خیر مقدم کیا۔ یہی وہ تاریخی لمحات تھے جب شیخ اسامہؒ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے:

> بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
>
> عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

پر عمل کر ڈالا۔ امت مسلمہ کو جگانے اور خبردار کرنے کے لیے ۱۹۹۸ء میں انہوں نے کہا کہ

> ''امریکہ نے گزشتہ تین سالوں میں سعودی عرب کو پٹرول کی مد میں ۱۱ کھرب ڈالر کا نقصان پہنچایا ہے۔ اگر یہ مسلم دنیا میں تقسیم کیے جاتے تو ہر مسلم خاندان کو ۱۰ ہزار ڈالر سے زیادہ رقم ملتی۔''

امریکہ نے صومالیہ پر حملہ کیا تو شیخ اسامہؒ نے اسے وہاں سے بھگانے کا فیصلہ کر لیا۔ انہوں نے جنرل فرح عدید کی مدد کے لیے ۲۵۰ مجاہد بھیجے۔ ایک دھماکے میں ۱۰۰ امریکی اور جھڑپوں میں ۱۸ امریکی فوج ہلاک کر دیے گئے۔ ایک امریکی ہیلی کاپٹر بھی مار گرایا اور پائلٹ کو جب سڑکوں پر گھسیٹا تو ۲۸ ہزار امریکی فوجی دم دبا کر بھاگ گئے۔ یہیں سے امریکہ شیخ اسامہ کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھنے لگا اور اس نے اپنی ساری انٹیلی جنس ان کے پیچھے لگا دی۔ سفارتی دباؤ استعمال کرتے ہوئے ان کی سعودی شہریت ختم کروائی اور سوڈان سے نکلوایا۔ شیخؒ نے اپنے وسائل کا بہترین استعمال کیا اور امریکہ کی نیندیں حرام کر دیں۔ امریکہ نے شیخؒ کو شہید کرنے کے لیے ان کے سوڈانی اور افغان ٹھکانوں پر میزائلوں کی بارش کر دی مگر اللہ تعالیٰ نے اُنہیں محفوظ رکھا۔ اس کے بعد پاکستان کے ساتھ مل کر کمانڈوز کا خصوصی دستہ تیار کیا مگر اللہ نے اس منصوبے کو بھی ناکام بنا دیا۔ پھر نائن الیون کا ناقابلِ فراموش تاریخی معرکہ بپا ہوا اور اس کے نتیجے میں امریکہ اپنی ہی نہیں چوالیس سے زیادہ ممالک کی افواج لے کر اسے مارنے کے لیے افغانستان پر چڑھ دوڑا۔ اُن کے ٹھکانوں پر ڈیزی کٹر بموں کی بارش کر دی، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے مگر اللہ تعالیٰ نے اسے محفوظ رکھا۔ دنیا بھر کے ٹاپ جاسوسی اداروں کے ہزاروں کتے اُنہیں ایران، افغانستان اور پاکستان میں ڈھونڈتے رہے مگر اُن کا سراغ نہ لگا سکے۔ جدید ٹیکنالوجی بھی ناکام ہو گئی۔ اُن کی حکمتِ عملی سے چوالیس ممالک کے لشکر ہزیمت پر ہزیمت اٹھانے پر مجبور رہے۔ ہزاروں تو اُن کی دہشت سے ذہنی توازن ہی کھو بیٹھے۔ اُنہیں ڈھونڈنے اور اُن کے خلاف جاری جنگ پر امریکہ نے چالیس کھرب ڈالر خرچ کر ڈالے۔

شیخ اسامہؒ امریکہ کو اپنی حکمت عملی سے سلطنتوں کے قبرستان افغانستان میں کھینچ لائے اور کرۂ ارض کو اپنی سلطنت بنانے کے امریکی خواب چکنا چور کر دیے۔ اُنہوں نے ممولے میں شہباز سے لڑنے کی ہمت پیدا کی اور مسلم دنیا کی اکثریت کو قائل کر لیا کہ اس دور کا طاغوت اور فرعون امریکہ ہے۔ گزشتہ ہزار سالہ تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی بے ریاست انسان نے بغیر کسی لشکر کے دنیا کی معلوم تاریخ کی سب سے بڑی سلطنت کو شکست سے دوچار کر دیا ہو۔ مسلمانوں کی حالیہ تاریخ میں مسلم ہیروز میں ٹیپو سلطانؒ، امام شاملؒ، عمر مختارؒ، مہدی سوڈانیؒ کے نام نمایاں ہیں لیکن یہ سب اپنے اپنے ممالک کے ہیرو تھے مگر شیخ اسامہؒ پوری مسلم دنیا کا ہیرو بن کر اس دنیا سے رخصت ہوئے، سمندر کی وسعتوں میں اُن کی تدفین ہوئی۔ ہر مسلم ملک میں اُن کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور مسلم دنیا کے شیطانی میڈیا کی بدترین مہم کے باوجود مسلم دنیا کی اکثریت اُنہیں شہید سمجھتی ہے، حقیقی شہید!!! چند سال بعد جب دنیا کا سیاسی نقشہ بدلے گا تو اس کا سہرا شیخ اسامہؒ ہی کے سر بندھے گا۔ صرف ایک روز میں پندرہ کروڑ سے زائد مضامین اور تبصرے شیخؒ پر لکھے گئے اور اگلے چند روز میں یہ تعداد پانچ ارب سے بھی تجاوز کر گئی۔ کیا کوئی لیڈر رہے جو اس قدر موضوع بحث آیا ہو۔

☆☆☆☆☆

26 اکتوبر: صوبہ پروان ضلع کوہ صافی میں امریکی فوج کے 2 بکتر بند ٹینک بارودی سرنگوں کی زد میں آکر تباہ ہو گئے اور ان میں سوار 8 فوجی اہل کار ہلاک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے!!! دنیا کی کوئی قوت ہمیں شکست دینے کی صلاحیت نہیں رکھتی

صوبہ بلخ کے مسئول جہادی جناب عبدالکریم سے ایک ملاقات

ملا عبدالکریم نافذ کا مختصر تعارف:

آج کی ملاقات میں ہمارے مہمان ملا عبدالکریم نافذ بن الحاج عبدالجبار ہیں۔ وہ ۱۴۰۶ھ کو صوبہ بلخ کے ضلع شولگرہ میں پیدا ہوئے۔ان کا تعلق ایک ایسے گھرانے سے ہے جو علم، نیکی اور تہذیب کے لیے شہرت رکھتا ہے۔انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے قصبے سے حاصل کی اور پھر مزید شرعی علوم کے حصول کے ملک کے دوسروں حصوں کی طرف بھی سفر کیا۔شرعی اور لغوی علوم کی تکمیل کے بعد انہوں نے کتب الستہ یعنی بخاری، مسلم اور چاروں سنن کی تعلیم حاصل کی اور پھر تعلیم کا سلسلہ روک کر خود کو جہاد کے لیے وقف کر دیا۔اس صوبے کے سابق مسئول جہادی ملا راز محمد حیدری کے ساتھ بھی ان کی صحبت رہی اور انہوں نے جنوبی صوبوں مثلاً زابل، قندھار اور ہلمند کے علاوہ شمالی افغانستان میں بھی ان کی رفاقت میں جنگ کی۔پھر آخر کار انہیں امارت اسلامیہ کی طرف سے صوبہ بلخ میں مجاہدین کا مسئول عام مقرر کر دیا گیا۔

آئیے اب ان سے کی جانے والی گفتگو کا مطالعہ کرتے ہیں۔

ابتدا میں آپ ہمارے قارئین کو صوبہ بلخ میں اس سال جہادی صورتحال کے متعلّق بتائیے؟

ملا عبد الکریم: الحمد لله رب العالمين و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین و علی آلہ و صحبہ و سلم۔اما بعد:

میں آپ کے اس سوال کے جواب میں یہی کہنا چاہوں گا کہ یہ سال صوبہ بلخ میں اللہ کے فضل سے فتوحات اور کامیابی کا سال ثابت ہوا ہے۔جیسا کہ امارت اسلامیہ نے ان کارروائیوں کو اس سال ''عملیات الفتح'' کا نام دیا تھا۔پس ہم نے الحمدللہ ان فتوحات کے بعد اس کی عملی شکل بلخ اور دوسرے شمالی صوبوں میں دیکھ لی ہے۔اور اگر ہم اجمالاً ان فتوحات اور کامیابیوں کا ذکر کریں تو یہ کہہ سکتے ہیں:

اگرچہ مجاہدین اس صوبے کے تمام اضلاع میں موجود ہیں تاہم صرف چار اضلاع شولگرہ، چمتال، چار بولک اور بلخ میں مجاہدین کا کنٹرول مضبوط شکل میں ہے۔جبکہ اس سال ہم اللہ کے فضل سے اس قابل ہوگئے ہیں کہ کشندہ اور نہر شاہی کے دو ضلعوں میں بھی مکمل طور پر اپنا تسلط قائم کرسکیں۔اسی طرح کلدار اور برز کے بھی اکثر علاقے مجاہدین کے زیر اثر ہیں۔باقی اضلاع میں بھی مجاہدین کو بڑی کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔جبکہ وہ راستے جو صوبہ بلخ اور جوزجان کے درمیان واقع ہے اور چار بولک شہر سے گزرتا ہے اس پر مجاہدین مسلسل کمین لگا کر دشمن پر حملے کرتے رہے ہیں تاکہ اس کی غذائی اور مسلح امداد کی آمدورفت کو مفلوج کیا جاسکے۔اس کے علاوہ اس سال الحمدللہ مجاہدین نے کمین اور عسکری کارروائیوں کے ذریعے چھ صوبوں میں ہونے والے انتخابی ڈرامے کو بھی ناکام بنا دیا ہے۔وہ اس طرح کہ انتخابات کے روز مجاہدین نے ۱۵ انتخابی مراکز تباہ کردیے،اس کے ساتھ ہی مزید ۱۵ میں دشمن کے ساتھ مسلح لڑائی ہوئی جس میں اسے بھاری نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔

لہٰذا آپ نے دیکھا کہ صوبے میں جہادی صورتحال کیسی ہے!!! الحمدللہ مجاہدین صوبے کے تمام علاقوں میں موجود ہیں اور دشمن کے ساتھ پوری تندہی سے مقابلہ کر رہے ہیں۔جس کے باعث دشمن خوف اور اضطراب کی کیفیت میں ہے۔

ادارہ: کیا صلیبی فوجیں صوبے کے مرکز تک ہی محدود ہیں یا ان کا وجود دوسرے شہروں میں بھی ہے؟

ملا عبدالکریم: جرمنی، ناروے اور بلغاریہ کی فوجیں مستقل طور پر صرف مرکز میں ہی مقیم ہیں اور بعض اوقات کسی کارروائی کے لیے ہی دوسرے شہروں میں جاتی ہیں لیکن انہوں نے کسی بھی علاقے میں اپنی کوئی عسکری چوکی قائم نہیں کی۔

ادارہ: وزارت دفاع اور بلخ کے گورنر نے میڈیا کے سامنے اس بات کا دعویٰ کیا کہ انہوں نے مجاہدین کے زیر تسلط علاقوں میں عسکری کارروائی کی اور اس میں ان کو کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے۔کیا اس دعوے میں کچھ حقیقت ہے؟

ملا عبد الکریم: یہ بات یہاں تک تو درست ہے کہ صلیبی دشمن اور مقامی افغانی فوج نے بلخ کے ساتھ واقع دوسرے صوبوں سے عسکری قوت جمع کی تاکہ وہ ایک فیصلہ کن کارروائی کرسکیں، اور وزارت دفاع نے اس بات کا اعلان بھی کیا تھا کہ یہ مرجہ اور قندھار سے مشابہہ ایک بڑی کارروائی ہے۔اس مقصد کے لیے انہوں نے تقریباً پانچ ہزار فوجی جمع کیے اور بیک وقت دو اضلاع چار بولک اور چمتال میں فضائی امداد کے ساتھ کارروائی شروع کی۔مگر ان علاقوں میں داخل ہونے کے ساتھ ہی انہیں مجاہدین کی جانب سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔اس طرح ترک اور ہوتک کے ضلعوں میں بھی سخت مقابلہ ہوا۔دشمن نے ان علاقوں میں پیش قدمی کی بہت کوشش کی لیکن ناکام رہا اور آخر کار یہاں سے فرار ہو گیا۔تو یہ تھی وہ ''کامیاب کارروائی'' جس کا اس قدر ڈھول پیٹا جا رہا تھا۔دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو ہر طرح کے نقصان سے محفوظ رکھا اور انہیں دشمن پر فتح دی جوان کو ختم کرنے کے لیے جمع ہوا تھا مگر آخر کار شرمندگی اور ناکامی سے دم دبا کے بھاگ نکلا۔

ادارہ: صوبہ بلخ میں مجاہدین کے کنٹرول کی کیا صورتحال ہے؟

ملا عبدلکریم: جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا کہ سات اضلاع میں مجاہدین کا کنٹرول ہے سوائے ان کے مراکز کے جہاں پر دشمن مقیم ہے۔دشمن کا قبضہ زیادہ تر مزار شریف کے ارد گرد کے علاقوں پر ہے لیکن وہ بھی مجاہدین کے اثر سے بالکل خالی نہیں ہیں کیونکہ وہاں پر بھی مستقل طور پر چھاپہ مار لڑائی جاری ہے۔جبکہ مزار شریف اور شبرغان کے درمیانی راستے کے ارد گرد کا علاقے پر بھی ہمارا قبضہ ہے اور یہاں سے دشمن کے قافلوں پر حملے کیے جاتے ہیں جو

27 اکتوبر: صوبہ قندھار ضلع ڈنڈ میں فدائی مجاہد نے امریکی فوجی مرکز پر استشہادی حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں درجنوں امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے اور مرکز کی عمارت کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

اس کا حوصلہ توڑنے میں معاون ہیں۔

ادارہ: کچھ عرصہ قبل دشمن نے شمالی افغانستان میں ملیشیا میں بھرتیوں کا اعلان کیا تھا۔ کیا انہوں نے اس پر عمل شروع کر دیا ہے؟ اور اس کے کیا نتائج رہے؟

ملا عبدالکریم: انہوں نے صرف چار بولک ضلع میں ہی ایسی کوششیں کی ہیں اور لوگوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ملیشیا کی صفوں میں منظّم ہو جائیں۔ لیکن لوگوں نے اس مطالبے کو مکمل طور پر مسترد کر دیا اور حکومت سے کہا ہے کہ: "ہم پہلے ہی تمہاری ملیشیا کے ساتھ کئی جرائم میں شامل ہو چکے ہیں اور اب دوبارہ تمہارے مکروہ عزائم کا حصّہ نہیں بننا چاہتے۔" لہٰذا دشمن جب عوام سے مایوس ہو گیا تو وہ ان دو مجرموں کی طرف متوجہ ہوا جنہوں نے پہلے بھی شر، فساد اور لوٹ مار کے گروہ بنا رکھے تھے، یعنی احمد شاہ مسعود اور دوستم وغیرہ۔ سو صلیبیوں نے ان دونوں کے ذمے یہ بات لگا دی کہ وہ ملیشیا میں کچھ چوروں ڈاکوؤں اور معروف مجرموں کی بھرتی کروا دیں۔ یوں انہوں نے اس ضلع میں اپنا جاسوسی کا ایک اڈہ بنا لیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس قابل نہیں ہو سکے کہ مجاہدین کے خلاف کوئی کارروائی کر سکیں۔

پس ملیشیا کا ناکام کنٹرول چند ہی علاقوں پر ہے۔ کیونکہ حکومت نے اس میں مجرموں کو جمع کر رکھا ہے اور لوگ جب اب کے جرائم کو دیکھتے ہیں تو ملیشیا پر غضب ناک ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات یوں بھی ہوا ہے کہ یہ مجرمین لوگوں کے گھروں میں مجاہدین کو تلاش کرنے کے لیے گھسے اور ان کے اموال اور قیمتی اشیا چرا لیں۔ اور اسی پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ عورتوں کو بھی اٹھا کر لے گئے۔ پس اس قسم کے اعمال نے عوام کے دلوں میں ان مفسدین کے لیے نفرت اور عناد بھر رکھا ہے۔

ادارہ: آپ کے اور ہمسایہ صوبوں میں موجود مجاہدین کے مابین تعاون کیسے تکمیل پاتا ہے؟

ملا عبدالکریم: ہمسایہ صوبے جوزجان کے ساتھیوں کے ساتھ ہم مسلسل رابطے میں ہیں، وہاں کے ضلع فیض آباد کے اکثر علاقے مجاہدین کے ہاتھ میں ہیں۔ چونکہ یہ شہر بلخ کے حدود کے ساتھ واقع ہے اس لیے دونوں صوبوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے، اور اس کے ذریعے ہی ہم ضرورت کے وقت جوزجان سے تعاون حاصل کرتے ہیں۔ شمالی خمیمہ کے مجاہدین سے بھی ہمارے تعلقات باقی صوبوں کی مانند ہی ہیں۔

اللہ کے فضل سے شمال مغربی صوبوں بہت سے علاقے مجاہدین کے زیر اطاعت ہیں۔ مثلاً بلخ، جوزجان، سرپل اور فاریاب کے اکثر حصّے۔ پس ان صوبوں میں مجاہدین مشترکہ کارروائیاں کرتے اور آپس میں خبروں اور جنگ سے ہونے والے تجربات کا تبادلہ کرتے ہیں۔

ادارہ: دشمن نے میڈیا کے سامنے اس ارادے کا اظہار کیا ہے کہ وہ شمالی صوبوں میں مجاہدین کی قوت پر قابو پانے کے لیے اپنی پوری قوت کا استعمال کرے گا۔ آپ کی ان ارادوں کیس متعلق کیا توقعات ہیں؟

ملا عبدالکریم: ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اس کی نصرت پر اعتماد کے سبب ہی ہم نے اس جہاد کا آغاز کیا تھا۔ بلخ میں جہاد کی ابتدا میں ہماری تعداد پوروں پر گنی جا سکتی تھی اور یہ جہاد بہت ہی خفیہ انداز میں شروع ہوا تھا۔ لیکن پھر بھی ہم نے اللہ کی نصرت کی امید کو نہیں چھوڑا اور آج اللہ کے فضل سے ہم ہر روز دشمن پر فتح حاصل کر رہے ہیں۔ آج ہم اللہ کے سامنے اپنا عہد دہراتے ہیں کہ اگر ہماری نیتیں خالص اور ہمارے اعمال صرف اللہ کے لیے ہیں اور ہم اپنے عہد پر قائم ہیں تو دنیا کی کوئی قوت ہمیں شکست دینے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ جہاں تک دشمن کے دعوؤں کی بات ہے تو ان کا مقصد اپنی فوج کے کھوئے ہوئے اعتماد کو لوٹانے اور ان کو جھوٹی امیدیں دلانے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ کیونکہ الحمدللہ شمالی صوبوں میں مجاہدین کی قوت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ اس کو ختم کرنا اب دشمن کے بس کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ اب پوری قوم مجاہد ہے اور دشمن اس قابل نہیں ہے کہ قوم کے ارادوں کو عسکری کارروائیوں سے بدل سکے۔

ادارہ: کچھ عرصہ قبل جرمن میں انجلینا مرکل نے شمالی افغانستان کا دورہ کیا اور وہاں جرمن فوج سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: "ہم لوگ یہاں حق کی خاطر جنگ لڑ رہے ہیں اور تم جرمن نازیوں کی طرح قابض نہیں"۔ اس نے مزید کہا: "افغان قوم تمہیں اپنے ساتھ رکھنا چاہتی ہے"۔ آپ شمالی افغانستان کے ایک مسؤل کی حیثیت سے ان خیالات کے بارے میں کیا کہنا چاہیں گے؟

ملا عبدالکریم: مغربی قیادت اس قسم کے بیانات اپنی عوام کو دھوکہ دینے کے لیے دیتی ہے۔ وہ قابض ہونے سے انکار کیسے کر سکتے ہیں؟ کیا ان کے اور افغان عوام کے درمیان کوئی معاہدہ ہوا تھا جس کی بنیاد پر وہ یہاں آئے تھے۔ شاید وہ اپنے آپ کو قابض ماننے سے انکار کریں مگر ہم انہیں امریکیوں کی طرح ہی قابض سمجھتے ہیں، اسی لیے جرمنوں کو قتل کرتے ہیں اور ان کی چوکیوں پر حملے سے گریز نہیں کرتے۔

میں جرمن ذمہ داران سے یہ ہی کہنا چاہوں گا کہ افغانستان اور جرمنی کے درمیان اچھے تعلقات قائم تھے اور جرمنی کو چاہیے تھا کہ وہ افغانیوں کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچاتا مگر اس نے امریکہ کے مقاصد کے حصول کے لیے اپنی فوجیں افغانستان میں تعینات کر کے ایسا جرم کیا ہے جو ناقابلِ معافی ہے اور اگر انہوں نے اپنی فوجیں یہاں سے نہ نکالیں تو وہ مجاہدین کے خلاف اس جنگ میں مزید فوجی تابوتوں کا انتظار کریں۔

ادارہ: آخر میں ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہمارے لیے وقت نکالا اور اللہ رب العزت سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے راستے کی رکاوٹوں کو دور کرے اور آپ کے ذریعے مسلمانوں اور اسلام کو نفع پہنچائے۔

ملا عبدالکریم: میں آپ کی پوری ابلاغی کمیٹی کا ممنون ہوں جو صلیبیوں پر مسلمانوں کی فتوحات کی خبریں پوری دنیا تک پہنچاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ آپ کے کام میں برکت ڈالے۔ ایک مرتبہ پھر آپ کا شکریہ کہ آپ نے بلخ کے مجاہدین سے ملاقات کی تاکہ ان کا پیغام دنیا کے تمام مسلمانوں تک پہنچ سکے۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور اللہ تعالیٰ سے آپ کے لیے بہترین جزا کی امید رکھتے ہیں، ان شاءاللہ۔

☆☆☆☆☆

27 اکتوبر: مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر صوبہ غزنی کے مقر اور گیلان اضلاع میں حملے کیے۔ ان حملوں کے نتیجے میں 19 سپلائی و سیکورٹی گاڑیاں تباہ ہو گئیں، 21 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔

فاٹا میں 10 ہزار بم گرائے-15 فیصد مسائل حل ہوسکے

ایئر چیف

85 فیصد مسائل مذاکرات سے ہی حل ہوسکتے ہیں-فضائیہ نے 3 برسوں میں 4600 اہداف تباہ کردیئے-دبئی ایئر شو میں خطاب

دبئی (خبر ایجنسیاں) پاک فضائیہ کے سربراہ ایئر چیف مارشل راؤ قمر سلمان نے کہا ہے کہ پاک فضائیہ کی کامیاب کارروائیوں کی بدولت قبائلی علاقوں میں شدت پسندوں کی کمر ٹوٹ گئی ہے۔دہشت گردوں کیخلاف کارروائی کے دوران 10 ہزار 600 بم گرائے، جن میں سے 4600 ٹارگٹ تباہ کئے گئے، تاہم ان کارروائیوں سے 10 سے 15 فیصد مسائل حل ہوسکے ہیں، باقی مسائل مذاکرات سے حل ہوسکتے ہیں۔دبئی ایئر شو میں خطاب کرتے ہوئے ایئر چیف نے کہا کہ ان آپریشنز کے دوران 80 فیصد لیزر گائیڈڈ بم استعمال کئے، جب کہ ڈی بی 110 بور کی ٹیکنالوجی کے ایف 16 طیاروں کی 500 سے زائد پروازیں کی گئی ہیں۔پاک فضائیہ نے قبائلی علاقوں میں مئی 2008ء سے اب تک 5500 فضائی حملے کئے اور کافی حد تک اپنے ٹارگٹ کو نشانہ بنانے میں کامیاب رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کیخلاف آپریشن میں کئی لڑاکا طیارے تباہ بھی ہوئے۔راؤ قمر سلمان نے کہا کہ شمالی وزیرستان میں عسکریت پسندوں کے خلاف آپریشن میں جے ایف 17 تھنڈر طیاروں نے بھی حصہ لیا۔قبائلی علاقوں میں فوجی کارروائی سے 10 سے 15 فیصد مسائل حل ہوسکے ہیں۔اب قبائلی علاقوں میں اقتصادی ترقی کے لئے دلوں کو جیتنا ہوگا۔مزید براں ایئر چیف مارشل راؤ قمر سلمان نے پریس بریفنگ کے دوران کہا کہ مشرق وسطیٰ کے 5 ممالک اور چین کی پیپلز لبریشن ایئر فورس اس بات کا اندازہ لگا رہے ہیں کہ جے ایف 17 تھنڈر طیارہ دوسرے طیاروں کی نسبت مہنگا نہیں بلکہ ایک قابل رسائی متبادل طیارہ ہے۔یہ 5 ممالک اس ایک انجن والے جنگی طیارے کے جائزے کے لئے اپنے پائلٹ پاکستان بھیج سکتے ہیں۔جے ایف 17 تھنڈر دیگر طیاروں کے مقابلے میں 2 سے تین گنا سستا اور اس کے دیگر اخراجات بھی کم ہیں۔

۴ انومبر کو پاکستانی فضائیہ کے سربراہ قمر سلیمان نے دوبئی میں یہ بیان دیا، اس بیان کی صورت میں اُس نے اپنی 'کارکردگی رپورٹ' پیش کی ہے۔راؤ قمر نے اس انکشاف کے ذریعے اپنے جرائم کا بالواسطہ اقرار بھی کیا ہے...... یقیناً اللہ تعالیٰ کی علیم وخبیر ذات، اسلام کے دشمنوں کے تمام افعال واعمال پر نظر رکھے ہوئے ہے۔اور اس 'اعترافی بیان' نے پاکستانی فوج کے درندہ نما چہرے سے نقابوں کو الٹ دیا ہے۔اس فوج کی درندگی، بے حسی اور وحشیانہ پن کا اندازہ کیجیے کہ آزاد قبائل کی رقبے کے لحاظ سے چھوٹی سی پٹی پر صرف گذشتہ ساڑھے تین سالوں میں ۱۰،۶۰۰ سے زائد بم گرائے گئے، مسلمانوں کی بستیوں، بازاروں، مساجد اور مدارس پر ہزاروں ٹن بارود برسایا گیا، ان بم باریوں میں ۸۰ فی صد لیزر گائیڈڈ بم استعمال کیے گئے۔مہمند میں پاکستانی فوجیوں کی ہلاکت پر رنج والم کی تصویر بننے والے ان انسانیت سوز جرائم پر کیوں گنگ بیٹھے رہے؟ صلیبی اتحاد کی صف اول کے سپاہیوں کی ہلاکت پر خون کے آنسو رونے والوں کی آنکھوں پر معصوم مسلمانوں کو آہن وبارود سے بھسم ہوتا دیکھ کر پٹیاں کیوں بندھ جاتی ہیں؟



جون ۲۰۱۱ء میں کنڑ میں تباہ ہونے والا امریکی ہیلی کاپٹر



کنڑ میں تباہ ہونے والی امریکی ہمر گاڑی



اپریل ۲۰۱۱ء۔ کابل میں انٹیلی جنس مرکز پر فدائی حملے کا بعد عمارت مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے



۲۸ دسمبر ۲۰۱۰ء۔ نورستان میں امریکی فوجی مرکز پر مارٹر حملے کے بعد آگ لگی ہوئی ہے





کنڑ میں نیٹو سپلائی کانوائے پر مجاہدین کے حملے کے بعد کے مناظر



جلال آباد، ننگرہار میں امریکی فوج کی گاڑی آگ کی لپیٹ میں



ارزگان، مارچ ۲۰۱۱ء میں تباہ ہونے والے نیٹو آئل ٹینکر



ننگرہار میں امریکی فوجی کانوائے پر حملے کے بعد امریکی گاڑی کو آگ لگی ہے



اپریل ۲۰۱۱ء۔ کابل میں انٹیلی جنس مرکز پر فدائی حملے
کا بعد عمارت مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے





کنڑ میں نیٹو سپلائی کانوائے پر مجاہدین کے حملے کے بعد کے مناظر



۲۹ اکتوبر کو کابل میں امریکی ٹرینرز کی بس پر فدائی حملے کے بعد کا منظر



۲۸ ستمبر کو غزنی میں سپلائی کانوائے پر حملے کے بعد تباہ شدہ آئل ٹینکر



۱۵ اکتوبر کو پنجشیر میں امریکی مرکز پر فدائی حملوں کے بعد گاڑیوں کا ملبہ بکھرا پڑا ہے



۲۸ اکتوبر۔ قندھار میں اتحادی فوج کے مرکز پر مجاہدین کے حملے میں تباہ شدہ گاڑی

16 اکتوبر 2011ء تا 15 نومبر 2011ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	10 عملیات میں 20 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	215
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	189	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	356
ٹینک، بکتر بند تباہ:	318	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	170
کمین:	115	جاسوس طیارے تباہ:	3
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	326	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	4
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1280	صلیبی فوجی مردار:	1093
سپلائی لائن پر حملے:	64		

امریکی فوجیوں کی لاشیں سمندر برد

کاشف الخیری

افغانستان اور عراق میں مجاہدین کے ہاتھوں نے متحدہ کفر کی فوجوں کو اللہ تعالیٰ کی نصرت سے خاک چاٹنے پر مجبور کیا ہے۔ کئی صدیوں بعد اسلام کے بیٹوں کی ضربوں سے طواغیتِ عصر بلبلا رہے ہیں لیکن لڑکھڑاتے ہوئے شیطانی نظام کو اپنی شکست ہضم نہیں ہو رہی۔ یہی وجہ ہے کہ صلیبی دنیا میں عوام الناس کو شکست کھاتی صلیبی فوجوں کے بارے میں بھی یہی باور کرایا جاتا ہے کہ 'ہم آگے بڑھ رہے ہیں، شدت پسند شکست کھا رہے ہیں، طالبان اور القاعدہ کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے' وغیرہ وغیرہ۔ ایسی ہی زبان کفار کے کاسہ لیس مسلم ممالک کے ملحد ''دانش ور'' بھی بولتے ہیں تاکہ جہاد کے میدانوں میں حاصل کی گئی کامیابیوں کو شکوک و شبہات کی نذر کر کے مسلمانوں کو کفار کی غلامی میں رہنے کی ترغیب دی جائے۔ مجاہدین کے کارناموں اور کفار کے خلاف پراثر کارروائیوں کو 'میں نہ مانوں' کے انداز میں خود ساختہ، جھوٹی اور وضعی کارروائیوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔

امریکہ، اُس کے اتحادی اور حواری اس مستقل پالیسی پر عمل پیرا ہیں کہ اپنے عوام کو دھوکہ دینے اور جنگ کی اصل صورت حال کو اُن کی نظروں سے اوجھل رکھنے کے لیے مجاہدین کی طرف سے کی جانے والی کارروائیوں ہونے والے نقصان کو کم سے کم بیان کیا جائے۔ چنانچہ اپنے نقصان کو دس گنا کم کر کے ظاہر کرنا ایک معمول ہے۔ لیکن جب مجاہدین 'کفار کے اصل نقصانات کی تفصیل جاری کرتے ہیں تو طرح طرح کے سوالات اور تحفظات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کفار کو لگنے والی ان شدید ترین ضربوں سے متعلق سب سے پہلا سوال یہ کیا جاتا ہے کہ 'اگر مغربی ممالک کے اتنے ہی فوجی اس جنگ میں مر رہے ہیں تو اُن کی لاشیں اُن ممالک میں کیوں نہیں پہنچ پاتیں۔ اگر اُن ممالک میں اِس کثرت سے فوجیوں کی لاشیں پہنچنے لگیں تو وہاں عوامی سطح پر کہرام برپا ہو جائے اور یہ ممالک چند دنوں میں اپنی افواج کو واپس بلانے پر مجبور ہو جائیں''۔

اس کا جواب مجاہدین تو دیتے ہی ہیں لیکن چونکہ غلام ذہنوں کی آبیاری میں صدیاں لگی ہیں لہٰذا آزاد اور غیور مجاہدین کا موقف ان غلاموں کے پلّے نہیں پڑتا۔ اب ان کے آقاؤں کی زبانی ہی سنیے کہ اندر کی کہانی ہے کیا!!! امریکی اخبار 'بوسٹن گلوب' کی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ بیرون ملک جنگ کے دوران ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کی باقیات کو جلانے کے بعد راکھ سمندر برد کر دی جاتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکی ریاست delaware میں dover ائیر فورس بیس میں تعینات فوجی حکام کے مطابق ۲۰۰۳ء سے ۲۰۰۸ء کے دوران جنگ میں ہلاک ہونے والے فوجیوں کے اعضا جنہیں شناخت نہیں کیا جا سکتا یا میدان جنگ سے بعد میں ملنے والی لاشوں کو جلا دیا گیا، اور ان کی راکھ کو ورجینیا میں زمین میں دبا دیا گیا، ائر فورس ڈپٹی چیف لیفٹیننٹ جنرل جونس گا ہڈریل کے مطابق میدان جنگ سے ملنے والے اعضا کو جلا کر ملٹری کانٹریکٹر کی مدد سے زمین میں دبایا گیا، اس کا کہنا تھا کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں کہ اب تک کتنی لاشوں کے ساتھ یہ طریقہ اختیار کیا گیا تاہم سال ۲۰۰۸ سے اس طریقہ کار میں تبدیلی کی گئی اور اب لاشوں کی باقیات کو جلانے کے بعد راکھ سمندر برد کر دی جاتی ہے۔ یاد رہے کہ نوائے افغان جہاد میں بھی چند ماہ قبل ایسی تصویر شائع ہوئی تھی جس میں امریکی مردار فوجی کے تابوت کو سمندر برد کیا جا رہا تھا۔ لیکن صلیبی غلامی پر راضی بر رضا افراد نے ایسی تصاویر کو بھی کمپیوٹر گرافکس کے 'کمالات' گردان کر درخورِ اعتنا نہ سمجھا۔ رپورٹ کے مطابق عراق جنگ میں ہلاک ہونے والے کئی فوجیوں کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ انہیں کبھی بتایا ہی نہیں گیا کہ فوجیوں کی باقیات کے ساتھ کیا کیا جاتا رہا ہے۔

اسی پر بس نہیں بلکہ امریکی فوجی تو اپنے جہنّم رسید ساتھیوں کی لاشوں سے ایسا سلوک روا رکھتے ہیں کہ اُنہیں جانوروں کی لاشوں جتنی اہمیّت ہی دی جاتی ہے۔ اسی اخبار کی رپورٹ میں یہ انکشاف بھی ہوا کہ عراق اور افغانستان سمیت مختلف محاذوں پر ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کی لاشوں کو مردہ جانوروں کے ساتھ جلائے جانے کے انکشاف کے بعد امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے قوم سے معافی مانگ لی ہے۔ برطانوی اخبار 'ڈیلی میل' کا کہنا ہے کہ ''امریکی قوم کو خبر ہو چکی ہے کہ میدان جنگ کے ہیرو فوجیوں کی باقیات اور لاشوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اپنی جانیں قربان کر دینے والے ہزاروں فوجیوں کی لاشوں اور باقیات کو احترام سے قبرستانوں میں دفن کرنے کی بجائے انہیں سمندر میں پھینک دیا جاتا ہے یا آتشیں مشینوں میں جلانے کے بعد ان کی راکھ سمندر میں بہا دی جاتی ہے یا پھر دفن کرنے کے مخصوص میدانوں میں لا کر دفن کر دی جاتی ہے''۔

'بوسٹن گلوب' کے مطابق دنیا بھر میں مختلف محاذوں پر ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کی لاشوں کو مشرقی ریاست ڈلاویئر میں واقع ڈیئر ائیرپورٹ بیس کے مردہ خانے میں لایا جاتا ہے اس جگہ ان فوجیوں کی باقیات کو مردہ جانوروں کے ساتھ جلا دیا جاتا ہے۔ اس بات کا انکشاف ایک امریکی کی طرف سے پنٹاگان سے کی جانے والی شکایت کے بعد ہوا جس پر امریکی آرمڈ سروسز کمیٹی کے رکن اور ری پبلکن صدارتی امیدوار جان میکین نے وزیر دفاع رابرٹ گیٹس کو پالیسی پر نظر ثانی کے لیے خط لکھا تھا۔ واقعہ کے ردعمل میں پنٹاگان کے ترجمان نے بتایا کہ مردہ جانوروں کے ساتھ امریکی فوجیوں کو جلائے جانے کا طریقہ کار اور مقامات علیحدہ کر دیے گئے ہیں۔ نئی پالیسی کے تحت آئندہ امریکی فوجیوں کی باقیات کو تدفین کے مقامات کے قریب جلایا جائے گا۔ امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے ان واقعات پر

28 اکتوبر: صوبہ زابل ضلع اٹغر میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر کو میزائل کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔ اس میں سوار تمام فوجی ہلاک ہو گئے۔

امریکی قوم اور ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کے لواحقین سے بھی معافی مانگی ہے۔

ہر سال امریکہ میں 11 نومبر کو veteran day منایا جاتا ہے۔ یہ دن امریکہ کے وجود میں آنے کے بعد ہونے والی جنگوں میں قتل ہونے والے فوجیوں کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس دن امریکہ میں عام تعطیل ہوتی ہے۔ یہ دن ۱۹۱۹ء میں اس وقت کے امریکی صدر ووڈرو ولسن نے منانے کا اعلان کیا تھا۔ اس دن کو Day Armistice بھی کہا جاتا ہے۔ veteran day کا مقصد جنگوں میں مارے جانے والے فوجیوں کو خراجِ تحسین پیش کرنا تھا مگر عملی طور پر امریکی فوج کا اپنے فوجیوں کے ساتھ سلوک اس کے برعکس ہے۔

رواں سال ۱۱ نومبر کے موقع پر عراق اور افغانستان کی جنگ میں مرنے والے فوجیوں کے ورثا اعلیٰ امریکی فوجی قیادت سے سراپا احتجاج ہیں۔ کیونکہ عراق اور افغانستان میں موت کا شکار ہونے والے فوجیوں کے ورثا کو بتائے بغیر ان فوجیوں کی لاشوں کو جلا کر راکھ کرنے کے بعد دفن کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی انکشاف ہوا کہ جن مردار امریکی فوجیوں کے اعضا بم دھماکوں اور جنگی کارروائیوں کے دوران بالکل مسخ ہو جاتے ہیں...... اُن کی لاشوں سے اُن کے مسخ شدہ اعضا کاٹ کر اُنہیں تابوتوں میں بند کیا جاتا ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جنگوں میں شامل امریکی فوج کے نوجوانوں کی خودکشی کے واقعات میں گذشتہ کئی سالوں میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ امریکی فوج کا فوجیوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک، طویل جنگ، ڈپریشن، اور عراق و افغانستان میں نیٹو افواج کی ناکامی ہے۔ حال ہی میں ایک سروے رپورٹ کے مطابق امریکہ میں نوجوانوں کی بڑی تعداد فوج میں بھرتی ہونا پسند نہیں کرتے، بعض ماہر معیشت کے مطابق امریکی تاریخ کی بدترین معاشی حالات کے ذمہ دار جنگوں کے حوالے سے اس کی پالیسی کو ٹھہراتے ہیں۔ مختلف جنگوں میں مارے جانے والوں کے ورثا نے الزام عائد کیا ہے کہ ان کے بیٹے، بھائی، اور شوہر ان کی اجازت کے بغیر جلا دیے گئے۔

یہ حقائق وہ ذرائع سامنے لائے ہیں جو ہمارے 'جدید تعلیم یافتہ اذہان' کے نزدیک معتبر ترین کا درجہ رکھتے ہیں اور جن کا بیان کردہ ایک ایک لفظ اس قابل ہے کہ اُس پر مکمل یقین رکھا جائے۔ سو'' متاثرینِ مغرب'' دیکھ لیں کہ اُن کے آقاؤں کو جہاد کے میدانوں میں مجاہدین کس طرح جہنّم واصل کر رہے ہیں اور پھر اُن کی لاشوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ کوڑے کے ڈھیر پر تعفن زدہ کتوں کی لاشوں اور امریکی مردار فوجیوں میں کوئی فرق باقی رہا ہے کیا؟'' تہذیب اور شائستگی'' کے علم بردار اور پوری دنیا کو اپنے'' مہذب چہرے کی رعنائیوں'' سے'' چکا چوند'' کرنے والوں میں انسانیت کی ہلکی سی رمق بھی کسی کو دکھائی دے تو وہ یقین کر لے کہ وہ اندھوں کی دنیا ہی کا باسی ہے۔ انہی صلیبیوں کے بارے میں اقبال مرحوم نے کہا تھا

چہرہ روشن اندرون چنگیز سے تاریک تر

☆☆☆☆☆

بقیہ: شیخؒ کے ساتھ بیتے دنوں کی داستان

کوئی شخص بھی جسے آپ کے ساتھ بیٹھنے کا موقع ملا وہ آپ کے اعلیٰ اخلاق واطوار اور بلندی کردار کا معترف ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

مثال کے طور پر میں خود اپنے ساتھ پیش آنے والے ایک واقعے کا ذکر کرتا ہوں، جس میں شیخ رحمہ اللہ کی رقت قلب کا عالم قابلِ دید تھا۔ تورا بورا میں جب ایک بھائی میرے گھر والوں کی شہادت کی خبر لے کر آیا، تو شیخ رحمہ اللہ نے اُس سے کہا کہ مجھ سے ابھی اِس کا ذکر نہ کیا جائے۔ جب ہم نمازِ فجر کے لیے کھڑے ہوئے تو شیخ نے مجھے امامت کے لیے آگے کر دیا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد ہم صبح کے اذکار میں مشغول ہو گئے، جس کے بعد میں نے دیکھا کہ ساتھی ایک ایک کر کے وہاں سے نکل رہے ہیں، یہاں تک کہ میں وہاں اکیلا رہ گیا۔ اِس کے بعد خبر لانے والا بھائی آیا، اُس نے پہلے تو مجھے تسلی دی اور صبر کی تلقین کی، پھر مجھے میری اہلیہ کی شہادت کی خبر دی، پھر میرے بیٹے کی شہادت کی خبر دی اور پھر بتایا کہ میری بیٹی بھی شہید ہو گئی ہے۔ اِسی طرح مجھے بتایا کہ اُن کے ساتھ ہمارے اور بھی تین بھائی اور اُن کے اہل و عیال شہید ہو گئے ہیں۔ اس پر میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور اللہ تعالیٰ سے صبر واجر کی دعا کی۔ اِس موقع پر شیخ داخل ہوئے اور آ کر مجھ سے لپٹ گئے۔ آنسو اُس وقت آپ کی آنکھوں سے چھلک رہے تھے اور آپ پر شدید گریہ طاری تھا۔ آپ نے مجھ سے تعزیت کی، پھر ایک ایک کر کے دوسرے بھائی آنا شروع ہوئے اور اُنہوں نے بھی مجھ سے تعزیت کی، میرا حوصلہ بڑھایا اور میری ہمت بندھائی۔ معمول کے مطابق طے یہ تھا، کہ اُس دن ہمیں علی الصبح وہاں سے ایک دوسری جگہ کے لیے کوچ کرنا تھا۔ ہم وہاں تیس کے قریب لوگ تھے۔ شیخ رحمہ اللہ نے زیادہ تر بھائیوں کو سفر کرنے کا حکم دیا، جب کہ مجھ سے کہا کہ میں، آپ اور چند دیگر ساتھی آج یہیں قیام کریں گے۔ میں نے اُن سے گزارش کی کہ شیخ ہم بھی نکلتے ہیں، کیونکہ حرکت اور سفر انسان کو غم بھلا دیتے ہیں، لیکن شیخ رحمہ اللہ نے قیام پر اصرار کیا اور ہم نے وہ دن وہیں گزارا، یہاں تک کہ میرے جذبات واحساسات میں سکون، اور اعصابی تناؤ میں کمی آ گئی، جس کے بعد پھر اگلے دن ہم نے سفر کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اہل وعیال اور فوت شدگان کو اپنی جناب میں قبول فرمائیں اور ہمیں اُن کے اجر سے محروم نہ فرمائیں۔

اِس کے بعد جب ابتدائی صدمہ رفع ہو چکا اور میں ویسے ہی کبھی کبھار شیخ کے سامنے اپنے بیٹے محمد کا ذکر کر دیتا، تو اُس وقت بھی شیخ رحمہ اللہ کی آنکھوں میں فوراً آنسو اُمڈ آتے۔ اِسی طرح ایک اور واقعہ، جسے میں ہمیشہ احسان مندی کے جذبات کے ساتھ یاد کرتا ہوں، کہ شیخ اسامہ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے مجھ سے میری والدہ کی وفات پر تعزیت کی۔ آپ نے تعزیت پر مبنی ایک خوبصورت خط کے ذریعے مجھے حوصلہ دیا۔ اِس پر میں نے اُن کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ عجیب بات ہے شیخ! آپ کو میری والدہ کی خبر مجھ سے بھی پہلے پہنچ گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائیں! (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

28 اکتوبر: 4 فدائی مجاہدین نے قندھار شہر میں امریکی مرکز پی۔ آر۔ ٹی پر حملہ کیا۔ آٹھ گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی میں درجنوں امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

چار ہزار ارب ڈالر کی صلیبی جنگ

ابوصباحت

امریکہ میں ۲۰۱۲ء انتخابات کا سال ہے۔ صدارتی انتخاب کے حوالے سے اوباما انتظامیہ پر دباؤ میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بیشتر سیاسی اعلانات اور فیصلے انتخابی ضرورت کے تابع دکھائی دے رہے ہیں۔ افغانستان سے انخلا کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ اوباما پر افغانستان سے انخلا کے حوالے سے غیر معمولی دباؤ ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ عوام کی امنگوں کا احترام کرے یعنی زیادہ سے زیادہ امریکی فوجیوں کو جلد از جلد اور بالخصوص نومبر ۲۰۱۲ تک واپس بلالے۔ اُس نے گزشتہ دنوں اعلان کیا کہ سال رواں کے آخر تک افغانستان سے دس ہزار اور ۲۰۱۲ء کے آخر تک مزید ۲۰ ہزار فوجی واپس بلائے جائیں گے۔ تمام جرنیل اس اعلان سے خوش نہیں۔ انہیں یہ خدشہ لاحق ہے کہ امریکی فوجیوں کے انخلا کا عمل جوں جوں آگے بڑھے گا، طالبان کی جانب سے کارروائیاں بھی بڑھیں گی اور وہ اپنی قوت کا مظاہرہ زیادہ کھل کر کرتے جائیں گے۔ اس صورت میں امریکیوں کا جانی اور مالی نقصان بڑھے گا۔

افغانستان میں ہر گزرتا ہوا دن امریکیوں کی مشکلات میں اضافہ کر رہا ہے۔ ایک طرف جنگی اخراجات میں اضافے کا معاملہ ہے اور دوسری طرف بڑے پیمانے پر اتحادیوں اور بالخصوص امریکی فوجیوں کی ہلاکتوں کا معاملہ ہے۔ اوباما کے لیے صورت حال انتہائی ناقابل برداشت ہوتی جا رہی ہے۔ اب ایسی رپورٹس سامنے آرہی ہیں جن میں جنگ کی لاگت سے متعلّق سابق سرکاری بیانات کو غلط قرار دینے اور اصل اعداد و شمار پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تازہ ترین رپورٹ امریکہ کی براؤن یونیورسٹی میں واٹسن انسٹی ٹیوٹ فار انٹرنیشنل اسٹڈیز کے آئزن ہاور ریسرچ پروجیکٹ کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان، عراق اور افغانستان میں دس برسوں کے دوران صلیبی جنگ پر امریکی حکومت ۴ ہزار ارب ڈالر خرچ کر چکی ہے۔ اور حتمی لاگت میں مزید ۴۰۰ ارب ڈالر کا اضافہ ہوسکتا ہے۔ ٦ ہزار امریکی فوجیوں سمیت ۲ لاکھ ۵۸ ہزار افراد مارے جا چکے ہیں۔ سوا لاکھ سے زائد شہری ہلاکتیں عراق میں ہوئیں۔ امریکی فوج کی جارحیت سے مجموعی طور پر ۳ لاکھ ٦۵ ہزار افراد زخمی ہوئے۔

امریکی فوج نے افغانستان اور اس سے ملحق سرحدی علاقوں میں اسامہ بن لادن کو شہید کرنے میں تقریباً ۲۰۷ ارب ڈالر صرف کیے۔ قطر کے الجزیرہ ٹی وی کا کہنا ہے کہ عراق میں اب تک امریکی حکومت دفاعی اخراجات کی مد میں کم و بیش ایک ہزار ارب ڈالر خرچ کر چکی ہے۔ ایران کے پریس ٹی وی نے بتایا ہے کہ امریکی فوج افغانستان اور عراق میں صرف ایئر کنڈیشننگ پر ہر سال کم و بیش ۲۰ ارب ڈالر صرف کرتی ہے۔ امریکی محکمہ دفاع پر مالیاتی امور میں بے قاعدگیوں اور نظم و نسق کی خامیوں کا الزام عائد کیا جا رہا ہے۔ امریکی ٹیکس دہندگان چاہتے ہیں کہ ان کی محنت کی کمائی کا حساب دیا جائے اور بتایا جائے کہ امریکی حکومت دور افتادہ خطوں میں عسکری مہمات کے ذریعے کیا حاصل کرنا چاہتی ہے۔

امریکی عوام میں فوجیوں کی ہلاکت پر پہلے ہی خاصا اشتعال پایا جاتا ہے۔ اب جنگ کی حقیقی لاگت سے متعلّق اعداد و شمار سامنے آنے پر ان کی خفگی بڑھ رہی ہے۔ امریکیوں کی اکثریت چاہتی ہے کہ افغانستان اور عراق میں مشن جلد از جلد مکمل کر کے امریکی فوج کو واپس بلایا جائے۔ بہت سے امریکی تجزیہ کاروں نے تو یہ بھی کہنا شروع کر دیا ہے کہ افغانستان اور عراق کے بعد پاکستان کو میدان جنگ بنانے سے گریز کیا جائے اور اسے معاشی طور پر مستحکم کرنے کو قومی ترجیحات میں شامل کیا جائے تاکہ خطے میں حقیقی امن اور استحکام کی راہ ہموار ہو۔

اوباما بھی جانتا ہے کہ اب سے نومبر ۲۰۱۲ء تک کی مدت کس قدر اہم اور نازک ہے۔ اگر اس دوران طالبان نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں اور امریکی فوج کے جانی نقصان میں اضافہ کیا تو انتخابی مہم چلانا اور امریکیوں کا سامنا کرنا دشوار ہو جائے گا۔ دوسری طرف کانگریس میں مخالفین زیادہ جارحانہ انداز سے حکومت پر دباؤ بڑھانے کی تیاری کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ ۳۰ ہزار فوجی نکالنے کے اعلان کو امریکہ کی کمزوری کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ تیسری طرف امریکی معیشت کی تباہی کی تصویر بھی ہے 'مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی' کے مصداق مرض بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اس بات کا خوف اب یقینی دکھائی دے رہا ہے کہ یہ تباہی ساری دنیا کو متاثر کرے گی۔ ماضی قریب کے چند بڑے تباہ کن خسارے کچھ اس طرح ہیں:

۱۔ ۲۰۰۹ء میں لیہمان برادرز ہولڈنگس ٦۳۹ بلین ڈالر کا خسارہ

۲۔ ۲۰۰۹ء میں سی آئی ٹی گروپ ۷۱ بلین ڈالر کا خسارہ

۳۔ ۲۰۰۹ء میں جنرل گروتھ پر پرٹیز ۲۹ بلین ڈالر کا خسارہ

۴۔ ۲۰۰۹ء جنرل موٹرز ۹۱ بلین ڈالر کا خسارہ

۵۔ ۲۰۰۹ء میں ہی کرائز ہر ایل ایل سی ۳۹ بلین ڈالر کا خسارہ اٹھانا پڑا۔

۲۰۰۸ء میں واشنگٹن میوچول ۳۲ بلین ڈالر، انڈی میاک بنک کا رب ۳۲ بلین ڈالر کا خسارہ اٹھانا پڑا تھا۔ ۲۰۰۵ء میں ریفکلو انکارپ کو ۳۳ بلین ڈالر کا خسارہ ہوا تھا، یہ سلسلہ ۲۰۰۱ء سے جاری ہے، خسارہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہا۔

اوباما انتظامیہ کے لیے سر دست سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ افغانستان میں شکست کا تاثر کس طور دور کیا جائے۔ امریکی جس انداز سے افغانستان چھوڑنے کی تیاری کر رہے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں طالبان کے ہاتھوں مکمل شکست یقینی دکھائی دے رہی ہے اس لیے جان چھڑا اور بچا کر بھاگ رہے ہیں۔ طالبان نے ثابت کیا ہے کہ وہ کسی بھی طور پسپا ہونے کے لیے تیار نہیں۔

(بقیہ صفحہ ۴۰ پر)

28 اکتوبر: مجاہدین نے صوبہ کابل ضلع سروبی میں امریکی جاسوس طیارہ مار گرایا۔

بھارت پسندیدہ قرار...... بھارت کے یار......اسلام کے غدار

مصعب ابراہیم

موجودہ صلیبی جنگ میں کفار کی فوجوں اور اُن کے حواریوں کے مدمقابل اہلِ ایمان پر آہن و بارود کی بارش کے ساتھ ساتھ اُن کی کردار کُشی اور عامۃ المسلمین کی نظروں میں اُن کی حیثیت واہمیّت کو کم تر کرنے کے لیے 'پروپیگنڈہ وار' بھی اپنے عروج پر ہے۔ یہ کفر کا پرانا وطیرہ ہے حتیٰ کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی مبارک ہستیوں کو بھی طرح طرح کے طعن و تضحیک کا نشانہ بنایا گیا۔ زبان و بیان کا کوئی ایسا زہریلا نشتر نہیں جسے ان پاک باز مجاہدین کے سینوں پر 'تمغے' لگانے کے لیے بروئے کار نہ لایا گیا ہو۔ ایسے ہی مذموم اور مسموم پروپیگنڈہ مہم میں مجاہدین کے لیے بھارت کے ایجنٹ ہونے کا الزام بھی شامل ہے۔ آئے روز ایسے جملے پڑھنے کو ملتے اور کفار کے کاسہ لیسوں کی زبانوں سے ادا ہونے والے الفاظ سماعتوں سے ٹکراتے کہ '' یہ سب را کے ایجنٹ ہیں، وزیرستان اور سوات میں بھارت کے دوست اُس کے دیے گئے اسلحہ سے پاکستانی فوج سے لڑ رہے ہیں، یہ سی آئی اے، را اور موساد کے لیے بیک وقت خدمت سرانجام دے رہے ہیں، ان میں سے اکثر غیر مختون ہیں، بھارتی شراب کی بوتلیں ان کے مراکز سے برآمد ہوتی ہیں، افغانستان میں بھارتی قونصل خانوں کا بچھا جال ہی طالبان کی پشت پناہی کرتا ہے'' وغیرہ وغیرہ۔

ایجنٹ کون؟؟؟:

مجاہدین کی قیادت نے ہر موقع پر ایسے بے ہودہ اور لُچر الزامات کی کھلے الفاظ میں تردید کی ہے مگر کیا کیا جائے کہ '' جھوٹ اتنا بولو کہ اُس پر سچ کا گمان ہونے لگے'' کے فارمولے کے تحت ایسے کذب وافترا کو اس تسلسل کے ساتھ ذرائع ابلاغ میں بیان کیا جاتا ہے کہ بزعم خود '' دانش ور'' بھی ان بے سروپا باتوں پر سر ہلاتے نظر آتے ہیں۔ لیکن مجاہدین کے رب کا تو اُن سے وعدہ ہے کہ وہ اُنہیں نہ کبھی تنہا چھوڑے گا اور نہ ہی کبھی اُنہیں رسوا ہونے دے گا۔ یہ قادرِ مطلق کے اسی وعدے کی تکمیل کے مراحل ہیں جنہیں ہم آج دیکھ رہے ہیں۔ ویسے تو ۱۹۴۸ء میں سری نگر تک پہنچ جانے والے غیور مجاہدین کی جدوجہد کو اقوام متحدہ کی قراردادوں میں لپیٹ دینے سے لے کر ۱۹۶۵ء میں آپریشن جبرالٹر کے ڈرامے تک، پلٹن میدان کی ذلت آمیز شکست سے لے کر سیاچن کے '' گھاس تک نہ اُگانے والے'' کوہساروں سے دست برداری تک، قوم کو 'ہزار سال تک بھارت سے لڑنے' کی گولی کھلا کر شملہ معاہدہ کے ذریعے بھارتی بالادستی قبول کرنے سے لے کر سکھ باغیوں کی فہرستیں راجیو گاندھی کے حوالے کرنے تک، کشمیر کی تحریک آزادی کی پیٹھ میں خنجر گھونپنے سے لے کر اپنے دریاؤں کو بھارت کی تحویل میں دینے تک، بادشاہی مسجد کے سائے میں واجپائی کے استقبال سے لے کر آگرہ کے تاج محل کے باغیچے میں بیوی سمیت 'رومانویت پسندی' کی مثال قائم کرنے تک، امن کی آشاؤں سے لے کر کارگل میں ہونے والی دُھنائی تک، بھارتی جاسوسوں کی رہائی سے لے کر مشرقی سرحدوں پر فوج کی کمی تک، لاہور تا دہلی اور مظفر آباد تا سری نگر بس سروس کی نمائش سے لے کر سمجھوتہ ایکسپریس میں شہید ہونے والوں کو قصۂ ماضی سمجھ کر بھلا دینے تک...... بے شمار واقعات اور شواہد ایسے ہیں جن کی بنیاد پر علی وجہ البصیرۃ 'قابضین پاکستان' کو ہندوؤں کا بہی خواہ اور جگری یار قرار دیا جاسکتا ہے۔ لیکن بھارت کو Most Favourite Nation یعنی پسندیدہ ترین ملک کا درجہ دینے والوں کو انڈیا کی یاری سے آگے بڑھ کر اُس پر دل و جان سے 'صدقے واری' جانے کا ایوارڈ دیا جاسکتا ہے۔

فوجی جنتا بھی دل و جان سے راضی ہے:

۲ نومبر کو وفاقی کابینہ نے بھارت کو 'پسندیدہ ترین ملک' کی حیثیت دینے کا فیصلہ کیا۔ یقیناً یہ فیصلہ اچانک نہیں ہوا بلکہ اس سے ایک ماہ قبل پاکستانی وزیر تجارت امین فہیم نے اپنے بھارتی دورے کے دوران میں اس متوقع فیصلے سے متعلّق بھارتی حکام کو آگاہ کر دیا تھا۔ اس فیصلے کے بارے میں جب چہ میگوئیاں شروع ہوئیں تو بعض تجزیہ کاروں کا خیال تھا کہ پاکستانی فوج اس فیصلے کی مخالفت کرے گی لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ حسین حقانی اور منصور اعجاز کے میمو نے تو فوج اور اس کے اداروں کی نیندیں ضرور حرام کیں اور اس معاملے کے سامنے آنے پر وہ یوں بھنّا اٹھے جیسے کسی وڈیرے اور جاگیردار کی سلطنت میں اُس کے کمی کمین نے اُسے چیلنج کر دیا ہو۔ لیکن جب 'ازلی دشمن' کو دوست کا روپ بہروپ دیا جا رہا تھا تو یہ فوج خراٹے لیتی نظر آئی۔ گویا اندرونِ خانہ سب کی مرضی اور منشا یہی تھی کہ بھارت کو دل میں جگہ دی جائے اور اُسے سر پر بٹھایا جائے ۔

بھارت سرکار اور امریکہ کی خوشیاں:

بھارتی وزیراعظم کی باچھیں کھِل گئیں اور اُس نے سارک سربراہ کانفرنس میں گیلانی کو 'امن کا علم بردار' قرار دیتے ہوئے یہ انکشاف بھی کر ڈالا کہ '' ہم نے تو ۱۵ سال قبل (بھارت کو پسندیدہ ملک قرار دینے کی) یہ تجویز دی تھی''۔ 'قابضین پاکستان' کے آقا امریکہ نے بھی اس اقدام کا بھرپور خیر مقدم کیا۔ پاکستان پر قابض فوجی جنتا اور جمہوری اشرافیہ نے اپنا سب کچھ صلیبی دیوی کی چوکھٹ پر قربان کر دیا لیکن اس کے باوجود بھی امریکہ اپنے شیطانی منصوبوں کی تکمیل کے لیے بھارت کو ہی خطے میں چودھری کے طور پر دیکھنا چاہتا ہے۔ ایسا چودھری جس کی مرضی اور منشا سے خطے کی تمام پالیسیوں کو ترتیب دیا جائے۔ یہود، نصاریٰ اور ہنود کا یہ اتحادِ ثلاثہ امت کے خلاف مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوششیں عرصے سے جاری ہیں۔ ان کوششوں کو بار آور بنانے میں مرتدین بھلا کیونکر پیچھے رہ سکتے ہیں۔ لہٰذا وہ پوری جانفشانی سے

29 اکتوبر: وفاقی دارالحکومت کابل شہر میں فدائی مجاہد نے امریکی ٹرینروں کے کاروان پر استشہادی حملہ کیا، اس حملے میں 25 امریکی ہلاک ہوئے۔

اپنے آقاؤں کے من پسند نقشے میں رنگ بھرنے میں مصروف ہیں۔اوباما انتظامیہ کے ایک سینئر عہدے دار نے کہا کہ’’ بھارت کو تجارت کے لیے پسندیدہ ملک قرار دینا نا صرف دونوں ممالک بلکہ خطے کے بھی مفاد میں ہے۔پاکستان اور بھارت نے اس سلسلے میں بہت کام کیا ہے۔‘‘

خون روتا کشمیر :

پاکستانی فوج اور اُس کی خفیہ ایجنسیوں اپنے مقاصد کے حصول کے لیے تحریک آزادیٔ کشمیر کو استعمال کیا۔جب تک مفاد پورا ہوتا رہا......تب تک تو جہادِ کشمیر کو’غزوۂ ہند‘ جیسے متبرک نام سے نوازا گیا لیکن نائن الیون کے بعد جہادِ کشمیر بھی’’ دہشت گردی‘‘ کے زمرے میں شامل ہوا اور رفتہ رفتہ کشمیر کی جہادی تنظیموں کا وجود آئی ایس آئی کے’سیف ہاؤسز‘ تک محدود ہوکر رہ گیا۔اب کوئی تو ’ایدھی‘ کی پیروکاری میں مگن ہے اور کوئی ٹرسٹوں اور فاؤنڈیشنوں میں عافیت تلاش کر رہا ہے......جب کہ فوج اور آئی ایس آئی کی کشمیر کے ہزاروں شہدا کے خون سے غداری،مسلمانانِ کشمیر کو مشرکینِ ہند کے مقابلے میں بے یار و مددگار چھوڑ دینے اور لاتعداد خواتینِ اسلام کی عصمتوں کا سودا کرنے میں کسی قسم کی شرم اور حجاب آڑے نہ آیا۔اب پاکستان اور بھارت کے مابین تجارت ہو گی......لاہور سے امرتسر اور کراچی سے کھوکھرا پار تجارتی قافلوں کی بلا روک ٹوک آمدورفت شروع ہوگی...... یہاں سے کھیلوں کا سامان،چمڑے کی مصنوعات،سرجیکل کے آلات اور قسم قسم کے کپڑے وہاں جائیں گے اور وہاں سے پان،چھالیہ،گٹکا،بنارسی ساڑھیاں،تمباکو،چائے،پیاز اور آلو یہاں آئیں گے...... پاکستان کے راستے سے افغانستان اور وسط ایشائی منڈیوں تک بھارت کو آسان رسائی حاصل ہوگی......اور دوسری جانب کشمیری شہدا کے قبرستانوں کی آبادی بھی ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھ رہی ہے اور بڑھے گی ، انڈین جیلوں میں قید مجاہد اسیران کی آنکھیں بھی ’اپنوں‘ کی طوطا چشمی سے خون روئیں گی،اپنے بیٹوں اور بھائیوں سے محروم ہو جانے والی مائیں اور بہنیں آنکھوں میں آزادی کے خواب سجائے جہادِ کشمیر اور آزادیٔ کشمیر کو’باہمی تجارت‘ کے آسیب کی نذر ہوتا دیکھیں گی......واہ رے پاکستان پر قابض مافیا! تیرے بل بوتے پر ہندو بنئے کو تو آزادی مل گئی کہ وہ آسان اور سستے ذریعے سے اپنی تجوریاں بھر لے لیکن اہل کشمیر کی تحریک کو جس بے دردی سے تو نے دغا دیا ہے اُسے کشمیریوں کی نسلیں بھی بھلا نہیں پائیں گی!!!

غدار چہروں کی پہچان ......کچھ مشکل نہیں!:

کیا واضح ترین دلائل کے بعد بھی اُن قبیح عناصر کو پہچاننا کچھ مشکل ہے،جو’را‘ کے ایجنٹ ہیں،جو بھارت کے دوست ہی نہیں پکے وفادار ہیں،جو ظاہری دشمنی کا ڈھنڈورا پیٹ کر اندرونی طور پر سب کچھ بھارت کے حوالے کیے ہوئے ہیں۔کیا مجاہدین پر دشنام طرازی کرنے اور طرح طرح کی افترا پردازیوں کے ذریعے محسنین امت کے کردار کو مسلمانوں کی نظروں سے گرانے والے اخلاق اور حیا کی کسی ادنیٰ سی صنف سے بھی واقف ہیں؟ جواب یقیناً نفی میں ہوگا......کیونکہ حیا باختگی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے بغیر مجاہدین کے متعلق اس قدر دجل و فریب کا اظہار ممکن ہی نہیں......وہ جو’’ بھارتی اسلحہ سے جنگ کرتے ہیں‘‘ اُن کے خلاف استنبول کانفرنس اور مالدیپ میں سارک کانفرنس میں سب متحد ہیں۔اور بات کانفرنسوں تک محدود نہیں بلکہ’’ دہشت گردی‘‘ کے خلاف وسیع تر اتحاد میں ہر کافر،مرتد اور منافق پیش پیش ہے۔

حقائق تو یہ ھیں!:

ایم کیو ایم اور اے این پی کے بھارت اور اسرائیل سے روابط کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں......لیکن یہی ایم کیو ایم اور اے این پی آج پاکستان کے دو صوبوں میں سیاہ وسفید کی مالک قرار پائی ہیں......فوج اور آئی ایس آئی کا ہر موقع پر دفاع کرنے والے بتائیں گے کہ آخر فوج کی مرضی کے بغیر ان دونوں ملک دشمن قوتوں کو کیسے’ طاقت کے ایوانوں‘ تک پہنچایا جا سکتا ہے؟ یہی پاکستانی فوج ہے جو اُن عناصر کو بھی ’پرموٹ‘ کرتی ہے جو را کی ایما پر عامۃ المسلمین کے قتل عام کے لیے بازاروں اور شاہراہوں پر بم دھماکے کرتے ہیں۔معصوم مسلمانوں کو خون میں نہلانے کے بعد یہ ایک تیر سے کئی شکار کرتے ہیں اور ایسے دھماکوں کا الزام تحریک طالبان پاکستان پر عائد کیا جاتا ہے تاکہ ایک طرف سے ان کا بھارت سے گٹھ جوڑ نظروں سے اوجھل رہے اور دوسری جانب عام مسلمانوں کے دلوں میں مجاہدین کے لیے نفرت،بغض اور عناد کے بیج بوئے جائیں۔جو شخص بھی ایمان کی بصیرت سے محروم نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ نے چشمِ بینا کے ساتھ اُسے دلِ بینا سے بھی نوازا ہے وہ ان حالات میں آسانی سے فیصلہ کر سکتا ہے کہ کون سا گروہ پاکستان کے مسلمانوں کے لیے درد دل سے معمور ہے اور کون سا قبیلہ تمام تر قومی وملی مفادات کو ہندوؤں کے چرنوں میں قربان کر رہا ہے۔

اھل حق کو پہچانو!:

جس نیک طینت گروہ کو یہ بد باطن اور عبادالبطن’را،موساد کا ایجنٹ قرار دیتے ہیں،جن کی نسبت یہ مضحکہ خیز دعوے کیے جاتے ہیں کہ وہ بھارت کے فراہم کردہ اسلحہ کے زور پر لڑ رہے ہیں،جن کے گھروں اور بازاروں پر ٹنوں بارود برسا کر فاتحانہ انداز میں اعلانات کیے جاتے ہیں کہ’’ دہشت گردوں کے وہ اڈے تباہ کر دیے جو بھارت کی امداد سے بنائے گئے تھے‘‘،وہ جن کے شہید امیر بیت اللہ رحمہ اللہ،امیر تحریک طالبان پاکستان حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ،مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ،مولانا فقیر محمد حفظہ اللہ اور اُن کے تمام مجاہدین کو بھارتی ایما پر ’فساد‘ کرنے کا موردِ الزام ٹھہرایا گیا،اللہ کے جن بندوں کو بھارتی ایجنٹ ثابت کرنے کے لیے تہذیب و اخلاق کی تمام قیود کو توڑ کر بے شرمی کی انتہا کرتے ہوئے بار بار میڈیا کے ذریعے یہ جھوٹ بکا جاتا ہے کہ یہ’غیر مختون‘ ہیں......وہ عبادالرحمٰن تو اپنا سب کچھ راہِ خدا میں تج کر جہاد کے لیے اور کفار کی گردنیں مارنے کے لیے اپنے گھروں کو چھوڑے ہوئے ہیں۔کفار سے نبرد آزمائی کے ساتھ ساتھ اُنہیں کفار کے’دفاعی حصار‘ سے بھی نمٹنا پڑتا ہے...... یہ وہ اولیاء اللہ ہیں جن کی زندگی کا مقصد ہی اللہ کے کلمے کی سربلندی اور امت مسلمہ کے لیے عزت ،رفعت اور تمکنت کا حصول ہے......یہ وہ رھبان من اللیل ہیں جو اپنی راتیں اپنے رب کے دربار میں گڑگڑاتے ہوئے آنسوؤں اور آہوں کے ساتھ گزارتے ہیں......یہ وہ فرسان من النھار ہیں جن کے کندھوں پر موجود اسلحہ دشمنان دین وملت کے لیے اجل کا پیغام ثابت

29 اکتوبر:صوبہ ارزگان ضلع نیش کے علاقے میں افغان فوجی نے ضلعی مرکز کے قریب قندھار فرنٹیئر کور سے منسلک بریگیڈ میں آسٹریلوی اور افغان فوجیوں پر حملہ کیا،11 آسٹریلوی اور 3 افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

ہو رہا ہے۔سوائے مسلمانانِ پاکستان! اپنے دلوں کی آنکھوں کو کچھ دیکھنے کا موقع تو دو! ذرائع ابلاغ کی ایمان کُش گردوغبار نے اگرمحسنین امت کے چہروں کو تمہاری نظروں میں دھندلا دیا ہے تو خدارا اس گردوغبار سے نکل کر چند لمحوں کے لیے ان کے نورانی چہروں اور اجلے کردار کو تو دیکھو! ان کے دنوں کی تپش اور ان کے شبوں کے گداز کی جھلک کو محسوس تو کرو۔میڈیا سے آنے والے تمام شرانگیز پروپیگنڈے کو اپنے ذہن اور حواس پر حاوی ہونے سے کچھ ساعتوں کے لیے روکو تو تم پر ان فرزانوں کی حقیقت وا ہو۔خلیل جبران نے کہا تھا کہ

''اگر آپ صرف وہی کچھ دیکھتے ہیں جو دنیا آپ کو دکھاتی ہے اور صرف وہی کچھ سنتے ہیں جو دنیا آپ کو سناتی ہے.....تو یقین کیجیے کہ آپ نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی سن سکتے ہیں''۔

ہندوانہ طرز معاشرت سے رجوع کیجیے:

آج پاکستان کے ہر گھر میں (الا ما رحم ربی) ہندوانہ طرز معاشرت کا غلبہ ہے۔ہمارے گھروں میں کوئی شام نہیں کٹتی جب تک 'سٹار پلس' کے ڈراموں سے لطف اندوز نہ ہوا جائے.....ہمارے شادی بیاہ کے معاملات پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتے جب تک اُن میں ہندوانہ رسمیں نہ کی جائیں.....ہم اپنی روزمرہ زندگی میں بھی ایسی ہی رسوم و رواج کے غلام بن کر رہ گئے ہیں.....ہمارے نوجوان اپنے آئیڈیل اور ہیرو انڈین فلموں میں تلاش کرتے ہیں.....نوجوان بچیاں انڈین اداکاراؤں کی اداؤں اور چال چلن کو نقل کرنے میں فخر محسوس کرتی ہیں.....ہر نیا فیشن 'بالی وڈ' سے ہو کر یہاں پہنچتا ہے.....انڈین ڈراموں اور فلموں کے بغیر ہمیں زندگی 'پھیکی اور بے رونق' لگنے لگتی ہے.....ایسے میں اقبال مرحوم کے یہ الفاظ سو فیصدی ہمارے احوال کا صحیح پتہ دیتے ہیں کہ

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اپنی اس حالت کو سدھارنے ہی میں ہماری عافیت ہے۔ہمارے اِنہیں اعمال کی سزا ہے کہ ہم پر جرنیلی اور جمہوری مترفین مسلط ہیں جنہوں نے ہر موقع پر اسلام اور ملت سے غداری کی نت نئی مثالیں رقم کی ہیں.....حالات کی یہ گھمبیر تا یقینی طور پر شامتِ اعمال ہی ہے لہٰذا شریعت کو اپنا ملجا و ماویٰ بنائیں، ہندوانہ تہذیب سے نفرت اور اسلامی اقدار و تمدن سے محبت و وابستگی کی طرح ڈالیں، اپنی زندگیوں میں سے تمام شیطانی کاموں کو نکال باہر کریں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلاف کی زندگیوں کو اپنے لیے آئیڈیل بنائیں، مجاہدین اسلام کو اپنے ہیرو کے طور پر اجاگر کریں اور جہاد کے فرض کو ادا کرنے کے لیے میدان سجائیں.....پھر دیکھیں کہ را کے یہ ایجنٹ فوجی و جمہوری حکمران اور بھارت کے یار آپ کے ہاتھوں کس قدر ذلت اور رسوائی کا شکار ہوتے ہیں اور گائے کے پجاری بھی اِنہی انصارانِ لشکر مہدی کے ہاتھوں ذلیل و رسوا ہو کر مفتوح ہوں گے، ان شاء اللہ!!!

☆☆☆☆☆

بقیہ: اس کے ہر قطرے میں اک صبح نئی

اب بہار آنے کو ہے۔ لالہ کو ایسا توانا، ایمان سے پُر، زندگی کی حرارت سے لبالب بھرا ہوا خون، اتنے قیمتی عرب کا میسر آ گیا۔! شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے۔! لیکن یہاں انہی کے سرفروش قبیلے، سخت جان قافلے کی حیات مذکور ہے۔رہے ہم پاکستانی، تو ہمارا بلڈ گروپ ان سے نہیں ملتا (اِلّا ماشاءاللہ)۔ہمارا اور امریکہ کا بلڈ گروپ ایک ہے اور ہم پروفیشنل بلڈ ڈونر ہو چکے۔پیسے کے عوض خون بیچنے والے۔ہم نے اپنے خون کی بوتلیں بھر بھر کر امریکہ کو بیچیں۔افغانستان میں لہولہان امریکہ ہمارے خون سے حیات نو پاتا ہے!

افغانستان کی سرزمین بھی عجب سرزمین ہے۔ہر زمین کو اللہ نے اس کی نعمتوں میں سے کوئی نہ کوئی حصّہ دے رکھا ہے۔خلیج کے ممالک زیرزمین سیال سونے کی دولت سے مالا مال ہیں۔پاکستان کو اللہ نے تھر کول کی صورت کوئلے کی دولت سے نوازا ہے۔افغانستان وہ سرزمین ہے جس میں ہر رنگ کے کافر کا مدفن ہے! پہلے برطانیہ، پھر روس، اور اب تو دنیا کی ہر رنگ نسل کا کفر ایک طرف اور بالمقابل دنیا کے ہر رنگ اور نسل کے شہدا کے خون نے اس سرزمین کو پاکیزہ تر کر دیا۔کیسا نرالا خزانہ ہے جس سے یہ قوم نوازی گئی! اللہ کے دشمنوں کے گڑھے اور اللہ کے دوستوں کے باغات! یہ وہ سرزمین ہے جہاں رنگ نسل سے ماوراُ اسلامی تہذیب نے نمو پائی۔ان شاءاللہ جو بنیاد شیخ نے یہاں رکھی۔درویش خدامست، نہ شرقی ہے نہ غربی۔عرب و عجم، گورے کالے کی تفریق سے ماورا..... وہ عالی شان تہذیب، آفاقی، عافیت بخش یہیں سے اٹھ کر دنیا کو استعمار کے ظلم و استحصال سے نجات دلائے گی۔یہ خون رائیگاں نہیں جائے گا۔اس کے ہر قطرے میں ایک نئی صبح مضمر ہے۔ان شاءاللہ!

(یہ مضمون ایک معاصر مجلّہ میں شائع ہو چکا ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: چار ہزار ارب ڈالر کی صلیبی جنگ

اور پھر یہ امر بھی لوگ بھول جاتے ہیں کہ افغان حکومت اور سیکورٹی فورسز کسی بھی طور ملک کو محفوظ رکھنے کی پوزیشن میں نہیں۔ایسے میں اتحادیوں کا انخلا افغانستان کو ایک نئی خانہ جنگی کی بھٹی میں جھونک دے گا۔حالات کی خرابی بالآخر امریکہ کی نااہلی کا ثبوت قرار پائے گی۔افغانستان نے صرف امریکہ کو نہیں کھایا بلکہ 'کمیونزم' کی طرح پورے 'سرمایہ دارانہ نظام' کو دفن کر دیا ہے۔جس کا خمیازہ پہلے مرحلے پر امریکی عوام بھگت رہی ہے۔ہمارے ملک کے میڈیا پر بیٹھے دانش وروں کے ہونٹ کیوں سلے ہوئے ہیں جب کہ پوری دنیا کا کنٹرولڈ میڈیا چیخ رہا ہے اور سرمایہ دارانہ نظام کی شکل میں سودی نظام کے خلاف سراپا احتجاج ہے۔

☆☆☆☆☆

30 اکتوبر: صوبہ زابل ضلع شاہ جوئی میں مجاہدین نے رومن فوج کی پیدل گشتی پارٹی پر حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں 5 رومن فوجی اور ایک افغان مترجم ہلاک ہو گئے۔

کفر کی آنکھ کا کانٹا.....شمالی وزیرستان

عبید الرحمٰن زبیر

ماہ اکتوبر میں ہیلری کلنٹن کے پاکستان کے دورے کے دوران میں پاکستانی حکام نے اُس کے تمام احکامات کی بجاآوری کی یقین دہانی کروائی تھی۔اس دورے سے قبل پاکستانی ذرائع ابلاغ نے کئی ہفتوں تک ایسی فضا بنائی کہ جس سے سطحی فکر کے حامل افراد یہی گمان کرنے لگے کہ پاکستانی فوج اور اُس کے خفیہ ادارے اب کی بار خم ٹھونک کر امریکہ کے آگے کھڑے ہوں گے اور امریکہ سے ''آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر'' بات کی جائے گی۔لیکن عملاً یہی ہوا کہ ''بھاؤ بڑھاؤ اور بھرم دکھاؤ'' پالیسی کے تحت پہلے تو سینہ پھُلایا گیا اور بعد ازاں چرن چھُونے اور خدمت گزاری کی اعلیٰ مثالیں قائم کرنے کی ریت کو پوری طرح نبھایا گیا۔

اس دورہ کے دوران میں امریکہ اور پاکستان کے درمیان شمالی وزیرستان میں انٹیلی جنس تعاون کے ذریعے امریکی 'سرجیکل سٹرائیکس' اور ڈرون حملے بڑھانے پر اتفاق ہوا تھا۔یہ 'اتفاق ہونے والی' بات تو اگرچہ لطیفہ نما ہی ہے لیکن شاید امریکیوں کو بھی نظامِ پاکستان کی بے بسی اور مجبوری کا ادراک ہے۔اسی لیے وہ اس نظام کا بھرم رکھنے کے لیے ایسی اصطلاحات استعمال کرتے ہیں وگرنہ یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ امریکہ کو جس وقت جو اقدام کرنا ہوتا ہے وہ بلا روک ٹوک اور بغیر کسی تردد کے کر گزرتا ہے۔یہ بے چارے غلامانِ امریکہ اپنے آقا کے سامنے دم مارنے کی جسارت تو کجا زبانی کلامی احتجاج بھی کرنے کو گستاخی سمجھتے ہیں۔

۳۱ اکتوبر کو 'رائٹرز' نے یہ خبر جاری کی ''امریکہ نے کہا ہے کہ آرمی چیف اشفاق کیانی اور صدر زرداری نے حقانی نیٹ ورک کے خلاف کارروائی کی یقین دہانی کرادی ہے۔ہیلری کلنٹن نے پاکستانی حکام پر واضح کر دیا کہ امریکہ اس حوالے سے حقیقی تبدیلی دیکھنا چاہتا ہے''۔۳۱ اکتوبر ہی کو اس خبر کی تصدیق ہوئی اور تصدیق بھی پاکستانی وزیرِاعظم نے کی۔آسٹریلوی شہر پرتھ میں ایک انٹرویو میں گیلانی نے کہا کہ ''امریکی مطالبات پر ہمارا تقریباً اتفاق ہو چکا ہے، دہشت گرد میرے ملک کے مفاد کے خلاف کام کر رہے ہیں''۔

۹ نومبر کو زرداری نے امریکی کانگریس کے وفد سے ملاقات میں صلیبی آقاؤں کے احکامات پر عمل درآمد کا یقین دلایا۔ملاقات کے بعد امریکی ہوم لینڈ سیکورٹی وفد کے سربراہ میکائل میکال نے برطانوی اخبار 'دی ٹیلی گراف' کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ زرداری نے حقانی نیٹ ورک کے خاتمے کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا ہے کہ ''میں ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہوں، وہ سانپ ہیں اور میں ان سب کا پیچھا کروں گا، ہم امریکی تعاون سے حقانی نیٹ ورک کو ختم کریں گے''۔امریکی نیوز ایجنسی اے پی کو انٹرویو میں میکال نے کہا کہ اُس نے زرداری کو باور کرادیا ہے کہ امریکی امداد خطرے میں ہے۔

زرداری اور گیلانی جس طرح بڑھ چڑھ کر اپنے 'مائی باپ' امریکہ کو شمالی وزیرستان میں مجاہدین کے خلاف آپریشن کا یقین دلا رہے ہیں.....اُس سے صاف ظاہر ہے کہ پاکستان کی فوج جتنا شمالی وزیرستان کی 'لحد' میں اترنے کو تیار نظر آتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں 'طاقت کے مراکز' یعنی فوج اور خفیہ ایجنسیاں پردے کے پیچھے بیٹھی ہیں اور اپنے 'ٹوڈیوں' کو آگے کر رکھا ہے۔

پاکستانی فوج صلیبی افواج کے ہراول دستے کے کردار کو آخری دم تک نبھانے کی کوشش میں ہے۔اسی کردار کو نبھاتے نبھاتے پاکستان ۷۰ ارب ڈالر پھونک چکا ہے جب کہ ہزاروں فوجی ہلاک اور لاتعداد زخمی اور معذور حالت میں کفار کی دوستی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔سوات، جنوبی وزیرستان، ملاکنڈ ڈویژن، خیبر، کرم، مہمند، اورکزئی ایجنسیوں میں یہ فوج کفار کی جنگ میں فرنٹ لائن کا کردار ادا کرتے ہوئے مجاہدین کے خلاف بے شمار آپریشن کر چکی ہے۔ان تمام علاقوں میں موجود غیور مجاہدین نے ہر موقع اور ہر محاذ پر صلیبی کافروں کے ساتھ ساتھ صلیبی حواری پاکستانی فوج کو بھی ناکوں چنے چبوائے ہیں۔

اگرچہ شمالی وزیرستان میں آپریشن کرنے کا فیصلہ ایسا نہیں ہے جو آسانی سے کیا جاسکے۔یہی وجہ ہے کہ پچھلے دو سال سے پاکستانی فوج امریکی دباؤ کے باوجود اس آپریشن کے لیے حامی بھرنے کی بجائے پس وپیش سے کام لے رہی ہے۔پاکستانی فوج کی اس ہچکچاہٹ کا اصل سبب کیا ہے؟ یہ معلوم کرنا ہو تو ماہ نومبر ۲۰۱۱ء کے نوائے افغان جہاد کے شمارہ میں ''پاکستان امریکہ چپقلش......ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور'' کے عنوان سے شائع ہونے والے مضمون کا مطالعہ مفید رہے گا۔اب اگر پاکستانی فوج بھاگتے ہوئے کفار کے لشکر کی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے شمالی وزیرستان کو اپنا ہدف بناتی ہے تو مجاہدین دیگر محاذوں کی طرح یہاں بھی اس کا مقابلہ کرنے اور اسے مات دینے کے لیے تیار ہیں۔

شمالی وزیرستان میں مجاہدین کے امیر حافظ گل بہادر حفظہ اللہ نے بھی فوج سے مذاکرات ختم کر دیے ہیں اور 'امن معاہدہ' توڑنے کی دھمکی دی ہے۔اس سلسلے میں اُنہوں نے کہا کہ ''وزیرستان میں حکومتی تعاون سے ڈرون حملے جاری ہیں، اب تک ہم صبر سے کام لے رہے تھے، مگر اب ظلم کی انتہا ہوگئی ہے، اب ہم حکومت کے ساتھ مزید مذاکرات نہیں کریں گے، اگر حکومت نے ہمارے خلاف ظالمانہ اقدام کیا تو پھر فوج کے لیے ہمیں روکنا مشکل ہو جائے گا۔یہاں عامۃ المسلمین کا قتل عام ہو رہا ہے، ہم عوام کو درپیش مشکلات کی وجہ سے صبر سے کام لے رہے تھے مگر اب ہم حکومت کے ساتھ امن معاہدہ پر مزید عمل نہیں کر سکتے۔اگر یہی صورت حال رہی تو اپنے حملوں کا رخ پاکستان کی طرف موڑ دیں گے''۔

(بقیہ صفحہ ۵۴ پر)

30 اکتوبر: صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں مجاہدین نے پولیس کاروان پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 4 فوجی رینجر گاڑیاں تباہ ہوگئیں اور ان میں سوار 8 پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

نیٹو کا حملہ..... پاکستانی فوج کی ذلت وخواری کا مظہر

عثمان یوسف

ماہِ دسمبر کا شمارہ طباعت کے لیے تیاری کے آخری مراحل میں تھا کہ ۲۵ اور ۲۶ نومبر کی درمیانی شب کو نیٹو کی طرف سے پاکستانی فوج پر حملے کی 'بریکنگ نیوز' سامنے آئی۔خبر کے مطابق مہمند ایجنسی کی تحصیل غلنئی سے ۵۰ کلومیٹر دور پاکستانی فوج کی سلالہ چیک پوسٹ پر نیٹو کے جنگی طیاروں اور ہیلی کاپٹروں نے حملہ کیا۔خبروں کے مطابق اس کارروائی میں حصّہ لینے والے ہیلی کاپٹر نیٹو کے نہیں بلکہ امریکی تھے۔سرکاری ذرائع کے مطابق اس حملے میں ایک میجر اور دو کیپٹن سمیت ۲۸ فوجی اہلکار ہلاک جب کہ ۱۵ زخمی ہوئے۔

'قومی سلامتی' کی ایک بار پھر ''بیداری'':

پاکستان کی خودمختاری اور قومی سلامتی جو ریمنڈ ڈیوس کے معاملے میں کچھ دیر کے لیے بیدار ہوئی اور کچھ ہفتوں بعد خوابِ خرگوش کے مزے لینے لگی.....پھر ایبٹ آباد آپریشن کے بعد چند دن کے لیے اُسے دوبارہ ہوش آیا لیکن اُسے دوبارہ 'مزے کی نیند' سُلا دیا گیا......اس واقعے کے بعد ایک مرتبہ پھر 'قومی سلامتی اور خودمختاری' انگڑائیاں لے رہی ہے۔۲۶ نومبر کو کابینہ کی دفاعی کمیٹی کا اجلاس ہوا،جس میں جنرل کیانی اور جنرل خالد شمیم نے بھی شرکت کی۔اس اجلاس میں ۱۵ دن کے لیے نیٹو رسد کی بندش اور شمسی ایئر بیس کو امریکہ سے واپس لینے کا فیصلہ کیا گیا۔یہ وہی شمسی ایئر بیس ہے جو اس سے قبل بھی حکومت متعدد مرتبہ امریکہ سے خالی کروا چکی ہے۔اب دوبارہ خالی کروانے کی باتیں 'مکھی پر مکھی' مارنے کے مصداق ہے

آئندہ جارحیت ہوئی تو......

پاکستانی آرمی چیف کیانی نے کہا ۲۶ نومبر کو کہا کہ '' پاکستانی فوج کو آئندہ ایسی کسی کارروائی کا بھرپور جواب دینے کی ہدایت جاری کر دی ہے''۔یہی کیانی تھا جس نے ایبٹ آباد آپریشن کے بعد امریکہ کی '' آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر'' کہا تھا کہ '' امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ آئندہ ایسی کارروائی کے نتائج بھگتنا ہوں گے''۔۱۹ اکتوبر کا 'جرأت مندانہ' بیان تو قارئین کو ابھی بھولا نہیں ہوگا جس میں کیانی نے کہا کہ '' امریکہ حملہ کرنے سے پہلے ۱۰ مرتبہ سوچے گا''۔۱۰ بار سوچنا تو درکنار امریکیوں نے تو جب چاہا جہاں چاہا حملہ کیا اور کبھی ایک لمحہ کے لیے بھی سوچنے کی فکر اُنہیں دامن گیر نہیں ہوئی۔کیونکہ اُنہوں نے زرخرید غلاموں کو 'شکوہ' کرنے کی اجازت مرحمت کر رکھی ہے......سو اگر غلامانِ امریکہ اس اجازت کا فائدہ اٹھا لیتے ہیں تو بھلا اُسے کوئی اعتراض کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

امریکی حملوں پر ایک نظر:

پاکستان کی سالمیت کا ڈھنڈورا پیٹنے والے ذرا اس پر بھی ایک نظر ڈالیں کہ اس 'سالمیت کی ہنڈیا' کو امریکیوں نے کتنی بار بیچ چوراہے کے توڑا ہے۔۱۱ جون ۲۰۰۸ء کے دوسرے ہفتے میں مہمند ایجنسی میں ایف سی کی پوسٹ پر امریکی حملے میں ایف سی کے ایک میجر سمیت ۱۱ اہلکار اور ۱۰ شہری ہلاک ہوئے۔۳ ستمبر ۲۰۰۸ء کو جنوبی وزیرستان میں انگور اڈہ کے علاقے میں امریکی اور اتحادی فوجیوں نے موسیٰ نیکہ نامی گاؤں میں ایک مکان پر حملہ کر کے خواتین اور بچوں سمیت ۲۱ افراد کو شہید کر دیا۔نومبر ۲۰۰۸ء میں خیبر ایجنسی کی تحصیل وادئ تیراہ میں امریکی حملے میں ۷ سیکورٹی اہلکار ہلاک ہوئے۔۲۰۱۰ء میں ۳ واقعات پیش آئے،ان واقعات میں امریکی ہیلی کاپٹروں نے مالی وزیرستان کے مختلف علاقوں میں حملے کر کے ۵۰ سے زائد پاکستانی فوجی اہلکاروں کا ہلاک کیا۔۱۲ مئی ۲۰۱۱ء کو شمالی وزیرستان کے علاقہ اوڑہ منڈی میں نیٹو افواج نے ایک پاکستانی چوکی کو نشانہ بنایا جس میں ۳ سیکورٹی اہلکار ہلاک ہوگئے۔کرم ایجنسی کے علاقے غزگئی میں نیٹو افواج کے ایک میں حملے میں پانچ عام شہری ہلاک ہوئے تھے۔

آخر میں کیا ہوگا؟:

اس واقعہ کے بعد بھی ذرائع ابلاغ میں ماضی کی طرح بھونچال کی کیفیت محسوس ہوئی۔آنے والے دنوں میں تجزیہ نگار چیخیں چنگھاڑیں گے،'نیوز الرٹ' کا دور دورہ ہوگا،امریکہ سے احتجاج اور 'تعاون ختم کرنے' کے تنبیہات کا سلسلہ ہوگا،کیری لوگر بل اور ریمنڈ ڈیوس کیس کی طرح سیاسی جماعتیں سڑکوں،چوراہوں اور چوکوں پر زوردار احتجاج کریں گی،امریکہ سے تعلقات منقطع کرنے کی قراردادیں منظور ہوں گے۔پھر بالآخر پاکستانی فوج اور نظام پرانی تنخواہ میں کچھ اضافوں کے ساتھ صلیبی نوکری میں جُت جائے گا......اور سارا معاملہ ٹائیں ٹائیں فش ہو جائے گا۔یاد رہے کہ ۲۶ نومبر کو ہونے والے کابینہ کی دفاعی کمیٹی کے اجلاس میں جو فیصلے ہوئے اُن میں ایک فیصلہ یہ بھی تھا کہ '' حادثہ یا غلطی قرار نہیں دیا جاسکتا مشترکہ تحقیقات اور معاوضے کا مطالبہ کریں گے''۔

ڈرون حملوں پر خاموشی اور اب چیخ و پکار:

امریکی جاسوس طیاروں کے ذریعے ہزارہا مسلمانوں کو شہید کیا گیا لیکن پاکستانی فوج اور حکومت نے رسمی احتجاج سے بڑھ کر کبھی کوئی قدم اٹھانے کی زحمت نہیں کی۔اب تو وہ رسمی احتجاج بھی قصۂ پارینہ بن گیا ہے۔بی بی سی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے بالکل صحیح سمت اشارہ کیا ہے کہ '' حکومتی احتجاج چوکیوں پر حملے کے بعد آتا ہے۔پاکستانی کے قبائلی علاقوں میں پاک افغان سرحد پر تعینات سیکورٹی فورسز کے اہلکاروں پر نیٹو اور ایساف کی جانب سے ۶ سے زیادہ حملے ہو چکے ہیں جب کہ عام آبادی پر ہونے والے حملوں کی تعداد درجنوں میں ہے تاہم حکومت پاکستان کی جانب سے امریکی حملوں پر احتجاج صرف سرکاری چوکیوں پر حملے کی صورت میں سامنے آتا ہے''۔سوال یہ ہے کہ کیا پاکستانی صرف فوج کے افسران اور سپاہی ہیں؟ روزانہ ڈرون حملوں میں درجنوں معصوم شہری شہید ہوتے ہیں تو کوئی احتجاج نہیں ہوتا لیکن جب بھی فوجی چوکیوں پر حملہ ہوتا ہے تو سب بلک اٹھتے ہیں۔کیا صرف فوجی تنصیبات ہی پاکستان ہے؟

(بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

31 اکتوبر: قندھار شہر میں فدائی مجاہدین نے امریکی فوج کے مرکز آئی۔آر۔ڈی پر فدائی آپریشن کیا،اس کارروائی میں 12 امریکی و افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

صلیبی دنیا کے لیے نیا چیلنج......صومالیہ

خباب اسماعیل

اسلام کے وفادار سپاہی دنیا کے ہر خطے میں موجود ہیں اور عالمی تحریک جہاد کے پرچم تلے اللہ کے دشمنوں کے شیطانی منصوبوں کے آگے بند باندھے ہوئے ہیں۔ براعظم افریقہ میں صومالیہ کی سرزمین تحریکِ جہاد کے لیے سب سے زرخیز ثابت ہوئی ہے۔ جس طرح افغانستان میں طالبان اور تنظیم القاعدہ کے مجاہدین نے کفار کی نیندیں حرام کی ہیں بالکل اسی طرح حرکتہ الشباب المجاہدین کی صورت میں منہج جہاد پر پوری استقامت سے گامزن مجاہدین' صومالیہ میں صلیبیوں کے لیے خوف اور دہشت کی علامت ثابت ہوئے ہیں۔

افریقہ کے اس پسماندہ ترین خطے سے جہاد وقتال کی صدائیں بلند ہوئیں اور ان صداؤں کی گونج افریقی عیسائی ممالک کے لیے بھی پریشانی کا سبب بنی اور اُن عیسائی ممالک کے صلیبی وصہیونی سردار بھی اس آوازِ حق سے ہراساں ہونے لگے۔ الشباب کے مجاہدین نے صومالیہ کی صلیب نواز حکومت کے خلاف بھی علمِ جہاد بلند کیا، صومالیہ کے ہمسائے میں واقع عیسائی ممالک کی چیرہ دستیوں کی روک تھام کے سلسلے میں بھی اپنا کردار ادا کیا اور امریکہ و یورپ کے لیے بھی عالمی تحریک جہاد کے بڑھتے ہوئے قدم نیندیں اڑانے کا موجب ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ایک طرف تو امریکہ کی شہہ پا کر کینیا اور ایتھوپیا نے اپنی فوجیں صومالیہ میں مجاہدین کے خلاف اتاری ہیں اور دوسری جانب امریکی ڈرون میزائل حملوں میں شدت آئی ہے۔ صومالیہ میں اس سے قبل امریکی ڈرون میزائل حملے نہیں ہوئے تھے لیکن الشباب کی بڑھتی ہوئی طاقت اور جہاد کی کامیابیوں نے امریکیوں کو جھنجھلاہٹ کا شکار کر دیا ہے۔ حالت یہ ہے کہ افغانستان اور عراق میں ٹیکنالوجی کو ایمان کے مقابلے میں بدترین شکست کا سامنا ہے اسی طرح صومالیہ' صلیبیوں کے لیے ایک اور جہنّم ثابت ہو رہا ہے۔

بلیک واٹر صومالیہ میں:

آن لائن افریقی جریدے ''کوسٹ ویک'' کا اپنی ایک رپورٹ میں صومالیہ کی امریکی حمایت یافتہ حکومت کے حوالے سے کہنا ہے کہ اس وقت صومالی حکومت کی جانب سے غیر ملکیوں اور مشنریز کی سکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں، اس سلسلے میں صومالی حکومت افریقی یونین اور اقوامِ متحدہ کے ساتھ ساتھ امریکی افسروں سے بھی قریبی رابطے میں ہے۔ جریدے کا یہ بھی کہنا ہے کہ اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل بان کی مون کے خصوصی نمائندے آگسٹائن پی ماہگا نے ایک تقریب کا معائنہ کیا جس میں ابتدائی طور پر ان ۵۰۰ ریکروٹس کو تربیت دینے کا آغاز کیا گیا ہے۔ ان ریکروٹس کو سیکورٹی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔ بلیک واٹر کا سربراہ ایرک پرنس اس ضمن میں معاملات کی خود نگرانی کر رہا ہے۔ جب کہ سکیورٹی ملیشیا کے حوالے سے فنڈنگ امریکہ، جاپان اور ان کے عرب اتحادیوں کی جانب سے کی گئی ہے، جس میں تربیت مقدیشو کے ساحلوں کے قریب نیٹ لینڈ اور جبوتی پولیس اکادمی میں دی جا رہی ہے۔ افریقہ نیوز کا دعویٰ ہے کہ اس ضمن میں ۲۰۰ سے زائد صومالیوں کو تربیت فراہم کی جا رہی ہے اور اس کے لیے امریکہ کے عرب اتحادیوں نے بھی فنڈز فراہم کیے ہیں، جن میں متحدہ عرب امارات کا نام سرفہرست ہے۔ افریقہ نیوز کا کہنا ہے کہ عرب ممالک، امریکہ، جاپان اور اقوامِ متحدہ کی جانب سے اس منصوبے پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔

افریقہ میں مجاھدین کے خلاف صلیبی اتحاد:

۲۷ جولائی ۲۰۱۰ء کو کمپالا (یوگنڈا) میں افریقی یونین کا اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں صومالیہ میں غیر ملکی افواج کی تعداد بڑھانے کے حوالے سے اتفاق رائے کیا گیا۔ افریقی یونین کے اجلاس میں ۳۵ ممالک کے سربراہان نے شرکت کی تھی۔ جس میں منظوری دی گئی تھی کہ صومالیہ میں ۲ ہزار غیر ملکی فوجیوں کو مزید بھیجا جائے۔ یہ وہ منصوبہ تھا جس کو پایہ تکمیل پہنچانے کے لیے امریکہ کی فوج (افریکام کے نام سے) افریقہ میں کام کر رہی ہے لہٰذا صومالیہ میں مجاہدین کے خلاف جنگ کی منصوبہ بندی امریکہ نے افریقی یونین کے اجلاس میں اپنے افریقی اتحادیوں کے ذریعے کی تھی۔

امریکی فوج مجاہدین کے خلاف 'افریکام' کے نام سے حرکت میں آئی ہے۔ افریکام اس وقت جن افریقی ممالک میں موجود ہے ان میں کوموروس، جبوتی، ایتھوپیا، اریٹیریا، کینیا، مڈگاسکر، موریشس، سیچلی، صومالیہ، سوڈان اور تنزانیہ شامل ہیں۔ افریقہ میں خفیہ کارروائیوں کے لیے امریکہ نے افریکام کا ہیڈ آفس اور فوجی اڈہ جبوتی میں بنا رکھا ہے جو کہ (Lemonnieck Camp) کے نام سے قائم ہے۔ اس اڈے میں بلیک واٹر اور سی آئی اے کے مسلح کمانڈر موجود ہیں جو صومالیہ میں تخریبی کارروائیوں میں ملوث ہیں اور اس وقت 2500 کے قریب بلیک واٹر کے کمانڈوز جبوتی میں موجود ہیں۔

کینیا کی فوج صلیبی مدد کے لیے صومالیہ میں داخل:

۱۷ اکتوبر کو کینیا کی فوج ۲۵ بکتر بند گاڑیوں میں مجاہدین سے جنگ کے لیے صومالیہ میں داخل ہوئی۔ کینیا کے اس اقدام کے ساتھ ہی ایتھوپیا، یوگنڈا اور برونڈی نے بھی مجاہدین کے خلاف کارروائیوں کا آغاز کر دیا۔ اس سے پہلے افریقی یونین مشن کی افواج بھی مقدیشو میں موجود ہیں۔ جن کی حمایت اور پشتی بانی کے لیے صومالیہ کے مرتد حکمران شریف کی حکومت نے افریقی یونین سے معاہدہ کر رکھا ہے۔

۱۸ اکتوبر کو الشباب کے ترجمان علی محمد راگے نے بی بی سی کی صومالی سروس سے

31 اکتوبر: صوبہ ہلمند ضلع باغران میں امریکی فوجی مجاہدین کے خلاف کارروائی کی غرض سے آئے، جن پر مجاہدین نے حملہ کر دیا۔ کئی گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی میں 15 امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوگئے۔

بات کرتے ہوئے کہا کہ الشباب کے جنگجو کینیا پر حملہ کردیں گے۔الشباب کے ترجمان نے کہا کہ "ہم اپنا دفاع کریں گے، کینیا جنگ کا مطلب نہیں سمجھتا، ہم سمجھتے ہیں کہ جنگ کیا ہوتی ہے۔کینیا کی بلند و بالا عمارتوں کو تباہ کردیا جائے گا"۔

امریکی ڈرون میزائل حملے:

پچھلے چند ماہ کے دوران میں صومالیہ میں امریکیوں نے ڈرونز کے ذریعے بستیوں، بازاروں اور عوامی مقامات پر میزائل برسا کر اپنی سفاکیت کو دہرایا ہے۔۱۴/اکتوبر کو صومالیہ کے جنوبی علاقے میں امریکی ڈرون طیاروں کے حملے میں ۷۰ افراد شہید ہوئے۔ ۱۵/اکتوبر کو مقدیشو کے جنوبی علاقے میں امریکی ڈرون حملے میں ۱۱۵ افراد شہید اور درجنوں زخمی ہوگئے۔۲۲ اکتوبر کو صومالیہ کے جنوبی ضلع ہوسنگو میں امریکی ڈرون طیاروں کے میزائل حملے میں ۴۹ مسلمان شہید اور ۲۰ سے زائد زخمی ہوئے۔ ۲۵ اکتوبر کو صومالیہ کے جنوبی علاقے ایف ماڈو میں ڈرون حملے میں ۲۹ افراد شہید اور ۸۹ زخمی ہوئے۔۳۰/اکتوبر کو صومالیہ کے علاقے لوئیر جوبا میں امریکی ڈرون کے میزائل حملے میں ۱۱۹ افراد شہید جب کہ ۴۶ سے زائد زخمی ہوگئے۔ ۵ نومبر کو جنوبی صومالیہ کے کیسمایو ساحل پر واقع شہر کودا پر امریکی ڈرون حملوں کے نتیجے میں ۲۴ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔اسی دن جنوبی صومالیہ کے شہر باردرا پر امریکی ڈرونز کے میزائل حملوں میں ۴۵ افراد شہید ہوئے۔بور ہو شہر کے گرد علاقے میں اسی دن ڈرون حملے میں ۱۳۰ افراد شہید ہوئے۔۱۸ نومبر کو افعا اور بیلا شہر میں دو الگ الگ ڈرون حملوں میں ۴۲ افراد شہید اور متعدد شدید زخمی ہوئے۔

مجاھدین کی کارروائیاں:

ان شہادتوں کے نتیجے میں مجاہدین کے حوصلے پست ہوئے او رنہ ہی عامۃ المسلمین نے مجاہدین سے بے زاری اور لاتعلقی کا اظہار کیا۔ان مخلص مجاہدین کے سامنے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول رہتا ہے کہ

إِن تَكُونُواْ تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّهِ مَا لاَ يَرْجُونَ وَكَانَ اللّهُ عَلِيماً حَكِيماً(النساء:۱۰۴)

"اگر تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو یہ کافر بھی تکلیف اٹھاتے ہیں جب کہ تمہیں اللہ سے جس اجر کی امید ہے وہ اُنہیں نہیں ہے"۔

مجاہدین اخروی اجر پر یقین رکھتے ہوئے اللہ کے راستے میں صبر واستقامت سے چل رہے ہیں اور آئے روز اپنی عملیات کے نتیجے میں صلیبی کافروں کو جہنّم واصل کررہے ہیں۔۹ اکتوبر کو صومالیہ کے جنوبی قصبے دھوبلے اور بندرگاہی شہر کمایو میں مجاہدین نے ۱۳ امریکی ڈرون طیارے مار گرائے۔۱۳ اکتوبر کو مجاہدین نے کینیا کی سرحد کے قریب قصبہ کالا ہرکا میں امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔۱۹/اکتوبر کو صومالیہ کے دارالحکومت مقدیشو میں وزارتِ خارجہ کے دفتر کے سامنے ایک کار بم کے پھٹنے سے ۶ اہل کار ہلاک اور ۶ زخمی ہوگئے۔یہ حملہ کینیا کے وزیرِ دفاع اور وزیرِ خارجہ کے مقدیشو کے دورے کے وقت ہوا، مذاکرات جہاں پر ہو رہے تھے وہ مقام جائے وقوعہ سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔۲۰ اکتوبر کو مقدیشو کے شمالی میں ڈینیل کے مقام پر مجاہدین نے برونڈی کی صلیبی افواج پر تباہ کن حملے کیے۔ان حملوں کے نتیجے میں ۱۰۱ برونڈی فوجی ہلاک اور ۲۰۰ سے زائد زخمی ہوئے جب کہ متعدد کو گرفتار بھی کیا گیا۔۲۷ اکتوبر کو مرتد حکومت کی ہونے والے ایک اجلاس کی سربراہی مرتد صدر شریف کررہا تھا، اس پر مجاہدین کے ایک دستے نے مارٹر گولوں سے حملہ کردیا۔اس اجلاس میں مرتدین اسلامی ولایت بنادر میں موجود مجاہدین کے نئے عسکری پلان سے نمٹنے کے لیے منصوبہ بندی کررہے تھے۔یہ اجلاس ہوٹل لفوین میں ہورہا تھا۔مجاہدین کی طرف سے داغے جانے والے مارٹر گولے ہوٹل پر گرنے سے کئی مرتد ہلاک وزخمی ہوگئے جب کہ باقی سب وہاں سے بھاگ نکلے۔مرتد شریف بھی عمارت سے نکل کر افریقی صلیبیوں کے کھڑے ٹینکوں میں سے ایک ٹینک کی پشت پر سوار ہوکر بھاگ نکلا۔۲۹ اکتوبر کو صومالی میں افریقن یونین کے فوجی اڈے پر یکے بعد دیگرے ۲ فدائی حملوں اور مجاہدین کی فائرنگ کے نتیجے میں ۱۰۰ افریقی فوجی ہلاک ہوگئے۔۲۹ اکتوبر کو مقدیشو سٹیڈیم کے قریب واقع یوگنڈین فوج کے مرکز پر مجاہدین نے کامیاب کارروائی کی۔جس کے نتیجے میں ۸۰ صلیبی یوگنڈین فوجی ہلاک ہوگئے۔۲۰ نومبر کو مجاہدین نے 'سمندری جہاد' کی فیوض و برکات کو بھی سمیٹا جب کسیاموشہر میں کوڈھا اور مدھاوو کے ساحل کے قریب مجاہدین نے تیز رفتار کشتیوں پر سوار ہوکر کینیا کے دو چھوٹے بحری جہازوں پر حملہ کیا اور اُن میں سے ایک کو راکٹوں اور گرنیڈ کا نشانہ بنا کر غرق کردیا جبکہ دوسرے جہاز کو شدید نقصان پہنچایا۔اسی طرح ۲۰ نومبر ہی کو تابتا اور ڈھوبلے شہروں میں مجاہدین نے دو مختلف کارروائیوں میں کینیا کے فوجی دستوں پر گھات لگا کر حملے کیے، جن کے نتیجے میں ۶ فوجی گاڑیوں کو تباہ کردیا گیا اور متعدد کینین فوجی ہلاک ہوئے۔

صومالیہ میں نفاذِ شریعت:

حرکۃ الشباب المجاہدین جہاں عسکری میدان میں کفار اور مرتدین سے سے نبرد آزما ہے وہیں اپنے زیرِ قبضہ علاقوں میں شریعت کے نفاذ اور عامۃ المسلمین کی فلاح و بہبود کے لیے بھی کوشاں ہیں اور یہ علاقے امن و امان کے لحاظ سے مثالی علاقے ہیں۔صومالیہ کے ان صوبوں میں مجاہدین پوری طرح کنٹرول رکھتے ہیں، شبیلی، بنادر، جوبا، قیذو، ہیران، قلقود، لوفوی، بے، باکول، کیسمایو......ان تمام علاقوں میں **امر بالمعروف و نہی عن المنکر** کے شرعی حکم پر عمل کرتے ہوئے عوامی ذرائع آمد و رفت استعمال کرتے ہوئے خواتین اور مردوں کو ساتھ بیٹھنے کی اجازت نہیں۔مجاہدین موبائل فونز کی تلاشی بھی لیتے ہیں کہ کہیں ان میں کوئی نازیبا تصاویر، گانے یا ویڈیو موجود تو نہیں۔الشباب نے موسیقی پر بھی پابندی عائد کی ہوئی ہے۔شالنبو، گلوین اور بولا مریر سمیت اکثر اضلاع میں عوامی مقامات پر سگریٹ نوشی کی بھی اجازت نہیں ہے۔نماز کے اوقات میں کاروبار کی بھی اجازت نہیں اور یہ حکم مجاہدین کے زیرِ اثر تمام علاقوں پر لاگو ہے۔اس کے ساتھ ساتھ مجاہدین نے اپنے علاقوں میں باقاعدہ شرعی عدالتیں قائم کررکھی ہیں جن میں علمائے کرام شریعت کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔حال

یکم نومبر: صوبہ غزنی ضلع رشیدان میں پولیس چیف کی گاڑی پر بارودی سرنگ کا دھماکہ ہوا، جس کے نتیجے میں چیف 7 اہل کاروں سمیت موقع پر ہلاک ہوگیا۔

ہی میں ایک خاتون کے ساتھ اجتماعی زیادتی کے مجرموں کو سنگسار کیا گیا اور ایک قتل کا قصاص بھی لیا گیا۔

مسلمانوں کی خدمت :

الشباب المجاہدین عامۃ المسلمین کی خدمت میں بھی پیش پیش ہے۔۲۱ جنوری ۲۰۱۱ء کو اسلامی صوبے شبیلی السفلی میں زکوۃ کے مویشیوں کی تقسیم کا کام مکمل ہوا اور مجموعی طور پر جو زکوۃ اس صوبے میں تقسیم کی گئی وہ ۴۳۵۷ بکریاں اور ۱۳۱۳ گائے تھیں۔ ۵ فروری کو حرکت الشباب المجاہدین کے تحت قحط سے متاثرہ لوگوں کے لیے قائم شدہ کمیٹی کی طرف سے اسلامی صوبے ھیران اور شبیلی کی طرف ایک امدادی قافلہ روانہ کیا۔ اس قافلے میں دس بڑے ٹرک شامل تھے۔ جن پر گندم ،مکئی اور تیل لدا ہوا تھا۔ اس قافلے میں ۴۰۰۰ بوری گندم اور مکئی کے علاوہ ۲۰ لیٹر والے ۳۷۵ تیل کے ڈبے تھے۔ دونوں صوبوں کے ۷۵۰۰ متاثرہ خاندانوں میں تقسیم کیے گئے۔ ۱۵ اپریل کو الشباب نے ایک اہم پل کی تعمیر نو کی گئی جو صوبہ ہیران کو دیگر صوبوں سے متصل کرتا ہے۔ اسلامی صوبے ہیران کے مجاہدین نے اس پل کی تعمیر نو شروع کی جو بیلید وین شہر سے گزرتا ہے، کیونکہ یہ ناپائیدار تھا اور مسلمانوں کے لیے خطرے کا سبب بنا ہوا تھا۔ اس منصوبے کی تکمیل پر عامۃ المسلمین نے خوشی کا اظہار کیا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ پل بہت سے دیگر صوبوں سے اتصال کا ایک انتہائی اہم راستہ ہے اور مجاہدین کو مقامی تاجروں اور کاروباری حضرات کی طرف سے بھی بے پناہ مدد اور حمایت ملی ہے۔ الشباب کی طرف سے مسلمانوں کی خدمت کے لیے انجام دی جانے والی سرگرمیوں میں سے یہ صرف چند مثالیں ہیں۔ وگرنہ حقیقت یہ ہے کہ صومالیہ میں الشباب کے زیر اثر علاقوں میں کم یاب وسائل کے باوجود عامۃ المسلمین کی خدمت اور اکرام کا بے مثال سلسلہ جاری وساری ہے۔

عامۃ المسلمین کی دینی تربیت کا اہتمام:

حرکۃ الشباب المجاہدین نے مسلمانوں کی اخلاقی اور دینی تربیت کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا ہے۔ نوجوانوں میں جذبہ جہاد اور شوق شہادت کی آبیاری کے لیے ایسی تدبیریں اختیار کی جارہی ہیں کہ جنہیں دیکھ کر کفار دنگ بھی رہ جاتے ہیں اور مارے خوف کے چیخ وپکار بھی شروع کردیتے ہیں۔ مجاہدین نے صومالی بچوں کے مابین مقابلہ حسن قرأت اور حفظ القرآن کی انوکھی تقاریب کا انعقاد کیا۔ ان مقابلوں کے اختتام پر کامیاب قرار دیے جانے والے بچوں اور نوعمر حفاظ میں کلاشن کوف اور دستی بم بطور انعام ،نقدی کے ساتھ تقسیم کیے گئے۔

صلیبی ذرائع ابلاغ چیخ اٹھے :

الشباب کے اس اقدام پر تو مغربی ذرائع ابلاغ باقاعدہ سینہ کوبی کرتے دکھائی دیے۔ واشنگٹن پوسٹ، گارجین، افریقہ نیوز، سی این این، بی بی سی اور امریکی جریدے بوسٹن گلوب کے صفحات پر ان مقابلوں کے اثر سے چھا جانے والی سراسیمگی صاف محسوس کی جاسکتی ہے۔ ان ذرائع ابلاغ کے خوف اور وحشت کا ایک راز اور بھی ہے، جسے انہوں نے خود ہی طشت از بام کیا۔ تفصیلات کے مطابق صلیبی اور صہیونی ممالک کی حکومتیں اس انکشاف کے بعد انتہائی ہراساں ہیں کہ برطانیہ کی بعض اعلیٰ درجے کی یونیورسٹیوں کے طلبہ القاعدہ سے تعلّق رکھنے والی حرکۃ الشباب المجاہدین کے ساتھ مل کر لڑنے کے لیے صومالیہ جارہے ہیں، ٹائمز کی ایک رپورٹ میں یہ انکشاف کیا گیا ہے، اخبار کے مطابق ''کم وبیش ایک درجن مسلمان نوجوانوں نے جن میں ایک لیڈی میڈیکل ریسرچر بھی شامل ہے حال ہی میں ایک انتہا پسند باغی تنظیم الشباب میں شمولیت اختیار کی ہے۔ ان میں لندن سکول آف اکنامکس، امپیریل کالج اور کنگز کالج لندن کے طلبہ بھی شامل ہیں''۔ سنڈے ٹائمز نے دعویٰ کیا ہے کہ ''صومالیہ کے لیے دہشت گردوں کی فراہمی کے بارے میں اس کی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ برطانیہ القاعدہ کے لیے بھرتی کا زرخیز علاقہ بن گیا ہے''۔

کفار کے یوں دہشت زدہ ہوجانے سے قطعی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ یہ صلیبی جنگ ٹیکنالوجی ،ڈرونز، ڈیزی کٹر اور نیپام بموں اور بستیوں پر لاکھوں ٹن بارود برسا کر نہیں جیتی جاسکتی۔ یہاں تو ٹیکنالوجی کے مقابلے میں ایمان ہے......ڈرونز اور مہلک بموں اور ہتھیاروں کے مقابلے میں جذبہ شہادت ہے......آہن وبارود کے مقابلے میں جنتوں کا دیوانہ وار شوق ہے......بھلا اس شوق، اس جذبے اور اس ایمان کو کوئی بڑی سے بڑی دنیاوی طاقت بھی کیونکر شکست دے سکتی ہے۔ مجاہدین نے اپنی لازوال قربانیوں کے ذریعے یہی نوشتہ دیوار افغانستان سے عراق تک، پاکستان سے لیبیا تک اور یمن سے صومالیہ تک واضح تر کردیا ہے۔ دنیا کے کونے کونے کی طرح صومالیہ میں بھی مجاہدین شدید ترین آزمائشوں اور کٹھن ترین حالات کے باوجود رضائے ربی اور علو وتمکنت کی منزل کو اپنے بہت قریب دیکھ رہے ہیں، ان شاءاللہ۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: کفر کی آنکھ کا کانٹا......شمالی وزیرستان

محترم حافظ گل بہادر صاحب کے الفاظ اور فوج کو انتباہ' شمالی وزیرستان میں آنے والے وقت میں مجاہدین کی طرف سے فوج کے ساتھ روا رکھے جانے والے 'سلوک' کی طرف اشارہ بھی ہے اور وارننگ بھی! فوج اور آئی ایس آئی کی ایما پر مجاہدین کے خلاف اپنا زور بیان اور زورِ قلم صرف کرنے والوں کو خبر ہو کہ اُن کے ''رزق رساں'' اپنے آقا ومولا امریکہ کی جی حضوری کرتے ہوئے شمالی وزیرستان میں مجاہدین کے ہاتھوں قصہ پارینہ بننے جارہے ہیں!!!

☆☆☆☆☆

02 نومبر: صوبہ ننگرہار ضلع خوگیانی میں مجاہدین اور امریکی فوجیوں کے درمیان شدید لڑائی لڑی گئی۔ اس لڑائی میں 7 امریکی فوجی ہلاک ہوئے، لڑائی میں 3 مجاہدین بھی شہید ہوئے۔

افغانستان سے باعزت واپسی کے لیے ناکام صلیبی کوششیں

سید عمیر سلیمان

صلیبی افواج کا انخلا:

فرانس کے بعد اب جرمنی نے بھی افغانستان سے فوجوں کے انخلا کا اعلان کردیا ہے۔ برلن میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے جرمن وزیر خارجہ گیڈو ولیٹرویلے نے انخلا کے منصوبے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ جنوری ۲۰۱۲ء میں ۱۰۰۰ جرمن فوجی واپس بلا لیے جائیں گے۔اس طرح افغانستان میں موجود جرمن فوجوں کی تعداد ۵۳۵۰ سے کم ہوکر ۴۳۵۰ رہ جائے گی۔

افغانستان سے انخلا کے امریکی اعلان کے بعد نیٹو ممالک بھی باری باری اپنی فوجیں نکالنا شروع ہوگئے ہیں۔امریکہ اور برطانیہ کے علاوہ فرانس، بیلجیئم، ناروے اور سپین بھی اپنی افواج کے انخلا کا اعلان کرچکے ہیں۔فرانس ۲۰۱۲ء کے آخر تک ۱۰۰۰ فوجی نکال لے گا۔بیلجیئم جنوری ۲۰۱۲ء تک اپنے آدھے فوجی واپس بلا لے گا۔ناروے نے اعلان کیا ہے کہ اس نے انخلا شروع کردیا ہے اور ۲۰۱۴ء تک آہستہ آہستہ اپنے فوجی واپس بلا لے گا۔سپین ۲۰۱۲ء میں انخلا شروع کرے گا اور ۲۰۱۳ء تک ۴۰ فیصد فوج واپس جائے گی۔ کینیڈا نے جولائی ۲۰۱۱ء میں ہی افغانستان میں موجود تمام فوجی واپس بلا لیے تھے اور اب وہ صرف تربیتی مقاصد کے لیے ہی فوجی افغانستان میں رکھے گا۔

مرتدین کی بے چینی:

افغانستان سے صلیبیوں کے انخلا کی خبروں سے افغان کٹھ پتلی حکومت کے اراکین پریشان نظر آتے ہیں۔انہیں اپنا مستقبل خطرے میں نظر آرہا ہے کہ اگر صلیبی' افغانستان سے نکل گئے تو وہ مجاہدین کے رحم وکرم پر ہوں گے۔یہی وجہ ہے کہ ایسے ایمان فروش' صلیبی افواج افواج سے افغانستان چھوڑ کر نہ جانے کی درخواستیں کرتے نظر آتے ہیں۔ حال ہی میں صوبہ قندھار کے اراکین پارلیمنٹ نے ایک پریس کانفرنس میں اتحادی افواج سے اپیل کی ہے کہ وہ قندھار چھوڑ کر نہ جائیں۔انہوں نے کہا کہ قندھار میں طالبان کا حالیہ حملہ اس بات کا ثبوت ہے کہ طالبان قندھار مضبوط ہیں اور قندھار میں اتحادی افواج کا رہنا ضروری ہے۔اسی طرح کرزئی نے بھی امریکی فوج کو مستقل اڈے بنانے کی پیش کش کرتے ہوئے کہا کہ اگر امریکہ افغانستان میں مستقل فوجی اڈے بنانا چاہتا ہے تو بنا سکتا ہے،اس میں ہمارا فائدہ ہے،اس سے افغان فوجی تربیت حاصل کریں گے۔

استنبول کانفرنس:

۲ نومبر کو استنبول میں افغانستان میں قیام امن کے حوالے سے کانفرنس ہوئی جس میں امریکہ، افغانستان، پاکستان، بھارت، چین، روس، ترکی اور ایران سمیت ۲۳ ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔نیٹو ممالک اور اقوام متحدہ کے نمائندے بھی شامل تھے۔کانفرنس کے اختتام پر 'استنبول ڈیکلریشن' کے نام سے ایک اعلامیہ جاری کیا گیا جس میں مستقبل میں افغانستان کو تجارت کا پل بنانے اور ''دہشت گردی'' کو ختم کرنے پر زور دیا گیا۔اس کے علاوہ تمام ممالک کے باہمی تعاون سے ''دہشت گردوں'' کے اڈے ختم کرنے اور افغان مہاجرین کی وطن واپسی کے اقدامات کرنے پر بھی زور دیا گیا۔''دہشت گردوں'' کے مقابلے میں تمام ممالک میں باہمی اعتماد اور انٹیلی جنس معلومات کے تبادلے بھی ڈیکلریشن کے نکات میں شامل تھے۔

لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ تمام ممالک کے نمائندوں کو اکٹھا کرنے کے باوجود نہ تو افغانستان کی صورت حال کا کوئی حل پیش کیا جا سکا اور نہ ہی افغانستان سے صلیبی افواج کی باعزت واپسی کے لیے کوئی تجویز پیش کی گئی۔ادھر اُدھر کے چھوٹے چھوٹے مسائل پر بحث مباحثے کے بعد کانفرنس اختتام پذیر ہوئی اور تمام ممالک کو اکٹھا کرنے کا جو امریکی مقصد تھا یعنی افغانستان سے باعزت واپسی کا کوئی طریقہ......وہ حاصل نہ ہوسکا۔

کانفرنس سے ایک دن پہلے ترکی، افغانستان اور پاکستان کے صدور نے بھی اپنے وفود کے ہمراہ باہم ملاقاتیں کیں اور افغانستان کے حالات پر بات چیت ہوئی۔ترکی اور پاکستان نے افغانستان کو فوجی تربیت کے حوالے سے امداد کی پیش کش کی۔اس کے علاوہ تینوں ممالک نے مشترکہ فوجی مشقیں کرنے کا بھی اعلان کیا۔پاکستان اس سے پہلے بھی کئی بار افغان فوج کو تربیت دینے کی پیش کش کرچکا ہے مگر افغان حکام اس کو نظر انداز کرتے رہے ہیں۔مگر اس بار افغان وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ معاہدہ ہوا ہے جس کے تحت پاکستانی فوج افغان فوج کو تربیت دے گی۔

لویہ جرگہ:

۱۷ نومبر تا ۲۰ نومبر کابل میں چار روزہ لویہ جرگہ منعقد ہوا۔یہ جرگہ افغان صدر حامد کرزئی نے بلایا تھا اور اس کا مقصد افغان صورت حال اور صلیبی افواج کے انخلا پر بحث کرنا تھا۔جرگے میں تقریباً ۲۰۰۰ افراد نے شرکت کی لیکن اس میں طالبان کے حقیقی نمائندے موجود نہیں تھے۔جرگے کے موقع پر خوف کی فضا تھی اور کابل میں سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے تھے جب کہ جرگے میں شرکت کرنے والوں کی جگہ جگہ تلاشی لی گئی۔کرزئی نے افغان عوام کو شیشے میں اتارنے کے لیے افغانستان کو ایک عمر رسیدہ شیر سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا کہ ''افغانستان شیر ہے جو کمزور، بوڑھا اور بیمار سہی مگر شیر پھر بھی شیر ہوتا ہے۔شیر اپنے گھر میں کسی اجنبی کی آمد کو پسند نہیں کرتا۔وہ نہیں چاہتا کہ رات کے وقت غیر ملکی اس کے بچوں کو لے جائیں، شیر حکومت کے متوازی ڈھانچے نہیں چاہتا''۔۴ روزہ جرگے کے بعد چند نکات پر اتفاق کیا گیا جن پر عمل درآمد کے نتیجے میں کرزئی کو امریکہ کے ساتھ سٹریٹیجک معاہدہ کرنے کی اجازت دی گئی۔یہ نکات حسب ذیل ہیں:

03 نومبر: چار قندائی مجاہدین نے صوبہ ہرات میں ائیر پورٹ کے قریب امریکی فوج کے سپلائی مرکز پر حملہ کیا۔اس طویل لڑائی میں ڈائریکٹر سمیت 12 امریکی وافغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۱۔ اتحادی افواج رات کو چھاپے مارنا بند کریں۔

۲۔ تیسرے ملک کے افغانستان پر حملے کی صورت میں امریکہ افغانستان کا ساتھ دے گا۔

۳۔ اتحادی افواج کے انخلا کے بعد اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ افغانستان سیاسی جنگ کا میدان نہ بن جائے۔

۴۔ افغانستان کی سرزمین سے کسی دوسرے ملک پر فوجی آپریشن نہیں کیا جائے۔

۵۔ امریکی امداد شیڈول کے مطابق دی جائے گی۔

۶۔ امریکہ افغانستان کے انفراسٹرکچر کی تعمیر نو کرے۔

۷۔ پاکستان اور طالبان کے ساتھ مذاکرات کیے جائیں۔

۸۔ کوئی بھی معاہدہ دس سال سے زیادہ کا نہیں ہوگا۔

مجاہدین نے اس جرگے کو ڈرامہ قرار دیا اور کہا کہ افغانستان کی قدیم روایت جرگہ کی توہین ہے کہ اس قسم کا جرگہ بلایا جائے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ اس جرگے کی حیثیت کچھ بھی نہیں اور امریکہ یا اتحادی اس جرگے کے فیصلوں کو ماننے کے پابند نہیں۔

دلچسپ صورت حال اس وقت پیش آئی جب مجاہدین نے جرگے کے انعقاد سے پہلے ہی جرگے کی سیکورٹی کا پورا پلان میڈیا کے سامنے پیش کر دیا۔ ۲۷ صفحات پر مشتمل اس پلان میں سیکورٹی انتظامات کی فہرست، سیکورٹی اہل کاروں کی ذمہ داری اور نام اور ایک تفصیلی نقشہ شامل تھا۔ طالبان کے اس اعلان کے بعد افغان حکام میں کھلبلی مچ گئی۔ طالبان نے نہ صرف اس سیکورٹی پلان کے حصول اور جرگے پر حملوں کا عندیہ دیا بلکہ جرگے سے ایک ہفتہ قبل مسلسل حملوں سے یہ ثابت کیا کہ ان کا اپنا نیٹ ورک بہت مضبوط ہے، وہ جہاں چاہیں اور جب چاہیں حملہ کر سکتے ہیں یا کروا سکتے ہیں۔ جرگے کے اجلاس کے پہلے روز دو راکٹ داغے گئے جس سے کوئی جانی نقصان تو نہیں ہوا مگر کچھ افراد زخمی ہوگئے۔ گذشتہ برس بھی جرگے کی تقریب طالبان کے حملوں کی وجہ سے درہم برہم ہوگئی تھی جب کرزئی کی تقریر کا آغاز ہوتے ہی درجنوں طالبان مجاہدین نے اچانک دھاوا بول دیا تھا۔ اس لیے اس مرتبہ لویہ جرگے کی حفاظت کے لیے سخت سیکورٹی انتظامات کیے گئے تھے۔ تقریباً ۲۰ ہزار سے زائد سیکورٹی اہل کار جرگے کے شرکا کی حفاظت کے لیے مامور کیے گئے تھے۔ لیکن طالبان نے اس سارے سیکورٹی پلان کو افشا کر دیا اور افغان حکام نے سبکی سے بچنے کے لیے اس کو جعلی قرار دیا اور کہا کہ یہ افغان حکومت کو بدنام کرنے کی سازش ہے۔ اس واقعے سے میڈیا اور دنیا پر مجاہدین کے اثر ورسوخ اور صلاحیت کی صورت حال واضح ہوگئی۔

مجاھدین کی کارروائیاں:

گذشتہ ماہ بھی مجاہدین نے صلیبی اور افغان مرتد فوج پر بھرپور حملے جاری رکھے۔

۱۷ اکتوبر کو چار فدائی مجاہدین نے قندھار شہر کے وسط شرکت میوہ کے علاقے میں امریکی فوجی مرکز اور نام نہاد صوبائی تعمیراتی ادارے PRT پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ لڑائی رات بارہ بجے تک جاری رہی۔ لڑائی کے اختتام پر ۴ فدائی مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا اور درجنوں امریکی اور افغان فوجی جہنّم واصل ہوئے۔

۲۹ اکتوبر کو کابل میں امریکی ٹریزوں کی بس پر فدائی حملہ کیا گیا۔ فدائی مجاہد عبدالرحمٰن نے ۷۰۰ کلو بارود سے بھری گاڑی امریکی ٹریزوں کی بس سے ٹکرا دی جس سے ۲۵ امریکی ٹریز ہلاک ہوگئے۔ بس کی حفاظت پر مامور ایک سیکورٹی کار بھی تباہ ہوگئی۔

۲۹ اکتوبر کو صوبہ اروزگان ضلع نیش کے علاقے میں افغان فوجی شہید درویش نے ضلعی مرکز کے قریب قندھار فرنٹیئر کور سے منسلک بریگیڈ میں آسٹریلوی اور افغان فوجیوں پر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں ۱۱ آسٹریلوی اور ۳ افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ واضح رہے کہ درویش شہید عرصہ دراز سے مجاہدین سے رابطے میں تھے اور اسی موقع کے انتظار میں ڈیوٹی دے رہے تھے۔

۳ نومبر کو صوبہ ہرات میں ایئرپورٹ کے قریب نیٹو سپلائی مرکز پر ۴ فدائی مجاہدین نے حملہ کیا۔ پہلے ایک فدائی مجاہدین نے بارود سے بھری گاڑی مرکز کے گیٹ سے ٹکرا دی جس کے بعد باقی تینوں فدائی مجاہد اندر داخل ہوگئے اور دو بدو لڑائی چھڑ گئی۔ کئی گھنٹے کی لڑائی کے بعد تینوں مجاہدین شہید ہوگئے جب کہ ڈائریکٹر سمیت ۱۲ صلیبی اور افغان فوجی ہلاک ہوئے اور متعدد گاڑیاں تباہ بھی ہوئیں۔

۹ نومبر کو صوبہ اروزگان کے صدر مقام ترین کوٹ شہر میں ایک افغان فوجی افسر نے فائرنگ کر کے 10 آسٹریلوی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ آسٹریلوی اور افغان فوج کے مشترکہ مرکز میں باضمیر فوجی نے آسٹریلوی اہل کاروں پر ہیوی مشین گن سے اندھا دھند فائرنگ کی۔ کامیاب حملے کے بعد افسر دس ساتھیوں سمیت ٹینک میں سوار ہو کر مجاہدین کے پاس پہنچ گیا اور ٹینک اور اسلحہ مجاہدین کے حوالے کر دیا۔

۱۰ نومبر کو صوبہ پکتیا ضلع سمکنئی میں ۵ فدائی مجاہدین نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا۔ مجاہدین مراکز کے اندر داخل ہوگئے، جس کے بعد مجاہدین اور صلیبی فوجیوں کے مابین شدید جھڑپ ہوئی۔ ۲۴ گھنٹے تک مسلسل مجاہدین ڈٹے رہے جس کے نتیجے میں امریکی طیاروں نے بم باری کی جس سے مجاہدین شہید ہوگئے۔ اس حملے میں ۱۵ امریکی فوجی جب کہ فرنٹیئر کور کے ۱۱۲ اہل کار ہلاک ہوگئے۔

۱۱ نومبر صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں برطانوی فوج کی چیک پوسٹ پر فدائی حملے میں ۱۶ برطانوی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆☆☆☆☆

''تم اپنے بدترین حربے آزمالو اوباما! لیکن ایک بات یاد رہے کہ تم ہم میں سے جتنوں کو چاہو شہید کر لو یا قید کر لو، مگر ہم مجاہدین میں سے ہر ایک جو دنیا کو الوداع کہتا ہے یا اپنی آزادی اللہ کی راہ میں قربان کرتا ہے، اس کی جگہ لینے کے لیے درجنوں لوگ تیار ہوتے ہیں کہ وہ بھی ویسے ہی اسلام کی فتح اور مسلمانوں کے حقوق کے لیے لڑیں''۔ (عزام الامریکی حفظہ اللہ)

04 نومبر: صوبہ ہلمند ضلع گریشک میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ اس حملے کے نتیجے میں 2 سپلائی اور 5 فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں، اس کے علاوہ 10 سیکورٹی اہل کار بھی مارے گئے۔

امارت اسلامیہ افغانستان......اکتوبر،نومبر میں فدائی حملوں کی بوچھاڑ

سید معاویہ حسین بخاری

وَلاَ تَكُونُوا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوامِن دِيَارِهِم بَطَراً وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيْلِ اللّهِ وَاللّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌO وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لاَ غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَاءتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنكُمْ إِنِّيَ أَرَى مَا لاَ تَرَوْنَ إِنِّيَ أَخَافُ اللّهَ وَاللّهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (الانفال:۴۷،۴۸)

''اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لئے) اور لوگوں کو دکھانے کے لیے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور جب شیطان نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کو دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور میں تمہارا رفیق ہوں (لیکن) جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل (صف آرا) ہوگئیں تو پسپا ہو کر چل دیا۔ اور کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ مجھے تو خدا سے ڈر لگتا ہے اور خدا سخت عذاب کرنے والا ہے''۔

ازل ہی سے یہ حقیقت ہے کہ کفار اپنی مادی طاقت کے گھمنڈ میں اہل حق کو مغلوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور شیطان انہیں اس عمل پر ابھارنے کے لیے اہل حق کو کمزور اور آسان ہدف ظاہر کرتا ہے۔ مگر جب کفر اور ایمان کا سابقہ پیش آتا ہے تو اللہ کی نصرت اہل ایمان کی چھوٹی اور مادی لحاظ سے کمزور جماعت کو کفار پر غالب کرتی ہے۔ ایسے وقت شیطان بھی اپنے ساتھیوں سے برأت ظاہر کرتا ہے اور کفار کے پاس کوئی راستہ نہیں ہوتا۔ اس وقت امریکہ اور نیٹو بھی ایسے ہی حالات سے دوچار ہیں۔ افغانستان جسے تر نوالہ سمجھ کر صلیبیوں نے حملہ کیا تھا اب ان کے گلے کی ہڈی بن چکا ہے۔ امریکیوں کی بے بسی اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ امریکی فوج کے ریٹائرڈ جنرل سٹینلے میک کرسٹل کا کہنا ہے کہ افغانستان میں موجودگی کے دس سال بعد بھی امریکہ کے علم میں یہ نہیں آسکا کہ اس لڑائی کو کس طرح کامیابی سے ختم کیا جائے۔ مجاہدین کے حملوں میں روز بروز شدت آرہی ہے اور صلیبیوں کو روزانہ کی بنیاد پر بے حساب جانی و مالی نقصان ہو رہا ہے۔ گزشتہ اکتوبر، نومبر کے مہینے امریکیوں اور نیٹو فوجیوں کے لیے ہلاکت خیز ثابت ہوئے۔ ان دو ماہ میں جہاں مجاہدین کی طرف سے دیگر کاروائیوں میں شدت رہی وہاں خصوصی طور پر فدائی حملے وسیع پیمانے پر اور منظّم انداز میں ہوئے۔ یہ افغانستان کی تاریخ کے کامیاب ترین فدائی حملے تھے جن میں صلیبیوں کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچا، ان حملوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۳ اکتوبر ۲۰۱۱ء افغانستان کے صوبہ قندھار میں افغان وزیر برائے سرحدی اور قبائلی پر فدائی حملہ ہوا ہے تاہم وہ اس حملے میں محفوظ رہا۔

۱۴ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو قندھار کے ضلع بولدک میں شایستہ نامی پیٹرول پمپ پر کھڑے افغان فوجیوں پر حافظ صدیق اللہ نامی مجاہد نے فدائی حملہ کیا۔ انہوں نے اپنی گاڑی فوجیوں کے وسط میں اڑا دی۔ جس سے دو پولیس کمانڈر اور ۱۵ فوجی ہلاک ہوئے۔ متعدد شدید زخمی ہوئے۔ دشمن کی گاڑی بھی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

۱۵ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو شمالی پنجشیر کے ضلع رخ میں ہفتے کی صبح پانچ بجے امریکہ کی پی آر ٹی برانچ پر پانچ مجاہدین نے بیک وقت حملہ کیا۔ محمد سہیل، مصطفیٰ، عبدالسلام، بلال اور خالد پنجشیر ہی کے رہائشی تھے۔ عبدالسلام نے ۶۰۰ کلو بارود سے بھری گاڑی گیٹ سے ٹکرا دی جس سے تمام سیکورٹی بیریئر تباہ ہوگئے اور متعدد سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوگئے۔ اس کے بعد باقی چار مجاہدین اندر داخل ہوگئے اور حملہ کر دیا۔ لڑائی تین گھنٹے جاری رہی۔ اس حملے میں ۴۳ امریکی ہلاک ہوئے اور ۸ گاڑیاں تباہ ہوئیں۔ یہ آپریشن بدر کے بعد کامیاب ترین حملہ تھا جس نے یہ ثابت کیا کہ امریکی و نیٹو ملک کے کسی بھی حصّے میں محفوظ نہیں ہیں۔

۱۶ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو صوبہ پکتیا کے دارالحکومت گردیز میں کئی مجاہدین بیک وقت میونسپلٹی میں داخل ہوگئے اور متعدد امریکی اور افغان دفاتر پر حملہ کر دیا ان میں امریکی فوجی کیمپ، این ڈی ایس ڈیپارٹمنٹ، پولیس ہیڈ کوارٹر، اور پولیس ٹریننگ سینٹر شامل ہیں۔ لڑائی گھنٹوں جاری رہی۔ اس میں درجنوں امریکی وکٹھ پتلی فوجی ہلاک ہوئے۔ مجاہدین بھی شہید ہوگئے۔

۱۷ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو ڈائریکٹوریٹ سروسز کے چیف کے کانوائے پر صبح آٹھ بجے فدائی حملہ ہوا۔ حملے میں چیف کے چھ گارڈ ہلاک ہوئے تاہم چیف سید احمد شدید زخمی ہوا اور ہسپتال میں قومے کی حالت میں ہے اسے حملے کے بعد امریکی ہیلی کاپٹر کے ذریعے زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا۔

۲۷ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو کابل شہر کے دارالامان ایریا میں ایک فدائی حملہ کیا گیا جس میں ۲۵ امریکی ہلاک ہوئے اور متعدد زخمی ہوئے۔ امریکہ نے ابتدا میں ۱۳ ہلاکتوں کا اعلان کیا بعد میں ۱۸ ہلاکتوں کی تصدیق کی۔

۲۹ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو ہفتے کے دن صبح گیارہ بجے ایک مجاہد عبدالرحمان نے کابل

05 نومبر: صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر اور ضلع برکی برک میں مجاہدین نے امریکی فوج کی گشتی پارٹیوں پر حملے کیے۔ ان حملوں کے نتیجے میں 23 امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے اور ایک ٹینک تباہ ہوا۔

کے وسط میں واقع دارالامان کے علاقے میں امریکی اور نیٹو فوجیوں پر حملہ کیا جس میں فوجی ہلاک ہوئے اور درجنوں زخمی ہوئے۔ یہ امریکی اور نیٹو فوج کے اعلیٰ عہدے دار تھے جو کہ کٹھ پتلی افغان فوجیوں کو ٹریننگ دے رہے تھے۔ حملے میں امریکی گاڑیوں کے پرخچے اڑ گئے اور افغان پولیس کی ایک گاڑی بھی تباہ ہوگئی جو کہ امریکیوں کی حفاظت کے لیے تعینات تھی۔ حملے کے لیے استعمال ہونے والی گاڑی میں ۷۰۰ کلو بارود تھا۔

صوبہ کنڑ کے دارالحکومت میں امریکی و نیٹو ایجنسی نیشنل ڈائریکٹوریٹ آف سیکورٹی کے دفتر پر صبح دس بجے فدائی حملہ ہوا۔ حملے میں ایجنسی کے پانچ اہل کار ہلاک ہوئے اور کئی زخمی ہوئے۔ حملے کے وقت نیشنل ڈائریکٹوریٹ آف سیکورٹی کے بہت سے ارکان دفتر میں جمع تھے۔

۲۹ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو محکمہ دفاع پینٹاگون کے مطابق ایک فدائی حملے میں ۱۳ امریکیوں سمیت ۱۷ افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ کابل کے دارالامان کے علاقے میں ہونے والے فدائی حملے کے نتیجے میں ہلاک ہونے والوں میں ۵ امریکی فوجی، ۸ امریکی سول اہل کار، ۳ افغان شہری اور ایک افغان پولیس افسر شامل ہیں۔ شہیدی حملہ آور سرخ رنگ کی ایک ٹیوٹا کرولا گاڑی میں سوار تھا اور مقامی وقت کے مطابق گیارہ بج کر بیس منٹ پر اس نے گاڑی کو بس سے ٹکرا دیا، اس آرمر بس میں امریکی سوار تھے۔ نیٹو کو اس علاقے سے اپنے زخمی فوجیوں کو ہسپتال پہنچانے کے لیے فوجی ہیلی کاپٹر استعمال کرنا پڑے۔ ایک اور فدائی حملہ کرنے والے فدائی کا نام عبدالرحمٰن تھا اور اُن کی گاڑی میں ۷۰۰ کلوگرام دھاکہ خیز مواد بھرا ہوا تھا۔ عبدالرحمٰن نامی مجاہد نے کابل میں امریکی فوجیوں پر فدائی حملہ کیا۔ حملے میں امریکی فوج کے ۲۵ اعلیٰ افسر جہنّم واصل ہوئے۔ اسی روز ایک تیسرے میں واقعے میں ایک فدائی حملہ آور خاتون نے افغان انٹیلی جنس کے دفتر پر حملہ کیا ہے۔ اس واقعے میں افغان انٹیلی جنس کے متعدد اہل کار زخمی ہوگئے ہیں۔ طالبان نے صوبہ کنڑ میں خفیہ ایجنسی کے دفتر کے باہر ہونے والے فدائی حملے کی ذمہ داری بھی قبول کی۔

۳۱ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو افغان حکام کے مطابق ملک کے جنوبی شہر قندھار میں ایک فدائی حملے میں کم از کم چار افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ قندھار میں غیر ملکیوں کی آئی آر ڈی بلڈنگ پر کئی مجاہدین نے بیک وقت حملہ کیا۔ ایک مجاہد نے بارود سے بھرا ٹرک سیکورٹی بیریئر سے ٹکرایا اس کے بعد باقی مجاہدین اندر داخل ہوگئے اور کمروں میں گھس کر پہلے ہتھیاروں سے فوجیوں کو ہلاک کیا بعد میں فدائی حملے کیے۔ لڑائی گھنٹوں جاری رہی۔ اس حملے میں بلڈنگ کو بری طرح نقصان پہنچا اور عمارت میں کھڑی متعدد گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

۳ نومبر ۲۰۱۱ء کو صوبہ ہرات میں غیر ملکی ایربیس پر صبح نو بجے حمزہ نامی مجاہد نے فدائی حملہ کیا۔ حمزہ نے ۳۰۰ کلوگرام بارود سے بھری ایس یو وی گاڑی داخلے کے مقام پر ٹکرا دی جس سے تمام سکیورٹی بیریئرز ٹوٹ گئے۔ اس کے بعد تین اور مجاہد محمد یوسف، فاروق اور حافظ یحییٰ اندر داخل ہوگئے اور بھاری اور ہلکے ہتھیاروں اور گولوں کے ساتھ حملہ کر دیا۔ لڑائی دوپہر تک جاری رہی۔ اس دوران دشمن کی متعدد گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔ ۱۲ غیر ملکی فوجی ہلاک ہوئے۔ درجنوں زخمی ہوئے۔

۱۱ نومبر ۲۰۱۱ء کو صوبہ ہلمند کے شہر لشکر گاہ کے قریب ایک فدائی حملے میں ۱۴ برطانوی فوجی ہلاک ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق خدائی داد نامی ایک مجاہد نے (جو کہ صوبہ غزنی کے ضلع ارجستان کا رہائشی تھا) بارود سے بھری گاڑی برطانوی فوجیوں سے ٹکرادی جب وہ قندھار ہرات مین ہائی وے پر واقع ایک پولیس چیک پوسٹ کے باہر اکٹھے تھے۔ حملے میں ۱۴ برطانوی ہلاک ہوئے جب کہ قریب کھڑے دو ٹینک بھی تباہ ہوگئے اور چیک پوسٹ کی عمارت کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

۲۲ نومبر ۲۰۱۱ء کو صوبہ ہلمند میں عبدالصمد نامی مجاہد (جو کہ صوبہ قندھار کا رہائشی تھا) نے ضلع گرشک کے پولیس چیف کے کانوائے پر حملہ کیا۔ حملے میں پولیس اہل کار ہلاک ہوئے۔ پولیس چیف اور اس کے پانچ گن مین شدید زخمی ہوئیاور دو گاڑیاں تباہ ہوئیں۔

صوبہ پکتیا میں پولیس کے ضلعی ہیڈ کوارٹر پر فدائی حملے میں ضلعی پولیس چیف حبیب نور ہلاک ہوا جب کہ ضلعی گورنر شدید زخمی ہوا۔ حملہ اس وقت کیا گیا جب چھ ضلعی گورنر اور دوسرے عہدے دار ضلع چمکنی میں آئندہ ہونے والے لویہ جرگہ کے سلسلے میں مشاورت کے لیے جمع ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی مجاہدین نے مختلف اطراف سے حملہ کیا جس میں دشمن کو بھاری نقصان پہنچا۔

اللہ تعالیٰ مجاہدین کی نصرت فرمائے اور صلیبیوں کو مجاہدین کے ہاتھوں ذلیل ورسوا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

’’یہ فیصلے تمہارے اپنے ہی خلاف جائیں گے، جتنا ظلم کر سکتے ہو کرلو! یہ ظلم تمہاری اپنی ہی جانوں پر ہوگا، اور جتنی سرکشی دکھا سکتے ہو دکھا لو! اس کا وبال خود تم ہی کو بھگتنا ہوگا۔ ربِ کائنات کی قسم! ہم تم سے تب تک لڑتے رہیں گے جب تک کہ قیامت برپا نہ ہوجائے، یا پھر تم اپنے جرائم سے باز نہ آجاؤ! تم جسے چاہو قید کرلو! جسے چاہو قتل کردو! جس پر چاہو بارود کی بارش برسادو! اور جتنا تکبر کر سکتے ہو کر گزرو! امتِ مسلمہ تمہیں چھوڑنے والی نہیں! بم باری کا بدلہ بم باری ہوگی! قتل کا بدلہ قتل ہوگا! تباہی کے بدلے تباہی ہوگی۔! اور سرکشی کا بدلہ اتنی ہی شدت سے لیا جائے گا!‘‘۔

(شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ)

05 نومبر: صوبہ کنڑ کے ضلع مانوگئی میں مجاہدین نے امریکی بیس پر تین اطراف سے شدید حملہ کیا، اس حملے کے نتیجے میں 21 امریکی و افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

امریکی ڈرامہ......لویہ جرگہ

علی اکبر

ایک اور امریکی ڈرامہ اختتام پذیر ہوا اور اس ڈرامے کا اسکرپٹ بھی گزشتہ دس سالوں سے ہونے والے مختلف النوع ڈراموں کی طرح امریکہ کا لکھا ہوا تھا۔

صرف ڈرامے کا نام سابقہ ڈراموں سے مختلف تھا، اس بار لویہ جرگہ کا خوبصورت نام دیا گیا اور دو ہزار افراد کو اس میں مختلف کرداروں کے طور پر جمع کیا گیا تھا۔ یہ قطعاً وہ لویہ جرگہ نہیں تھا جو ایک افغان ثقافت کا حصّہ ہے بلکہ اس جرگے میں شرکت کرنے والا ایک بھی فرد ایسا نہیں جو امریکی تنخواہ خور نہ ہو، سب کے سب چھوٹے بڑے امریکی مہرے ہیں، لیکن افسوس یہ کہ امریکیوں نے افغان روایات کو بھی نہیں بخشا اور ان کو بھی اپنے ظالمانہ قبضے کے لیے استعمال کیا، اب جب امریکی چھتری تلے اور امریکی حمایت اور ڈالروں کے بل بوتے پر مجالس ہوں گی تو اس میں کیے جانے والے فیصلے بھی امریکی منشا کے مطابق ہوں گے اور اس ڈرامے میں بھی یہی ہوا، اس ڈرامے میں شرکت کرنے والوں نے امریکی فیصلہ سنا دیا اور اپنے اس فیصلے کو افغانستان کے مفاد میں قرار دیا مگر افغانستان کے لوگ اس بات کو جانتے ہیں کہ نہ تو یہ فیصلہ افغانوں کے مزاج کے مطابق ہے اور نہ ہی اس میں شرکت کرنے والے تنخواہ خور افغانوں کے نمائندے ہیں۔

دس سال کے لیے امریکی فوجیوں کو اڈے دینے کا معاملہ افغانستان کو مزید تباہی کی طرف لے جانے کے مترادف ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پورے خطے پر اس کے تباہ کن اثرات مرتب ہوں گی اور اب ایسا لگ رہا کہ امریکہ افغانستان کو جنگ کا ایک ایسا میدان بنانا چاہتا ہے جہاں وہ پوری دنیا اور خطے کو شورش زدہ کرے۔ کرزئی اور دیگر امریکی ایجنٹ یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح کا معاہدہ افغانستان کے مفاد میں ہے، سب سے پہلے تو یہ بات کہ گزشتہ دس سال امریکہ نے افغانستان کی ترقی اور تعمیرِ نو کے لیے کیا کیا ہے؟ اور پھر دنیا بھر جہاں جہاں بھی امریکی یا برطانوی اڈے موجود ہیں اس سے ان ممالک کو کیا فائدہ پہنچا ہے جہاں یہ اڈے موجود ہیں، بلکہ امریکہ نے اپنی موجودگی کی بنیاد پر وہاں پورے ماحول کو اپنے زیرِ اثر رکھا ہے اور یہی سب کچھ امریکہ افغانستان میں بھی چاہتا ہے تاکہ یہاں بھی وہ اپنے مفادات کو پورا کر سکے اور افغان عوام کو اپنے سیاسی ثقافتی یلغار کے نیچے دبائیں، افغانستان کے حوالے سے مستقبل کا منظر نامے کو امریکی اور بھی تباہ کن بنانا چاہتے ہیں۔

امارت اسلامیہ افغانستان نے اس حوالے سے جس معقول راہ (افغانستان سے مکمل انخلا) کی تجویز دی تھی امریکیوں اور ان کے اتحادیوں نے اس کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھا اور معقولیت کو سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کر رہے ہیں اور نہ ہی افغانستان کے حوالے سے دنیا کو اصل حقائق سے آگاہ کر رہے ہیں، دنیا کو سمجھنے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ دس سال میں ایک جرگہ منعقد کرنے کے لیے امریکیوں، اس کے اتحادیوں اور کٹھ پتلی فوج اور پولیس نے اپنی تمام فورس لگا دی تاکہ مجاہدین کے حملوں سے محفوظ رہ سکیں، لیکن یہ کب تک ہوگا؟ مجاہدین ایسا وار کریں گے کہ پھر سب کے اوسان خطا ہو جائیں گے۔

غلام اور آقا کے مابین معاہدہ نہیں ہوتا کرزئی اینڈ کمپنی امریکی غلام اور ان کے تنخواہ خور ایجنٹ ہیں، وہ کس طرح افغانستان کے مستقبل کا فیصلہ کر سکتے ہیں، کرزئی نے اس ڈرامے میں یہ ڈائیلاگ استعمال کیا کہ میں شیر ہوں یہ انتہائی مزاحیہ بات تھی کیوں کہ کرزئی تو کاغذی شیر بھی نہیں۔ شیر تو افغان عوام اور مجاہدین ہیں، جنھوں نے امریکی استعمار کو ناکوں چنے چبوائے ہیں اور جو سر اُٹھا کر جینا جانتے ہیں اور جنھوں نے اس نام نہاد جرگے کے فیصلے کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھ کر مسترد کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس پورے ڈرامے کے باوجود بھی مجاہدین کو اپنی کامیابی نظر آ رہی ہے اور امریکی اب بھی حواس باختہ ہیں، بالخصوص کرزئی اینڈ کمپنی انتظار کرے کیونکہ افغان قوم کا ردِعمل ابھی آنے کو ہے، سب کو جواب ملے گا......کاغذی شیر کے لشکر کو بھی......

☆☆☆☆☆

''ہم آج ایک مٹھی بھر زمین کے لیے جہاد نہیں کر رہے، نہ ان فرضی حدود کے لیے جن کو سائیکس پیکو معاہدے نے ترتیب دیا اور نہ ہم اس لیے جہاد کرتے ہیں تاکہ کسی مغربی طاغوت کی جگہ عربی طاغوت آجائے، ہمارا جہاد اس سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے۔ ہم تو اس لیے جہاد کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہی سربلند ہو اور دین اللہ ہی کے لیے ہو جائے۔'' اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو جائے اور دین سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جائے'' (الانفال: ۳۹)۔ پس جو کوئی بھی اس مقصد کی مخالفت کرے گا یا اس ہدف کے حصول میں رکاوٹ ڈالے گا تو وہ ہمارا دشمن ہوگا اور ہماری تلواروں کی زد میں ہوگا، چاہے اس کا کوئی بھی نام اور نسب ہو۔ ہمارا دین وہ دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کسوٹی اور معیار بنا کر نازل فرمایا۔ اس کا ہر قول، قولِ فیصل ہے اور اس کا ہر حکم دوٹوک حقیقت ہے۔ ہمارے تمام انسانوں سے تعلقات اسی دین کی روشنی میں متعین ہوتے ہیں۔ پس ہمارے پیمانے بحمدللہ آسمانی ہیں اور ہمارے احکام قرآنی ہیں اور ہمارے فیصلے نبوی ہیں۔ ایک امریکی مسلمان ہمارا محبوب ترین دوست ہے اور ایک عربی کافر ہمارا بدترین دشمن ہے، اگرچہ ہم اور وہ ایک ماں کی اولاد ہی کیوں نہ ہوں''۔ (شیخ ابومصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ)

امارت اسلامی افغانستان کی طرف سے مجاہدین کے لیے شرعی ضوابط

از شوریٰ امارت اسلامی افغانستان

حصہ چہارم: دشمن کے لیے تعمیراتی یا اکمالاتی کام کرنے والوں کے بارے میں

۲۳۔ ایسی تمام شخصی گاڑیاں جو کفار کے اموال کو منتقل کرنے یا اُن کی خدمت کرنے کے کام آتی ہیں، ان کا جلانا جائز ہے لیکن رقم کے عوض چھوڑنا یا اُن سے استفادہ کرنا جائز نہیں۔

۲۴۔ وہ ڈرائیور جو کفار کے اموال کو منتقل کرتے ہیں اور یقینی طور پر معلوم ہو کہ یہ مال کفار اور طاغوتی حکومت کے ہیں، انہیں قتل کر دیا جائے اور اشیا کو جلا دیا جائے۔ اگر ان کا یہ جرم قاضی کے سامنے ثابت ہو جائے تو اس پر سزائے موت دی جائے، اگر قاضی نہ ہو تو ثبوت اور قتل کے موضوعات والی کا اختیار ہے۔

۲۵۔ وہ ٹھیکے دار اور اجارہ دار جن کے بارے میں قطعی طور پر معلوم ہو کہ وہ کفار اور طاغوتی حکومت کے مراکز بناتے ہیں یا اُن کے لیے رسد وغیرہ منتقل کرتے ہیں، ان کے مالوں کو جلایا جائے اور انہیں قتل کر دیا جائے اور اگر قید ہو جائیں اور قاضی کے روبرو اُن کا یہ جرم ثابت ہو جائے تو ان کو سزائے موت دی جائے، اگر قاضی نہ ہو تو ثبوت اور قتل کے موضوعات والی کے سپرد ہوں گے۔

۲۶۔ جن ٹھیکے داروں کے بارے میں قطعی طور پر معلوم ہو کہ وہ کفار اور طاغوتی حکومت کے کاموں کو کرتے ہیں یا ان کے لیے افرادی قوت مہیا کرتے ہیں، انہیں بھی قتل کر دیا جائے۔

حصہ پنجم: غنیمت کے بارے میں

۲۷۔ غنیمت حربی کفار کا وہ مال ہے جو جنگ میں پکڑا جائے۔ افغانستان میں غنیمت کا حکم یہ ہے کہ پانچواں حصہ ولایت کے مسئول کو دیا جائے۔ والی امام کی ہدایت کے مطابق اسے خمس کے مصارف میں استعمال کریں اور باقی چار حصے انہی مجاہدین کے ہیں جو جنگ کے وقت حاضر تھے یا امیر نے جنگ کے لیے محاذ یا معلومات کے لیے یا کسی اور مصلحت کے لیے ایک طرف کو بھیجے ہوں اور ان لوگوں کا جن میں مندرجہ ذیل دو شرائط پائی جائیں۔

اول: اس عملیہ کے علاقے سے اتنا قریب ہوں کہ اگر ان سے مدد مانگی جائے تو مدد دے سکتے ہوں اور بروقت کارروائی کر سکتے ہوں۔

دوم: اس عملیہ میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہوں اور آمادۂ جنگ ہوں اور جنگ کرنے والے مجاہدین کے ساتھ رابطہ میں ہوں۔ مثلاً امیر نے اُنہیں یہ کہا ہو کہ اگر ضرورت پڑی تو میں تم سب کو بلالوں گا، اگر یہ شرائط دونوں یا ان میں سے ایک کسی میں موجود نہ ہو تو وہ غنیمت کا حق دار نہیں ہوگا۔

۲۸۔ مجاہدین کا امیر جنگ سے پہلے اپنے مجاہد ساتھیوں کے نام اور پتہ لکھیں تاکہ غنیم کی تقسیم اور مجاہدین کے قیدی یا شہید ہونے کی صورت میں کام آئے۔

۲۹۔ اگر ایک گاؤں میں مجاہدین کفار کے ساتھ جنگ کریں اور گاؤں کے لوگ بھی جنگ میں حصہ لیں تو غنیمت میں شریک شمار ہوں گے، اگر جنگ میں حصہ نہ لیں تو ان کا حق غنیمت میں نہیں۔

۳۰۔ جو مجاہد جنگ شروع ہونے سے قبل شہید ہو جائے تو غنیمت میں اس کا حصہ نہیں البتہ اس کے ساتھیوں کے لیے مناسب ہے کہ وہ احساناً کچھ حصہ دیں۔ اگر جنگ کے دوران یا جنگ ختم ہونے کے بعد شہید ہو جائے تو پھر غنیمت میں شریک شمار ہوگا اور اس کا حصہ ورثا کو دیا جائے گا۔

۳۱۔ اگر دشمن سے جنگ کے دوران اجناس پکڑی جائیں تو یہ بھی غنیمت ہے اور اگر جنگ کے علاوہ کسی وقت اجناس پکڑی جائیں تو یہ مال فئے ہے جو بیت المال کی ملکیت ہوتا ہے۔

۳۲۔ اگر طاغوتی حکومت کے اموال مجاہدین جنگ کے دوران قبضہ میں لے لیں تو امام کی طرف سے مجاہدین کو اجازت ہے کہ اسے غنیمت کی طرح تقسیم کر لیں اور اگر بغیر جنگ کے ہاتھ آئیں تو پھر بیت المال میں داخل کر دیں تاکہ مجاہدین کی عمومی ضروریات پر خرچ کی جائے۔

۳۳۔ وہ رقم جو عمومی خزانہ سے نکالی جائے اور کسی معتمد کے ہاتھ میں ہو اور اس وقت تک طاغوتی ملازمین میں تقسیم نہ ہوئی ہو تو اگر جنگ کے دوران میں ایسی رقم مجاہدین کے قبضہ میں آجائے تو یہ بھی غنیمت ہے اور تقسیم ہو جائے گی اور اگر بغیر جنگ کے ایسی رقم مجاہدین کے ہاتھ آئے تو یہ بیت المال ہوگا اور اگر یہ رقم طاغوتی ملازمین کو دی جاچکی ہو تو یہ ان کا ملک ہوا، قاضی اور والی ان کو تعزیر دے سکتا ہے لیکن یہ رقم ان سے نہیں لی جا سکتی۔

حصہ ششم: تشکیل کے بارے میں

۳۴۔ ولایتی مسئولین مکلّف ہیں کہ ولایت کی سطح پر ایسی کمیٹی بنالیں کہ ان کے اہل افراد کار کی تعداد پانچ افراد سے کم نہ ہو۔ ولایتی کمیٹی ولسوال کے قریب ولایتی مسئول کی موافقت کے ساتھ ولسوالی کی سطح پر ایسی کمیٹی بنالیں اس طرح کہ ولسوالی کی کمیٹی کے اکثر اور ولایتی کمیٹی کے کم سے کم تین افراد ان کے کام کرنے کی جگہ میں (یعنی اسی علاقہ سے) موجود ہوں اور دونوں کمیٹیوں کے افراد ایسے لوگ ہوں کہ کام کے علاقے میں جانے سے معذور نہ ہوں۔

۳۶۔ نئے گروپوں کا بنانا ممنوع ہے، البتہ اشد ضرورت کے وقت ولایتی مسئول کی اجازت اور تنظیمہ کے رئیس کے مشورہ سے امام سے اس کی منظوری لی جاسکتی ہے۔ غیر رسمی اور خودسرانہ گروپ والی کی طرف سے بڑے گروپوں کے ساتھ مربوط کیے جائیں۔ اگر اس کا انکار کریں تو پھر ان سے اسلحہ لے لیا جائے۔

۳۷۔ اسلامی امارت کے صحافی متعلقہ ادارے کے لیے امام کی طرف سے منتخب کیے جاتے ہیں اور وہ پوری اسلامی امارت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ولایت یا اشخاص کی طرف سے کسی کو حق حاصل نہیں کہ میڈیا سے بات کریں۔ اسی اصول پر سختی سے کاربند رہنا بے اتفاقی اور باہمی اختلافات جیسے شیطانی عزائم کے سدباب کے لیے ضروری ہے۔ (بقیہ صفحہ ۵۳ پر)

جن سے وعدہ ہے مر کر بھی جو نہ مریں

ادریس (ایوب) شہیدؒ

محمد عبدالرحیم

یہ غالباً ستمبر ۲۰۰۶ء کی بات ہے، میں اپنے ہاسٹل کے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا کہ میرے رُوم میٹ کا ایک دوست کمرے میں داخل ہوا۔ خوبصورت چہرے والا یہ جوان بغیر داڑھی کے تھا اور مغربی طرزِ زندگی سے متاثر نظر آرہا تھا۔ اس نے اپنے دوست کے ساتھ کچھ باتیں کیں اور واپس چل دیا۔ میں نے اپنے رُوم میٹ سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس کا نام ادریس ہے اور وہ ''بی۔بی۔اے ۔آئی۔ٹی۔ایم'' (آنرز) میں اس کا ہم جماعت ہے۔ مزید معلومات لیں تو پتا چلا کہ وہ نماز بھی اپنے کمرے میں ہی پڑھتا ہے اور طعام گاہ میں کھانا بھی نہیں کھاتا کیوں کہ اس میں مرچیں زیادہ ہوتی ہیں۔ کمرے میں کیلے کے جوس کا انتظام موجود ہے، جب ضرورت ہوتی ہے تو جوس پی کر گزارا کر لیتا ہے۔ ساری رات کمپیوٹر پر گیمز کھیلنے اور فلمیں دیکھنے میں گزارتا ہے اور صبح اُٹھ کر کلاس میں چلا جاتا ہے اور کلاس میں بھی لائق ترین طالبِ علموں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کے بعد ۲۰۰۷ء میں مجھے گرفتار کر لیا گیا اور وہ بھائی بھی میرے ذہن سے نکل چکا تھا۔ تقریباً دس ماہ بعد جب میں دوبارہ اپنے تعلیمی ادارے میں گیا تو ایک دن بعد نمازِ مغرب میں باہر پارکنگ میں جا رہا تھا کہ اُسی بھائی نے مجھے آواز دی اور کہا ''اگر آپ کے پاس 'ایمان کے بعد اہم ترین فرضِ عین' کتاب موجود ہو تو مجھے دیں، میں پڑھ کر واپس کر دوں گا''۔ میں نے اسے کہا کہ ایک گھنٹے بعد مجھ سے لے لینا۔ وہ کتاب لے گیا اور دو دن بعد پڑھ کر واپس کی اور کہنے لگا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ جہاد کے لیے لوگوں کو افغانستان بھیجتے ہیں تو میں نے بھی جانا ہے۔ میں نے اس وقت ٹال مٹول سے کام لیا، لیکن مجھے حیرانگی ہو رہی تھی کہ اس میں اتنی بڑی تبدیلی کیسے آ گئی۔ اس سے میری دوستی ہو گئی، وہ اس بات پر بضد تھا کہ اسے جہاد کے لیے افغانستان بھیجا جائے۔ میں نے اپنے ذمہ دار سے بات کی تو انہوں نے منع کر دیا اور کہا کہ اسے فی الحال ادھر ہی رکھیں۔ لیکن وہ عجیب نوجوان تھا اور جہاد پر جانے کے لیے مسلسل اصرار کر رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ جب کسی کو ہدایت اور روشنی کا راستہ دکھاتا ہے تو راستے کی مشکلات بھی دور فرما دیتا ہے۔ اس کے ایک ہم جماعت نے مجھے بتایا کہ اس نے ادریس بھائی کو نماز اور قرآن کی طرف دعوت دی اور اس پر محنت کرتا رہا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی محنت رنگ لائی اور وہ اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔ عجیب واقعہ یہ ہوا کہ جب ادریس نے مجھ سے جہاد پر جانے کی خواہش کا اظہار کیا تو وہی ہم جماعت جس نے اس پر محنت کی تھی، میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ نہ تو ادریس کو جہاد پر لے کر جائیں اور نہ ہی اس موضوع پر اس سے بات کریں اور اگر وہ کہے بھی پھر بھی نہ لے کر جائیں۔ میں نے اسے سمجھایا کہ میں اسے کیسے روک سکتا ہوں وہ اپنی مرضی کا مالک ہے، اور جب اللہ نے اسے ہدایت دی ہے تو اسے کوئی نہیں روک سکتا۔ وہ بھائی مجھ سے ناراض ہو کر چلا گیا۔

اس سے اگلے دن وہ ادریس بھائی کو ایک عالم کے پاس لے گیا اور انہیں فرضِ عین والی کتاب دکھائی تو انہوں نے کہا کہ یہ فتویٰ تو اس وقت کا ہے جب روس افغانستان میں تھا، ابھی تو حالات مختلف ہیں اور جہاد کی ضرورت نہیں ہے۔ ادریس بھائی نے اس عالمِ دین سے پوچھا کہ کیا ابھی میرے اوپر جہاد فرض نہیں ہے حالانکہ میرے اپنے ملک پر حملہ ہوا ہے؟ انہوں نے کہا، آپ ابھی چھوٹے ہیں، اور آپ پر جہاد فرض نہیں ہے۔ آپ اپنی تعلیم مکمل کر کے ملک و قوم اور والدین کی خدمت کریں، یہی آپ کا جہاد ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے عالمِ دین نے بھی ایسی ہی باتیں کیں تو ادریس بھائی نے آ کر مجھے بتایا تو میں نے اسے کہا کہ موجودہ دور میں حق گو علما آپ کو روپوش نظر آئیں گے یا پابندِ سلاسل۔ یا پھر انہیں ان کی حق گوئی کی پاداش میں شہید کر دیا گیا ہے۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے ''اگر حق کو پہچاننا ہے تو دیکھو کہ دشمن کے تیروں کا رخ کس کی طرف ہے''۔ آخر میں ادریس نے اس بھائی سے لاتعلقی اختیار کر لی اور اس کے موبائل اور ڈائری سے اپنا اور اپنے گھر کا نمبر مٹا دیا۔ وہ بھائی پھر میرے پاس آیا اور وہی بات دہرائی لیکن میں نے پھر وہی جواب دیا۔

> ان کا دن روزے میں گزرتا تھا اور رات میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتا۔ اسی دوران اس نے اپنی تجوید بھی بہت حد تک درست کر لی تھی اور حفظ بھی شروع کر دیا تھا۔ انہوں نے اپنی تجوید کو انتہائی مختصر عرصے میں اتنا بہتر کیا کہ وہ محاذ پر دوسرے ساتھیوں کو تجوید سکھاتے بھی تھے۔

یونیورسٹی میں قیام کے دوران ایک دن میرے کمرے میں کچھ مہمان تھے، میں نے ادریس بھائی سے پوچھا کہ، آپ کے کمرے میں سونے کی جگہ ہے؟ انہوں نے کہا، آپ آ جائیں۔ جب میں گیا تو ان کے کمرے میں جگہ نہیں تھی لیکن انہوں نے کہا کہ میں دوسرے دوست کے کمرے میں چلا جاؤں گا، آپ سو جائیں اور میں مطمئن ہو کر سو گیا۔ جب میں صبح نماز کے لیے اٹھا تو دیکھا کہ وہ نیچے جائے نماز بچھا کر سویا ہوا تھا حالانکہ سخت سردیوں کے دن تھے۔ میں اس پر ناراض ہوا تو اس نے کہا، میں نے اتنی عمر عیاشی کر لی، ایک دن اللہ کے لیے تکلیف برداشت کرنا میرے لیے کوئی مشکل نہیں۔

آخر کار ادریس کو اجازت مل گئی اور وہ عیش و عشرت کی زندگی کو ٹھوکر مار کر ہجرت کی

07 نومبر: صوبہ ہلمند ضلع گرمسیر کے پولیس چیف اور اس کے اسسٹنٹ کو مجاہدین نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

پُرخار راہوں پر نکل کھڑا ہوا اور سرزمینِ خراسان پہنچ گیا۔ اسی دوران اس کے گھر والوں نے اس کی تلاش شروع کی اور انہیں میرا پتہ چل گیا لیکن مجھ تک پہنچ نہیں سکے۔ انہوں نے ایک یونین کے عہدیداروں کو میرا حلیہ بتایا اور انہیں میرے ذریعے ایوب کو تلاش کرنے کا کہا۔ اسی یونین کے ایک سابق عہدیدار نے مجھے اور میرے ذمہ دار کو بتایا کہ ادریس کی گمشدگی میں آپ لوگوں کا نام آرہا ہے، لہٰذا اسے واپس بلائیں اور اسے کہیں کہ گھر سے جہاد کے لیے نکلے، تا کہ آپ لوگوں کا نام نہ آئے۔ ذمہ دار نے انہیں بتایا کہ وہ تو جا چکا ہے اب واپس نہیں آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسے جلدی گھر خط لکھنے کا پیغام دیں تا کہ یہ اطلاع زیادہ نہ پھیلے۔

جب ادریس کی زندگی میں تبدیلی آئی تو وہ کوئی چھوٹی موٹی تبدیلی نہیں تھی بلکہ ان کا دن روزے میں گزرتا تھا اور رات میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتا۔ اسی دوران انہوں نے اپنی تجوید بھی بہت حد تک درست کر لی تھی اور حفظ بھی شروع کر دیا تھا۔ انہوں نے اپنی تجوید کو انتہائی مختصر عرصے میں اتنا بہتر کیا کہ وہ محاذ پر دوسرے ساتھیوں کو تجوید سکھاتے بھی تھے۔

تدریب کے دوران ہمیں یہ اعزاز حاصل ہوا کہ ہماری تدریب ایک ایسے بھائی نے کروائی جنہوں نے ہمیں اپنے حقیقی بھائیوں سے بھی عزیز جانا اور تا حال جانتے ہیں۔ انہوں نے انتہائی لگن سے ہمیں تدریب کروائی، آج بھی ہم ان کی سختیوں اور مذاق کو یاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور ان سے دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے اور مجھے یہ توفیق دے کہ شہید ہو کر ان کا سفارشی بن سکوں۔ آمین۔

ادریس بھائی تدریب میں ہر کام انتہائی چستی سے کرتے تھے اور خدمت میں بھی دوسروں پر سبقت لے جاتے تھے۔ باقی ساتھیوں کو میسرہ کروانے کی ذمہ داری بھی ان کی تھی اور وہ خوب دُور دُور تک لے جایا کرتے تھے۔ دورانِ تدریب ایک دفعہ استادِ محترم نے اچانک سب کی بندوقوں کا معائنہ کیا۔ میرے اور ادریس بھائی سمیت جن جن ساتھیوں کی بندوقیں گندی تھیں ان کو ایک نالے میں کرالنگ کروائی گئی۔ کرالنگ کے بعد ادریس بھائی فوراً نہا دھو کر آگئے جب استاد کی نظر پڑی تو انہوں نے ادریس بھائی کو دوبارہ اسی نالی میں کرالنگ کروائی۔

تدریب کے اختتام پر مدرّب دوسری جگہ چلے گئے اور ہم اسی جگہ رکے رہے۔ ہم ہر روز انتظار میں رہتے کہ شاید کسی کو ہمارا خیال آجائے اور کوئی ہمیں لینے آجائے۔ آخر کار ہمیں بھی دوسری جگہ بلا لیا گیا۔ وہاں ہم کچھ ہی دن اکٹھے رہے تھے کہ ادریس بھائی کو خطِ اول پر بھیج دیا گیا۔ کارروائیوں میں وہ سب سے آگے ہوتے تھے۔ وہ بی ایم ہدف کی طرف نصب کرتے اور اس سے پہلے کہ بی.ایم ہدف کی طرف روانہ ہوتا، ادریس بھائی بھاگتے بھاگتے واپس مرکز پہنچ جاتے اور جب دشمن کی جانب سے جوابی فائر آتا تو وہ اس وقت مرکز میں بیٹھے ہنس رہے ہوتے تھے۔ پھر ان کی تشکیل بدل گئی اور ان کو اینٹی ائر کرافٹ گن کی ذمہ داری دے دی گئی۔ جاسوسی طیاروں کی بمباری کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ شلکا (اینٹی ائر کرافٹ گن) استعمال کی جائے۔ ادریس بھائی صبح و شام اپنی شلکا کی مدد سے جاسوسی طیاروں کی تاک میں رہتے، جس کا مجاہدین کو بہت فائدہ ہوا۔ جاسوسی طیارے شلکا کی رینج سے اوپر چلے گئے اور بم باریاں بھی کچھ دنوں کے لیے رک گئیں۔ اللہ کا ادریس بھائی پر بہت بڑا احسان تھا کہ ادریس بھائی کے ہاتھوں مختلف اوقات میں متعدد جاسوسی طیاروں کو گولیاں لگیں اور کافی طیاروں نے ہنگامی لینڈ کیا اور آپ کے ہی ہاتھوں ایک جاسوس طیارہ تباہ ہو کر انگور اڈے کے علاقے میں گرا، جس کا کفر اور کفر کے اتحادیوں نے میڈیا پر اقرار بھی کیا۔

آخر کار دشمن نے تنگ آکر ان گاڑیوں کو نشانہ بنانے کا فیصلہ کیا جن پر گنیں نصب تھیں۔ ہم ایک مرکز میں ناشتہ کر رہے تھے کہ اچانک زوردار دھماکوں کی آوازیں آئیں۔ فوری طور پر معلوم نہ ہو سکا کہ کس پر بمباری ہوئی ہے۔ ایک گھنٹے بعد اطلاع ملی کہ دشمن نے ادریس بھائی والی گاڑی کو نشانہ بنایا ہے اور ہمارے چند اور بھائی راہِ جنت کو سدھار گئے ہیں۔ جب میں ہسپتال پہنچا تو ڈاکٹر، ادریس بھائی کے چہرے پر پٹی کر رہا تھا اور وہ اپنے رب کی جنتوں میں پہنچ چکے تھے، ان شاء اللہ۔ ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ آرام کر رہے ہیں اور ابھی جاگیں گے اور کہیں گے کہ آپ لوگ کیوں جمع ہیں۔ شہادت کے بعد ان کے چہرے پر عجیب سا نور تھا۔ ایک مقامی ذمہ دار ہمارے ذمہ دار کے پاس آئے اور بتایا کہ ابھی وہ اپنی گاڑی میں ایک شہید کو ہسپتال چھوڑ کر آئے ہیں جس کے چہرے پر عجیب قسم کا نُور ہے۔ ہسپتال گئے تو پتہ چلا کہ وہ شہید، ادریس بھائی ہی ہیں۔ ان کی قبر پر مٹی ڈالتے ہوئے دل پر بوجھ تھا اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ آج بھی جب ان کی چھوٹی چھوٹی شرارتیں اور ان کی سابقہ زندگی یاد آتی ہے تو اپنا آپ عجیب لگتا ہے اور اپنے حال پر رونا آتا ہے کہ وہ ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم ابھی اس قابل نہیں ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قبول کرے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزہ چیزوں ہی کو قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجھے بھی جلد از جلد شہادت نصیب فرمائے اور اس حال میں کہ میرے جسم کا کوئی ٹکڑا بھی نہ ملے، آمین۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: امارت اسلامی افغانستان کی طرف سے مجاہدین کے لیے شرعی ضوابط

۳۸۔ ہر ولایت کا مسئول ولایت کی سطح پر ایسا شرعی محکمہ بنائیں کہ ایک قاضی اور دو جید علمائے کرام اس ادارے کے ساتھ منسلک ہوں تا کہ ولایت کی سطح پر وہ بڑے مسائل حل کریں جو ولسوالی اور گاؤں کے علمائے کرام کے لیے حل کرنا مشکل ہوں اور والی کو چاہیے کہ قاضی اور علمائے کرام کو منظوری کے لیے امام کو پیش کرے۔

۳۹۔ ولایت کی تشکیل میں تنظیمہ رئیس والی کے مشورہ سے اور والی ولسوالی کی تشکیل میں ولسوال کے مشورہ سے تغیّر و تبدل کر سکتا ہے۔ اگر اس بارے میں والی او رولسوال کے خیالات ایک دوسرے سے مخالف ہوں تو والی موضوع تنظیمہ رئیسہ کو پیش کر دیں، اگر تنظیمہ رئیس اور والی کے خیالات موافق نہ ہوں تو موضوع امام کو پیش کر دیا جائے۔ اسی طرح ولایت کمیٹی بنا سکتا ہے کہ ولسوالی کا مسئول اچھی تحقیق کے بعد تنظیمہ اور ولایت کے مسئول کی اجازت سے تبدیل کریں۔

☆☆☆☆☆

08 نومبر: مجاہدین نے صوبہ ہرات ضلع شینڈنڈ میں امریکی طیارہ مار گرایا۔

لوح وقلم تیرے ہیں

ابوعبدالرحمٰن

سیف تمہیں کل کوچ کرنا ہے، امیر کی ٹھہری ہوئی پرسکون آواز اُبھری۔ مرتضیٰ تمہارے ساتھ جائے گا۔ راستہ بہت ٹھنڈا ہے۔ تمہیں اپنی ہمتوں اور اللہ کی رضا سے اُسے گرم کرتے ہوئے گزرنا ہے۔ تم نے اپنی تیاری کر لی ہے؟

جی امیر! اُس نے جھکا ہوا سر اُٹھایا۔

راستے میں شکار بہت بکھرا پڑا ہے۔ اللہ تمہارے حصّے کا تمہیں خود پہنچا دے گا۔ اور زادِ راہ بھی تمہیں وہیں سے ملے گا۔ تم میرے قابلِ فخر ساتھی ہو۔ میں تم لوگوں کی کامیابی اور سلامتی کے لیے اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں۔ تم منہ اندھیرے نکلو گے اور باقی باتیں واپسی پر میں خود تم سے سنوں گا، بشرطِ زندگی۔ کسی بھی طریقے سے کوئی پیغام، کوئی خبر بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں ہوا سے بھی محتاط رہنا ہے۔ تم سمجھ رہے ہوں ناں میری بات؟

جی! اس نے ادب سے جھکا ہوا سر اُٹھا کر امیر کی طرف دیکھا۔ نور کی کرنوں میں دمکتا ہوا چہرہ، چمکتی ہوئی ذہین آنکھیں موت کو عزیز اور زندگی کو پاؤں کی ٹھوکر پر رکھنے والا امیر جس کی زندگی اس کے لیے سدا قابلِ رشک رہی۔

جانے امیر کون تھا؟ کس ملک سے آیا تھا؟ اس کا لہجہ اور اس کا اندازِ گفتگو اس کے لیے اجنبی تھا، مگر بہت دل نواز اور دل نشین، آہستہ آہستہ وہ اس لہجے کا عادی ہوتا گیا۔ وہ پہروں اس کی باتوں پر غور کرتا۔ درسِ قرآن کے بعد اس کے جاں نثار اُس سے مصافحہ کے لیے ٹوٹ پڑتے۔ مگر وہ ایک دل نواز مسکراہٹ سے ان کو نواز کے بڑے غیر محسوس انداز میں وہاں سے غائب ہو جاتا۔ بہت کم لوگ اس کے اصل نام اور وطن سے واقف تھے۔ مگر یہاں چونکہ مقصد اور منزل ایک تھی، اس لیے مقصد کے علاوہ کسی اور چیز پر دھیان نہیں جاتا تھا۔

امیر ہنستا ہوا کیسے لگتا ہوگا۔ اچانک اس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ وہ امیر کو کوئی ایسی خوش خبری دے جس میں امیر کھلکھلا کے ہنس دے۔

ان شاء اللہ اُس نے سوچا، واپسی کے سفر میں سُنانے کے لیے، بہت کچھ ہوگا۔

....

تاج دین کی کوئٹہ کپڑے کی دو دکانیں تھیں۔ ان میں ایک ایران سے سمگل مال سے بھری ہوئی تھی اور دوسری کے لیے اُسے وقتاً فوقتاً افغانستان کے ان علاقوں میں جانا پڑتا جو مجاہدین کے قبضے میں تھیں۔ وہیں اس کی ملاقات تازہ گل سے ہوئی، تاج دین ایک لاپرواہ، شرارتی اور ہنس مکھ لڑکا لگا۔ جلد ہی دونوں کی گاڑھی چھننے لگی۔

ماما تاج دین تمہاری شکل تو بالکل طالبان جیسی ہے۔ تمہیں راستے میں کوئی نہیں پکڑتا؟ تازہ گل اُسے چھیڑتا، ارے جب سے پیدا ہوا ہے، تب سے آ رہا ہے، کسی مائی کے لعل کو ان پہاڑوں، ان غاروں اور ان وادیوں کی اتنی پہچان نہیں، جتنی مجھے ہے۔ وہ سینے پر ہاتھ مار کر کہتا۔

تاج دین کو تازہ گل اب ماما کہنے لگا تھا۔ ماما اگر ہم تمہارے گھر آئے تو تم ہمیں کتنے دن مہمان رکھو گے؟ وہ اُسے چھیڑتا۔ ارے ماما بھی کہتا ہے اور ایسی باتیں بھی کرتا ہے؟ وہ تمہارا اپنا گھر ہے۔ اگر اس میں تمہیں کوئی تکلیف ہو تو ہم تمہاری چاچی کو اُسی وقت فارغ کر کے نئی چاچی لے آئے گا۔ تم آ کے تو دیکھو...... یوں تازہ گل کبھی کبھی آدھی رات کو ماما کے گھر پہنچ جاتے۔ ماما یوں ان کے رات گئے آنے سے بھی تنگ ہوتا تو انھیں کچھ نہ کہتا۔

آخر تم کرتا کیا ہے؟ ان بندوں کے ساتھ جن کو تم کھلاتا ہے، پلاتا ہے اور راتوں کو رکھتا ہے؟ تاج دین کبھی کبھی تنگ آ کر پوچھتا۔ ماما موج مستی کرتا ہے، اُدھر کا مال اِدھر اور اِدھر کا مال اُدھر پہنچاتا ہے۔ آخر تم بھی کپڑا اُدھر سے اِدھر کرتا ہے، بس یہ بھی کاروبار ہے۔ وہ اُسے چٹکیوں میں اُڑا دیتا مگر تاج دین کو بھی تازہ گل کے بڑے فائدے تھے۔ وہ مال چھڑانے کے لیے اکثر اُس کے پاس ٹھہرتا۔ تازہ گل کے گھر میں جگہ نہ ہونے کے باعث وہ اکثر اس کے کسی دوست کے حجرے میں ٹھہرتا۔ اس کی میووں اور قہوے سے تواضع کرتا اور اس کے کپڑوں سے لدے ہوئے خچر اس کے اڈے تک پہنچا دیتا۔ تاج دین بڑا اچھا بیوپاری تھا، لین دین کا کھرا، باپ دادا سے یہی کام کیا تھا، اس لیے اس کام میں ماہر تھا۔

اُس رات بھی وہ وقتِ مقررہ پر اپنی مخصوص جگہ پر موجود تھا۔ باہر کے لوگوں کا خام مال سرحد کے اندر پہنچانا تھا۔ اُس کے بعد مقامی لوگوں کی ذمہ داری تھی کہ وہ آرڈر کے مطابق چیزیں لوگوں تک پہنچاتے رہیں۔

رات آدھی ڈھل چکی تھی۔ نیند اور تھکاوٹ سے اُس کا بُرا حال تھا۔ چائے اور قہوہ پی پی کر وہ نیند کو بھگا رہا تھا۔ جب وہ شخص ہوٹل میں داخل ہوا۔ ہوٹل میں ایک نامعلوم سی بھگدڑ مچ گئی۔ ہر شخص چوکنا اور محتاط ہو گیا۔ ہوٹل کا مالک ایک کونے نکل کر اس کی طرف لپکا، مگر وہ اُسے نظر انداز کر کے دوسری طرف چلا گیا۔ چند منٹوں بعد وہ اس کے پاس کھڑا تھا اور ان لوگوں کو کوس رہا تھا جنہوں نے ابھی تک مال نہیں پہنچایا تھا۔ وہ شکل و صورت اور لباس سے کوئی تاجر ہی نظر آ رہا تھا۔

میں ایک ایک کو دیکھ لوں گا۔ وہ موبائیل پر بات کرتے ہوئے چیخ رہا تھا۔ صرف دس منٹ میں ہر چیز یہاں اس گل بہار ہوٹل کے سامنے پہنچ جانی چاہیے، ورنہ اس کے ذمہ دار تم لوگ خود ہو گے۔

کیا کیا، وہ موبائیل کو بار بار کانوں سے ہٹا کر دیکھ رہا تھا۔ شاید اس کی بیٹری ڈاؤن ہو گئی ہے۔ آپ کے پاس موبائیل ہوگا؟ بس مال کے بارے میں اطلاع مل رہی تھی، جو نہیں سُن سکا، تاج دین نے جھٹ سے موبائیل اُسے پکڑا یا۔

وہ شام میں کوئٹہ پہنچے تھے، کئی گھنٹوں سے تھکا دینے والے سفر کے بعد ایک ہوٹل

09 نومبر: صوبہ روزگان کے صدر مقام ترینکوٹ شہر میں ایک افغان فوجی افسر نے فائرنگ کر کے 10 آسٹریلوی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

کے باہر کھڑے ہوکر انہوں نے چائے پی۔ کھانا اُن کا خیال تھا کہ وہ منزل پر پہنچ کر کھائیں گے۔ شہر کی روشنیاں آہستہ آہستہ جلنا شروع ہوگئیں تھیں۔ اچانک ہی چاروں طرف سے اذان کی روح پرور آوازیں آنے لگیں۔ انہوں نے چند لمحے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے گئے۔

نماز کے لیے صفیں کھڑی ہو چکی تھیں۔ جب اچانک مسجد دھماکے سے لرز اُٹھی۔ وہ دونوں دروازے کے بالکل قریب تھے۔ دھماکہ پچھلی صفوں میں ہوا تھا۔ اور انسانی گوشت اور خون کے لوتھڑوں اور اعضا سے صحنِ مسجد کی دیواریں اور چھت رنگین ہو رہے تھے۔ جانے کن کے جگر گوشے تھے، اور کن کے سہاگ تھے، انہوں نے مسجد کا جائزہ لیا۔ مسجد کے اندر بھی کہیں سے گولیاں آ رہی تھیں۔ انھوں نے ایک لمحے کی تاخیر کے بغیر وہ جگہ چھوڑ دی۔ چاروں طرف کا بغور جائزہ لیتے ہوئے وہ ایک مکان کی چھت پر پہنچنا چاہ رہے تھے۔ زندگی اور موت کا کھیل شروع ہو چکا تھا، انہوں نے آنکھوں میں ایک دوسرے کو کوئی سگنل دیا۔ اور اس سے پہلے کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے جائے وقوعہ تک پہنچتے، وہ ایک زخمی حملہ آور کو لے کر فرار ہو چکے تھے۔

....

سیف اور مرتضیٰ کراچی پہنچے تو بارش ہو رہی تھی۔ آباد شہر کے مضطرب شہریوں نے سرِ شام ہی بازار خالی کرنے شروع کر دیے تھے، شہر ایک عفریت کے قبضے میں آ چکا تھا۔ ایک ایسی خون آشام بلا جو انسانی خون اور گوشت پر پل رہی تھی۔ کسی کی جان و مال اور عزت محفوظ نہیں تھی۔ دن رات ڈاکے پڑتے اور لوگ چوروں کے خلاف ایف آئی آر کٹاتے ہوئے ڈرتے، حاکمِ شہر کے خلاف کون پرچہ درج کرے؟ کہ یہ سب کچھ اس کے حکم سے ہو رہا تھا۔

شہر میں ہر روز پشتونوں کے خلاف آپریشن ہوتا۔ درجنوں بے گناہ مارے جاتے۔ اور بہت سارے قید خانوں میں ڈال دیے جاتے، کراچی تباہ ہو رہا تھا۔ ایک لمحے کے لیے سیف نے سوچا، قوموں کے زوال اس طرح بھی آتے ہیں۔ خدا کا غضب یوں بھی نازل ہوتا ہے کہ شہروں کے شہر اغوا برائے تاوان کا شکار ہو جائیں۔ کیسی بے حس مخلوق یہاں بستی ہے کہ بس جینے کے لیے جیے جا رہی ہے۔ چاہے کوئی کوڑیوں کے مول آنے والی نسلوں کو بھی بیچ کھائے مگر بس ان کو زندہ رہنے دے۔ احمد سعید لاشاری کے شان دار وِلا میں رات کا کھانا کھاتے ہوئے مرتضیٰ، احمد سعید کو پرانے قصے سنا رہا تھا۔ وہ دونوں ایچی سن کے پرانے کلاس فیلو تھے، بس چند روز گھومنے پھرنے آئے ہیں کراچی۔ یہ میرا کزن فیصل ہے، اسے کراچی دیکھنے کا بڑا شوق تھا۔ اس نے سیف کو احمد سعید سے متعارف کرایا۔ اب کیا ارادے ہیں تمہارے یار! اگلی دفعہ اسمبلی کی نشست تو پکی۔ مرتضیٰ نے اس سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ یار پکی تو پچھلے الیکشن میں بھی تھی، بس بے نظیر نے مر کر مصیبت ڈال دی۔ ورنہ پچھلی دفعہ تو حکومت بھی اپنی تھی اور سرکاری خزانہ بھی۔ حکومتی پارٹی اور پرویز مشرف سارے اختیارات دینے کو تیار تھے۔ بس یار لوگوں نے اُدھر ہمدردی میں ووٹ ڈال دیے اور اس دفعہ مرتضیٰ مسکرا رہا تھا۔

اس دفعہ تو پکا بندوبست کر لیا ہے، کئی ہزار نئے ووٹ بنوا لیے ہیں۔ یار سیٹ ہاتھ آ جائے تو یورپ میں گھر پکا۔ تم بھی بے شک ادھر آ کر ٹھہرنا اور خالی گھر ہی نہیں۔ اور بھی بہت کچھ، اُس نے مرتضیٰ کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔ مگر یار تم کیا کر رہے ہو؟ تم نے اپنے بارے میں کچھ بتایا ہی نہیں۔ انکل کے بارے میں سُنا تھا نیب کے چکروں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں یار دفعہ کرو اس ملک کو، جتنا نکلتا ہے نکالو اور باہر جا کر عیش کرو۔ کہتے تو تم ٹھیک ہو، مرتضیٰ نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔ مگر کبھی کبھی وقت کے بارے میں اندازہ غلط بھی ہو جاتا ہے۔ ابا کی بھی بالکل یہی سوچ تھی مگر پیسے نکالتے ہوئے ہی تو ساری گڑبڑ ہوئی۔ ابا کے مخالف امیدوار نے ساری چال چلی اور ابا پکڑے گئے۔ اُف کیا چوروں، ڈاکوؤں اور انسانوں کا بیوپار کرنے والے درندوں کا مسکن ہے یہ ملک؟ سیف نے جھرجھری سی لی۔ یار اس قدر مہنگائی ہوگئی ہے کہ تمہیں کیا بتاؤں۔ پچھلے سال ہم نے جو ہوٹل ڈیڑھ ارب میں بنایا تھا، اب اس کی لاگت ۴ ارب ہوگئی ہے۔ خیر تم لوگوں کو کیا، تم نے کون سا پیسہ اپنی جیب سے لگانا ہے۔ مرتضیٰ ہنسا...... ہاں یار، زمین تو ابا کو کوڑیوں کے مول مل گئی۔ چند بھکاری قسم کے لوگ آئے تھے دعوے دار۔ ابا نے چند لاکھ پکڑا کر معاملہ فارغ کیا اور بلڈنگ بنانے والے بھی بہت...... جن کے کالے پیسے ابا کی وجہ سے سفید ہوتے رہتے ہیں، وہ کچھ نہ کچھ نذرانہ تو دیں گے ناں۔ سیف کی طبیعت رات کو اچانک خراب ہوگئی، اس کا دم گھٹنے لگا۔ تب مرتضیٰ، سعید سے اس کی پجارو کی چابی لے آیا اور وہ دونوں ساحلِ سمندر پر پہنچ گئے۔

رات اندھیری تھی، اندھیرے آسمان پر لاکھوں کروڑوں کہکشائیں، ننھے ننھے دیوں کی مانند ٹمٹما رہی تھیں۔ سمندر پرسکون تھا، وہ چند منٹ ریت پر چہل قدمی کرتے رہے۔ یہ آسمان ان کو بھی دیکھتا ہو گا، جانے وہ کس حال میں ہوں گے؟ اُس نے آسمان کی طرف دیکھا۔ جانے یہ ستارے وہ بھی دیکھ رہے ہوں گے؟ تبھی ننھی ننھی ٹارچوں والا شخص ان کے قریب سے گزرا۔ فاصلہ رکھ کر میرے پیچھے پیچھے، آہستہ چلتے ہوئے فقرہ پورا کیا۔ انہیں بہت دور نہیں جانا پڑا۔

یہاں سے آگے سمندر کا وہ علاقہ ہے، جو غیر ملکی فوجوں کے قبضے میں ہے۔ رات کے آخری پہر یہاں سامان اُتارا جاتا ہے۔ لکڑی کے بڑے بڑے صندوقوں میں بند...... جانے وہ کہاں پہنچایا جاتا ہے؟ انہیں لکھ کر بتایا گیا۔ سمندر سے واپسی پر رات کا ایک پہر گزر چکا تھا، جب وہ لاشاری ہاؤس واپس آئے۔ احمد سعید کے کمرے سے ہلکی روشنی اور ہنسنے کی آوازیں باہر تک آ رہی تھیں۔ مستقبل کا معمار، قوم کا مستقبل، شراب میں غرق اور اخلاق باختہ عورتوں کے ہاتھوں برباد کر رہا تھا۔ آسمان سیاہ اور ستارے زرد اور مٹے مٹے سے نظر آ رہے تھے، قوم عیش میں ڈوب چکی تھی اور اس کے حکمران دشمن کے ہاتھوں بک چکے تھے۔ اگلے دو دن ان کے کراچی میں بہت مصروف گزرے۔ اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں وہ چند آنکھیں تھیں، جو چمکتی تھیں، اُسے ان سے ملنا تھا۔

مرتضیٰ اور اس کا ساتھ بس یہیں تک تھا۔ آگے اُسے اکیلے ہی جانا تھا، سفر کی دستاویزات ملتے ہی وہ اپنے اگلے پڑاؤ کی طرف کوچ کر گیا۔ وہ عرب ممالک کی طرف پہلے کبھی نہیں آیا تھا، اُسے پتہ تھا کہ بہت امیر ملک ہیں۔ مگر اتنی زیادہ دولت...... وہ سمندر کے کنارے

09 نومبر: صوبہ خوست ضلع دومندہ میں افغان فوج کی دو بکتر بند گاڑیاں بارودی سرنگوں کی زد میں آ کر تباہ ہوگئیں اور ان میں سوار 11 اہل کار ہلاک و زخمی ہوئے۔

حیران و پریشان کھڑا تھا۔شہروں میں کئی کئی منزل سٹور دنیا کی قیمتی چیزوں سے بھرے پڑے تھے۔مگران کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں تھا۔حکمران اپنی کرسیوں کی مضبوطی کی فکر میں تھے۔اور اسی فکر میں وہ فوج یا فوجی ساز وسامان کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے کہ کوئی فوجی جرنیل ملک پر قبضہ نہ کرلے۔اور جن ملکوں میں فوج تھی، وہاں کے جرنیل اپنی عیاشیوں میں پڑے ہوئے تھے۔اور وہ ضرورت کے وقت صاف کہہ دیتے تھے کہ ہماری تیاری نہیں، ہم لڑنے کے قابل نہیں۔

سمندر کے اندر بنی مسجد میں اُس کا خیال تھا کہ وہ مغرب کی نماز ادا کرے گا۔وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا ریلنگ کے پاس ٹھہر گیا۔سمندر پرسکون تھا، دور دور کھڑے چھوٹے جہاز اور ساحل کے ساتھ چلتی کشتیاں......سمندر کے اندر روشنیوں کا شہر آباد تھا۔اُسے لگا جیسے اس کے آس پاس کچھ ہلچل ہوئی ہے، وہ چونک کر ارد گرد دیکھنے لگا۔خلیفہ دوم عمر فاروقؓ اپنی فوجوں کو رومیوں کے مقابلے کے لیے بھیج رہے تھے۔سمندر میں جہازوں پر جلتے بلب، لال ٹینوں میں بدل گئے ہیں۔فضا میں گونجتی عربی موسیقی قرآن مجید کی روح پرور آیات میں دب گئی ہیں۔ساحل پر دور تک عربی گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سے فضائیں تھرتھرا رہی ہیں۔قیصر و کسریٰ جس شہنشاہ عالم پناہ کے نام سے لرزہ براندام ہے، جس کی ہیبت سے زمین کی ہر شے تھر تھر کانپ اُٹھتی ہے۔اس کے نزدیک اس زمین پر موجود سارے خزانوں، ساری نعمتوں اور ساری قوتوں کی حیثیت مچھر کے پر سے زیادہ نہیں۔وہ فوجوں کی ترتیب درست کر رہے ہیں، ہدایات جاری کی جارہی ہیں۔یہ وہ خلیفۂ وقت ہے، جس کو اس بات پر پورا پورا یقین ہے کہ اگر وہ خدا کی راہ پر قائم ہے تو خدا نے بحر و بر اور اس میں موجود ہر چیز اس کے لیے تسخیر کر دی ہے۔اسے اس بات پر کامل یقین ہے کہ خدا کی راہ میں لڑنے والی فوجوں کی مدد گار کائنات کی ساری طاقتیں ہیں۔قافلے آہستہ آہستہ روانہ ہو رہے ہیں، گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں بلند ہو کر دور ہو گئی ہیں۔وہ جانے کتنی دیر سے اسی حالت میں سر جُھکائے سمندر کے پاس کھڑا ہے۔خوانچہ والوں اور عربی موسیقی کا شور اس کے کانوں میں پڑ رہا ہے۔لوگ زندگی کے مزے لوٹ رہے ہیں۔کشتیاں اور جہاز پرسکون اور ساحل پر اِدھر سے اُدھر ڈولتے پھر رہے ہیں۔مسجد سے تکبیر کی آواز آرہی ہے، چند لمحوں بعد وہ نماز میں کھڑا ہے۔آہ! یہ بے روح اذانیں اور بے نیاز سجدے۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆

بقیہ: نیٹو کا حملہ...... پاکستانی فوج کی ذلت وخواری کا مظہر

وہ تم سے کبھی راضی نہیں ہوں گے:

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے صاف اور صریح الفاظ میں فرمایا کہ

وَلَن تَرْضَى عَنكَ الْيَهُودُ وَلاَ النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ (البقرة: ۱۲۰)

''اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی یہاں تک کہ ان کے مذہب کی پیروی اختیار کرلو''۔

اس بدیہی حقیقت کو جھٹلانے والے اور یہود و نصاریٰ سے دوستی کی پینگیں بڑھانے والے آج اپنا انجام بالکل سامنے دیکھ رہے ہیں۔پاکستانی فوج' کفر کی اتحادی بن کر ایمان جیسی نعمت کبریٰ سے محروم بھی ہوئی لیکن کفار کی نظر میں وہ پھر بھی نا قابل اعتبار ٹھہری۔اپنے دین کا سودا کرنے کے باوجود صلیبی کافر اسے رتّی بھر اہمیّت دینے کو تیار نہیں۔لہٰذا جان لینا چاہیے کہ جب تک یہ نام کے بھی مسلمان ہیں تب تک یہود و نصاریٰ ان سے مخلص ہو سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے خیر خواہ بن سکتے ہیں۔اس حوالے سے بوسنیا کے مسلمانوں کی مثال آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے کہ جنہیں اپنی زندگیوں سے اسلام کو دیس نکالا دیے بھی دسیوں سال بیت گئے تھے، اسلامی عقائد اور اعمال کی ہلکی سی جھلک بھی اُن کے افکار و کردار میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتی تھی لیکن چونکہ وہ مسلمان نسل سے تعلّق رکھتے تھے......اسی وجہ سے صلیبیوں نے اُنہیں تہہ تیغ کرنے میں ذرا دیر نہ لگائی۔پاکستانی فوج بھی ذہن نشین کرلے کہ حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ تمہارے لیے اُن کا مذہب اختیار کیے بغیر کوئی دوستی، صف اول میں دل و جان سے شمولیت اور کفار کی ہر طرح کی کاسہ لیسی......کبھی کام نہیں آئے گی......یہاں تک کہ یہودی اور عیسائی بن کر اُن کے دین میں داخل نہ ہو جاؤ۔تحریک طالبان پاکستان نے بھی اپنے موقف کا اظہار انہی الفاظ میں کیا ہے کہ

''پاکستانی چیک پوسٹ پر نیٹو کے حملے نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ امریکہ کبھی بھی پاکستان کا دوست نہیں ہو سکتا ہے اور پاکستان اس حملے کے بعد طالبان کے موقف کو تسلیم کرلے۔تحریک طالبان پاکستان کا پہلے سے یہ موقف تھا کہ امریکہ پاکستان کا دوست نہیں ہے۔اس حملے کے بعد پاکستان کو چاہیے کہ وہ امریکہ کے ساتھ تعلقات ختم کر کے طالبان کے راستے کو اپنائے اور خود کو مسلمانوں کی دفاع کے لیے پیش کرے۔''

پاکستانی فوجیوں کے لیے راہ عمل:

پاکستانی فوج کے اہل کاروں کے لیے بھی یہ مقامِ فکر ہے کہ وہ نام نہاد ڈسپلن کے حصار سے نکل کر سوچیں کہ اُن کے افسروں نے اُنہیں اُن کے ایمان سے محروم کر کے امریکیوں کے آگے چند ٹکوں کے عوض بیچ دیا ہے۔وہ مجاہدین کے خلاف اپنی تمام تر قوت اور زور صرف کرنے کے باوجود بھی تحریک جہاد کو ختم نہیں کر سکے مگر ہزاروں کی تعداد میں اس جنگ کا ایندھن ضرور بنے ہیں۔جب کہ صلیبیوں کے لیے اُن کی بیش بہا قربانیوں کے باوجود امریکہ اور صلیبی اتحادی اُن سے راضی نہیں ہیں۔یہ صورت حال اُن سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ امریکی فوجیوں کی جانب اپنے اسلحے کے رُخ کو موڑیں، افغانستان میں افغان فوج کے بے شمار جوانوں نے ایسی مثالیں قائم کی ہیں کہ اُن کے بندوقوں نے صلیبی فوجیوں کو تہس نہس کیا ہے......یہی راہ عمل پاکستانی فوجیوں کا بھی انتظار کر رہی ہے کہ اپنے اسلحے سے امریکیوں کا شکار کریں۔جہاں جہاں اُنہیں امریکی فوجیوں کے ساتھ کام کرنے کا معاملہ پیش آئے وہیں وہ قتل و قتال کا میدان سجا دیں۔اس کے ساتھ ساتھ اپنے غدار افسران کی بیخ کنی کرنے پر بھی توجہ دیں اور ڈالروں کے بدلے دین و ملت بیچ دینے والے آرمی افسران کی زندگیوں کے لیے حفاظتی حصار بننے کی بجائے ان کے لیے موت کا پیغام بن جائیں......یہی واحد راہِ عمل ہے جس پر گامزن ہو کر لشکر کفر کا ساتھ دینے جیسے ایمان کُش گناہ کے کفارہ ادا کیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

10 نومبر: پانچ فدائی مجاہدین نے صوبہ پکتیا ضلع سمکنئی میں ضلعی مرکز اور پولیس ہیڈ کوارٹر پر فدائی آپریشن کیا، اس کارروائی میں ضلع سمکنئی کے پولیس چیف اور اٹارنی جنرل سمیت 27 اہل کار ہلاک ہوئے۔

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین:عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کررہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے،یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16اکتوبر

☆صوبہ قندھار ضلع ژڑئی میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔سڑک کے مقام پر گھات کی صورت میں کیے گئے اس حملے کے نتیجے میں 8 سپلائی گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئیں اس کے علاوہ 15 سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ ننگرہار ضلع بٹی کوٹ میں مجاہدین نے امریکی فوج کی گشتی پارٹی پر دو مقامات پر حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں 15 امریکی فوجی ہلاک و زخمی ہوئے اور 4 امریکی ٹینک بھاری ہتھیاروں کی زد میں آکر تباہ ہوگئے۔

17اکتوبر

☆صوبہ فاریاب کے صدر مقام میمنہ شہر میں فدائی مجاہد شہید نوراللہ تقبلہ اللہ نے انٹیلی جنس سروس کے ڈائریکٹر کی گاڑی پر استشہادی حملہ کیا جس کے نتیجے میں ڈائریکٹر کی گاڑی تباہ ہوگئی۔گاڑی میں سوار ڈائریکٹر سید احمد شدید زخمی ہوا اور اس کے 6 محافظ ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند ضلع کجہ کی میں امریکی فوج کی پیدل گشتی پارٹی پر ریموٹ کنٹرول دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں 10 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

18اکتوبر

☆مجاہدین نے صوبہ لوگر ضلع چرخ میں امریکی فوجی قافلے پر گھات کی صورت میں حملہ کیا جس میں ایک ٹینک راکٹ لگنے سے تباہ ہوگیا جب کہ 12 امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

19اکتوبر

☆صوبہ بادغیس ضلع بالامرغاب سے آمدہ رپورٹ کے مطابق فدائی مجاہد شہید محمد نبی تقبلہ اللہ نے ضلعی مرکز کے قریب امریکی وافغان فورسز کے مشترکہ مرکز میں بارودی جیکٹ کے ذریعے استشہادی حملہ کیا جس کے نتیجے میں 3 امریکی فوجی اور افغان نیشنل آرمی کے 2 کمانڈروں سمیت 9 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں امریکی فوجی کارواں کاریز کے علاقے سے گزر رہا تھا جو کہ مجاہدین کی طرف سے بچھائی گئی بارودی سرنگوں کی زد میں آگیا جس کے نتیجے میں 8 ٹینک یکے بعد دیگرے بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ہوگئے۔اور ان میں سوار متعدد فوجیوں کو جانی نقصان اٹھانا پڑا۔

20اکتوبر

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ غزنی ضلع قرہ باغ میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔قندھار،کابل قومی شاہراہ پر گھات کی صورت میں کیے گئے اس حملے کے نتیجے میں 14 سیکورٹی اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے جب کہ سیکورٹی فورسز کی 3 گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئیں۔اس کے علاوہ ایک گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرانے کے نتیجے میں تباہ ہوگئی۔

☆صوبہ اروزگان ضلع چارچینہ میں ڈسٹرکٹ پولیس چیف کی گاڑی مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگ کی زد میں آکر تباہ ہوگئی۔ذرائع کے مطابق تباہ کی جانے والی گاڑی میں سوار پولیس چیف سمیت 10 پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ فراہ ضلع گلستان میں قندھار،ہرات قومی شاہراہ پر نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں 6 سپلائی وسیکورٹی گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔حملے میں متعدد سیکورٹی اہل کار بھی مارے گئے۔

21اکتوبر

☆صوبہ بادغیس ضلع بالامرغاب میں افغان فوج کے قافلے میں شامل دو فوجی گاڑیاں مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئیں۔ذرائع کے مطابق تباہ کی جانے والی گاڑیوں میں سوار فوجیوں میں 12 موقع پر ہلاک جب کہ 3 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ پکتیکا کے زیڑوک اور یحییٰ خیل اضلاع میں مجاہدین کے ساتھ لڑائی اور بم دھماکوں کے واقعات میں 15 امریکی و پولیس اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔اس کے علاوہ 2 امریکی ٹینک اور ایک رینجر گاڑی بھی تباہ ہوئی۔

22اکتوبر

☆صوبہ لوگر ضلع خروار میں امریکی فوج نے مجاہدین کے خلاف آپریشن کا آغاز کیا جس میں ان کو مجاہدین کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ذرائع کے مطابق لڑائی کے دوران 4 امریکی ٹینک بارودی سرنگوں اور راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئے جب کہ 17 امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

23اکتوبر

☆مجاہدین نے صوبہ اروزگان کے صدر مقام ترین کوٹ شہر میں امریکی وافغان فوج کی مشترکہ

گشتی پارٹی پر حملہ کیا۔گھات کی صورت میں کیے گئے اس حملے کے نتیجے میں 11 امریکی و افغان فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہو گئے۔ حملے کے بعد امریکی طیاروں نے علاقے پر شدید بم باری کی جس کے نتیجے میں 2 خواتین شہید اور 2 بچے زخمی ہو گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون

24 اکتوبر

☆صوبہ کاپیسا ضلع تگاب میں مجاہدین نے فرنچ فوج کا ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ہیلی کاپٹر ضلعی مرکز کے قریب واقع فرنچ بیس میں لینڈنگ کر رہا تھا کہ مجاہدین نے اس کو اینٹی ائیر کرافٹ گن کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا،اس میں سوار 20 سے زائد فرنچ فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع مرہ ورہ میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر کو راکٹ کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا۔یہ ہیلی کاپٹر ضلع اسمار میں واقع امریکی بیس میں لاجسٹک سامان لے کر جا رہا تھا کہ لوئی گاؤں کے مقام پر راکٹ لگنے سے تباہ ہو گیا اور اس میں سوار تمام افراد ہلاک ہو گئے۔

26 اکتوبر

☆صوبہ میدان وردک کے صدر مقام میدان شہر میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔کمشنری قلعہ کے مقام پر گھات کی صورت میں کیے گئے اس حملے کے نتیجے میں 5 سپلائی گاڑیاں بھاری ہتھیاروں کی زد میں آ کر تباہ ہو گئیں۔اس کے علاوہ لڑائی میں 8 سیکورٹی اہل کار ہلاک و زخمی ہوئے۔

☆صوبہ پروان ضلع کوہ صافی میں امریکی فوج کے 2 بکتر بند ٹینک بارودی سرنگوں کی زد میں آ کر تباہ ہو گئے اور ان میں سوار 8 فوجی اہل کار ہلاک ہوئے۔

27 اکتوبر

☆صوبہ قندھار ضلع ڈنڈ میں فدائی مجاہد نے امریکی فوجی مرکز پر استشہادی حملہ کیا۔فدائی مجاہد نے بارود بھری گاڑی کو امریکی فوجی مرکز کے مین گیٹ کے ساتھ ٹکرا دیا جس کے نتیجے میں درجنوں امریکی فوجی ہلاک و زخمی ہوئے اور مرکز کی عمارت کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر صوبہ غزنی کے مقر اور گیلان اضلاع میں حملے کیے۔گھات کی صورت میں کیے گئے ان حملوں کے نتیجے میں 19 سپلائی و سیکورٹی گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔اس کے علاوہ دونوں حملوں میں 21 اہل کار ہلاک ہوئے۔

28 اکتوبر:

☆صوبہ زابل ضلع اٹغر میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر کو میزائل کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔اس میں سوار تمام فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆امارتِ اسلامیہ کے فدائین نے قندھار شہر میں امریکی مرکز پی۔آر۔ٹی پر حملہ کیا۔اس کارروائی میں چار فدائی مجاہدین نے حصہ لیا،مجاہدین نے مرکز کے قریب واقع ایک خالی عمارت پر قبضہ کر کے وہاں سے مرکز کو نشانہ بنایا۔آٹھ گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی میں درجنوں امریکی فوجی ہلاک و زخمی ہوئے اور پارکنگ میں کھڑی متعدد گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

☆مجاہدین نے صوبہ کابل ضلع سروبی میں امریکی جاسوس طیارہ مار گرایا۔ڈرون طیارہ تپہ خان کے علاقے میں نچلی پرواز کر رہا تھا کہ مجاہدین نے اسے ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔

29 اکتوبر

☆وفاقی دارالحکومت کابل شہر میں امارتِ اسلامیہ کے فدائی مجاہد نے امریکی ٹرینروں کے کاروان پر استشہادی حملہ کیا۔فدائی مجاہد شہید عبدالرحمٰن بزار بز تقبلہ اللہ نے شہر کے وسط دارالامان کے علاقے میں 700 کلوگرام بارود سے بھری کروزین گاڑی کو امریکی ٹرینرز کی بس سے ٹکرا دیا۔جس کے نتیجے میں بس اور ایک سیکورٹی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔اس حملے میں 25 امریکی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ اروزگان ضلع نیش کے علاقے میں افغان فوجی شہید درویش تقبلہ اللہ نے ضلعی مرکز کے قریب قندھار فرنٹیئر کور سے منسلک بریگیڈ میں آسٹریلوی اور افغان فوجیوں پر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں 11 آسٹریلوی اور 3 افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔واضح رہے کہ درویش شہید عرصہ دراز سے مجاہدین سے رابطے میں تھے اور اسی موقع کے انتظار میں ڈیوٹی دے رہے تھے۔

30 اکتوبر

☆صوبہ زابل ضلع شاہ جوئی میں مجاہدین نے رومن فوج کی پیدل گشتی پارٹی پر حملہ کیا۔ذرائع کے مطابق رومن فوجی شاہ حسن خیل کے علاقے میں پیدل گشت کر رہے تھے کہ مجاہدین نے گھات کی صورت میں حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں 5 رومن فوجی اور ایک افغان مترجم ہلاک ہو گئے۔

31 اکتوبر

☆قندھار شہر میں امارتِ اسلامیہ کے فدائی سرفروشوں نے امریکی فوج کے مرکز آئی۔آر۔ڈی پر فدائی آپریشن کیا،ابتدا میں ایک فدائی مجاہد نے بارودی گاڑی کے ذریعے مین گیٹ کو تباہ کیا جب کہ دیگر فدائین نے مرکز میں داخل ہو کر وہاں موجود لوگوں کو نشانہ بنایا۔ذرائع کے مطابق اس آپریشن میں 12 امریکی و افغان فوجی ہلاک ہوئے جن میں ایک تھانے کا ایس ایچ او بھی شامل ہے۔

☆صوبہ ہلمند ضلع باغران میں امریکی فوجی مجاہدین کے خلاف کارروائی کی غرض سے آئے، جن پر مجاہدین نے حملہ کر دیا۔کئی گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی میں 15 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے جب کہ باقی فوجیوں نے پسپائی اختیار کر لی۔

01 نومبر

☆صوبہ غزنی ضلع رشیدان میں پولیس چیف کی گاڑی پر بارودی سرنگ کا دھماکہ ہوا۔ذرائع کے مطابق ضلعی مرکز کے قریب مجاہدین نے ڈسٹرکٹ پولیس چیف امین کی گاڑی کو تکنیکی دھماکے سے تباہ کر دیا جس کے نتیجے میں چیف 7 اہل کاروں سمیت موقع پر ہلاک ہو گیا۔

02 نومبر

☆صوبہ ننگرہار ضلع خوگیانی میں مجاہدین اور امریکی فوجیوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔

تفصیلات کے مطابق مجاہدین وزیر کے علاقے میں بارودی سرنگ نصب کر رہے تھے کہ انہیں امریکی فوجیوں کا سامنا ہوااور شدید لڑائی چھڑ گئی جس کے نتیجے میں 7 امریکی فوجی ہلاک ہوئے ،لڑائی میں 3 مجاہدین بھی شہید ہوئے ۔

03 نومبر

☆ چار فدائی مجاہدین نے صوبہ ہرات میں ائیر پورٹ کے قریب امریکی فوج کے سپلائی مرکز پر حملہ کیا۔تفصیل کے مطابق پہلے فدائی نے بارود بھری گاڑی مین گیٹ سے ٹکرا دی جس کے بعد دیگر تین فدائین نے مرکز میں داخل ہو کر حملہ کیا، اس لڑائی میں ڈائریکٹر سمیت 12 امریکی وافغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ۔

04 نومبر

☆ صوبہ ہلمند ضلع گریشک میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔قندھار، ہرات قومی شاہراہ پر گھات کی صورت میں کیے گئے اس حملے کے نتیجے میں 2 سپلائی اور 5 فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں، اس کے علاوہ 10 سیکورٹی اہل کار بھی مارے گئے ۔

05 نومبر

☆ صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر اور ضلع برکی برک میں مجاہدین نے امریکی فوج کی گشتی پارٹیوں پر حملے کیے۔ان دونوں حملوں کے نتیجے میں 23 امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے اور ایک ٹینک تباہ ہوا۔

☆ صوبہ کنڑ کے ضلع مانوگئی میں مجاہدین نے امریکی بیس پر تین اطراف سے شدید حملہ کیا جو کہ نصف گھنٹے تک جاری رہا۔اس حملے کے نتیجے میں 21 امریکی وافغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے جب کہ بیس کی عمارت کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

07 نومبر

☆ صوبہ ہلمند ضلع گرمسیر کے پولیس چیف اور اس کے اسسٹنٹ کو مجاہدین نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔تفصیل کے مطابق بزار جفت شہر میں ڈسٹرکٹ پولیس چیف کی گاڑی مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگ کی زد میں آ کر تباہ ہوگئی جس کے نتیجے میں چیف سیف اللہ خان اور اس کا اسسٹنٹ موقع پر ہلاک ہوگئے ۔

08 نومبر

☆ امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ ہرات ضلع شینڈنڈ میں امریکی طیارہ مار گرایا۔یہ طیارہ شینڈنڈ ائیر پورٹ کے قریب لینڈنگ کے لیے نچلی پرواز کر رہا تھا کہ مجاہدین نے اسے اینٹی ائیر کرافٹ گن کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا، طیارے میں سوار تمام افراد ہلاک ہوگئے ۔

09 نومبر

☆ صوبہ اروزگان کے صدر مقام ترین کوٹ شہر میں ایک افغان فوجی افسر نے فائرنگ کر کے 10 آسٹریلوی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔تفصیلات کے مطابق آسٹریلوی اور افغان فوج کے مشترکہ مرکز میں باضمیر فوجی نے آسٹریلوی اہل کاروں پر ہیوی مشین گن سے اندھادھند فائرنگ کی۔کامیاب حملے کے بعد افسر دس ساتھیوں سمیت ٹینک میں سوار ہو کر مجاہدین کے پاس پہنچ گیا اور ٹینک اور اسلحہ مجاہدین کے حوالے کر دیا۔

☆ صوبہ خوست ضلع دومندہ میں افغان فوج کی دو بکتر بند گاڑیاں بارودی سرنگوں کی زد میں آ کر تباہ ہوگئیں اور ان میں سوار 11 اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے ۔

10 نومبر

☆ پانچ فدائی مجاہدین نے صوبہ پکتیا ضلع سمکنئی میں ضلعی مرکز اور پولیس ہیڈ کوارٹر پر فدائی آپریشن کیا، مجاہدین نے پہلے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے وہاں قبضہ کر لیا اور وہاں سے قریب واقع پولیس ہیڈ کوارٹر کو نشانہ بنایا۔24 گھنٹے تک جاری رہنے والے اس کامیاب آپریشن کے دوران ضلع سمکنئی کے پولیس چیف اور اٹارنی جنرل سمیت 27 اہل کار ہلاک ہوئے۔سمکنئی، زرمت اور جانی خیل اضلاع کے گورنرز اور حکومت حامی چار سردار زخمی ہوئے

11 نومبر

☆ صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر میں فدائی مجاہد نے برطانوی فوجیوں پر استشہادی حملہ کیا۔ذرائع کے مطابق برطانوی فوجی ایک پولیس چیک پوسٹ کے سامنے کھڑے تھے کہ فدائی مجاہد شہید خدا ئیداد تقبلہ اللہ نے اپنی بارود بھری گاڑی ان کے درمیان اڑا دی جس کے نتیجے میں 14 برطانوی فوجی ہلاک ہوگئے جب کہ چیک پوسٹ کو شدید نقصان پہنچا۔

12 نومبر

☆ صوبہ لوگر ضلع برکی برک میں مجاہدین نے امریکی فوج کی گشتی پارٹی پر حملہ کیا۔گھات لگا کر کیے گئے اس حملے کے نتیجے میں 10 امریکی فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔اس کے علاوہ ایک ٹینک بھی تباہ ہوگیا۔

14 نومبر

☆ صوبہ پکتیکا ضلع برمل میں افغان فدائی فوجی نے فائرنگ کر کے 10 امریکی فوجی مار ڈالے۔ذرائع کے مطابق افغان نیشنل آرمی میں چند روز قبل بھرتی ہونے والے امارتِ اسلامیہ کے فدائی مجاہد شہید عبدالستار تقبلہ اللہ نے ایک اجلاس کے دوران امریکی فوجیوں پر اندھادھند فائرنگ کر دی۔عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ 10 امریکی فوجی ہلاک اور 14 زخمی ہوئے جب کہ فدائی مجاہد بھی جوابی فائرنگ سے شہید ہوگیا۔

☆ امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ ہرات ضلع رباط سنگی میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔بھاری ہتھیاروں سے کیے گئے اس حملے کے نتیجے میں 7 آئل ٹینکر راکٹوں کی زد میں آ کر تباہ ہوگئے ۔

15 نومبر

☆ صوبہ پروان کے مقام چاریکار شہر میں مجاہدین نے امریکی فوجی کاروان پر گھات لگا کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں دو ٹینک راکٹوں کی زد میں آ کر تباہ ہوگئے جب کہ 11 امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے ۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن کی تفصیلات بوجوہ ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کرامت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۰ اکتوبر: شمالی وزیرستان میں میران شاہ میرعلی روڈ پر نصب بارودی سرنگ میں دھماکہ ہوا، سرکاری ذرائع نے سیکورٹی فورسز کے ۱۳ اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۲۴ اکتوبر: ٹانک میں مجاہدین نے طالبان مخالف امن کمیٹی تحصیل گومل کے سربراہ غلام ایاز کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا جب کہ اُس کا ساتھی گل محمد محسود شدید زخمی ہوگیا۔

۲۵ اکتوبر: لوئر دیر میں طالبان مخالف لشکر کے رکن عزیز الرحمٰن کو ہلاک کر دیا گیا۔

۲۶ اکتوبر: ٹانک میں مجاہدین نے فائرنگ کر کے امن کمیٹی ٹانک کے سربراہ شہاب الدین برکی کو اُس کے دو ساتھیوں سمیت ہلاک کر دیا۔

۲۶ اکتوبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی میں فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپ میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی جب کہ ۳ سیکورٹی اہل کاروں کو مجاہدین نے گرفتار کر لیا۔

۲۷ اکتوبر: خیبر ایجنسی کے علاقے لنڈی کوتل میں دھماکہ ہوا، سیکورٹی ذرائع نے ۲ لیویز اہل کاروں کی ہلاکت جب کہ ۴ کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۷ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کے علاقے شکئی میں سیکورٹی اہل کاروں کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی، سرکاری ذرائع نے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کی ہلاکت اور ۳ کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۷ اکتوبر: مہمند ایجنسی میں پاکستانی چوکی اولئی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے ۳ سیکورٹی اہل کاروں کی ہلاکت اور ۳ کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۸ اکتوبر: نوشہرہ میں مردان روڈ پر بارہ بانڈہ کے قریب فدائی حملہ ہوا جس میں ایس ایچ او رسالپور اجمیر شاہ ڈرائیور سمیت ہلاک جب کہ ۲ پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

۳۰ اکتوبر: شمالی وزیرستان میں میران شاہ میرعلی روڈ کے کنارے نصب بم پھٹنے سے ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی خبر سرکاری ذرائع نے جاری کی۔

۳۱ اکتوبر: پشاور میں کوہاٹ روڈ کے قریب مجاہدین نے ایف آئی اے کے ڈپٹی ڈائریکٹر اکرام اللہ کو اُس کے گھر کے قریب فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔

۲ نومبر: مہمند ایجنسی میں مجاہدین نے سیکورٹی چیک پوسٹ پر حملہ کیا، سیکورٹی ذرائع نے ۲ اہل کاروں کی ہلاکت جب کہ ۴ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۳ نومبر: لوئر کرم ایجنسی میں صدہ کے قریب لیوی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ایک اہل کار کی گلاب گل کی ہلاکت اور دو اہل کاروں شراب خان اور فضلی خان کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۶ نومبر: شمالی وزیرستان میں سیکورٹی قافلے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ۵ سیکورٹی اہل کاروں کی ہلاکت اور ۳ کے زخمی ہونے سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۷ نومبر: صوابی کے قریب گدون میں فدائی حملے میں اے این پی کا راہنما حنیف جدون ہلاک ہوگیا۔

۱۲ نومبر: ضلع چارسدہ کی تحصیل شب قدر کے علاقہ ڈاہنڈ ویل کے قریب پولیس موبائل پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکے میں ایک اہل کار کی ہلاکت کی سرکاری طور پر تصدیق کی گئی۔

۱۲ نومبر: سوات کی تحصیل کبل کے علاقے کانجو ٹاؤن میں اے این پی کے مقامی رہنما اور سابق یوسی ناظم کریم الہادی پر مجاہدین نے دستی بموں سے حملہ کیا، جس میں وہ اپنے دو ساتھیوں سمیت شدید زخمی ہوگیا۔

۱۳ نومبر: خیبر ایجنسی کی وادی تیراہ کے ستک بازار میں گدھا گاڑی میں نصب ریموٹ کنٹرول بم زوردار دھماکے سے پھٹ گیا جس سے امن لشکر کے ۸ افراد ہلاک اور ۷ شدید زخمی ہوئے

۱۴ نومبر: خیبر ایجنسی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۵ سیکورٹی اہل کاروں کی ہلاکت جب کہ لیفٹیننٹ کرنل سمیت ۴ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۵ نومبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں مجاہدین کی فائرنگ سے ایک سیکورٹی اہل کار کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۶ نومبر: خیبر ایجنسی کی وادی تیراہ میں بم دھماکے میں امن لشکر کا رہنما حسن خیل اپنے ۶ ساتھیوں سمیت ہلاک ہوگیا۔

۱۶ نومبر: لوئر کرم ایجنسی کے علاقے ڈوگئی میں فورسز کے سرچ آپریشن کے دوران مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں اسپیشل سروسز گروپ کے میجر سکندر کی ہلاکت اور ایک اہل کار کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۷ نومبر: پشاور میں ممریز پولیس کی گاڑی پر مجاہدین کے حملے میں ایس ایچ او کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی گئی۔

۱۷ نومبر: وسطی کرم میں مجاہدین اور سیکورٹی فورسز کے مابین جھڑپوں میں ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت اور دو کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۸ نومبر: وسطی کرم میں مجاہدین اور فوج کے درمیان جھڑپ میں ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت اور ۲ کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۸ نومبر: اورکزئی، مہمند اور خیبر ایجنسی میں مختلف کارروائیوں میں ۳ سیکورٹی اہل کاروں کی ہلاکت اور ۵ کے شدید زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۲۷ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کی تحصیل برمل کے علاقے اعظم ورسک میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گاڑی کو نشانہ بناتے ہوئے دو میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۵ افراد شہید ہوگئے۔ شہید ہونے والوں میں طالبان کمانڈر محترم ملا نذیر کے بھائی عمروزیر بھی شامل ہیں۔

۲۷ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک مکان پر ۴ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۱۶ افراد شہید جب کہ ۴ زخمی ہوئے۔

۳۰ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گھر اور گاڑی پر ۶ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۱۶ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔

۳۱ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گاڑی پر ۳ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۴ افراد شہید اور ۵ زخمی ہوگئے۔

۳ نومبر: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں درپہ خیل کے مقام پر امریکی جاسوس طیارے نے ایک گھر پر ۳ میزائل داغے جس کے نتیجے میں ۳ افراد شہید جب کہ ۵ زخمی ہوگئے۔

۱۵ نومبر: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں امریکی جاسوس طیارے کے ایک گھر پر کیے گئے میزائل حملے میں ۷ افراد شہید ہوگئے۔

۱۶ نومبر: جنوبی وزیرستان میں جنڈولہ کے علاقے میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۶ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۱۸ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔

۱۶ نومبر: جنوبی وزیرستان کی تحصیل برمل کے علاقے باغڑ میں امریکی جاسوس طیاروں سے ۱۰ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۱۲ افراد شہید اور ۵۰ زخمی ہوگئے۔

۷ نومبر: شمالی وزیرستان کے علاقے رزمک میں امریکی ڈرونز نے ایک گھر پر ۴ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۹ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

قریظہ سے امریکہ تک.............اشرار کا ایک ہی ٹولہ، حیوانیت کی ایک ہی داستان

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی تابعداری کرنے والے مومنوں کے لیے کافی ہے، اور اس کے ساتھ ہی اگلی آیت میں اللہ کا ارشاد آتا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُواْ مِئَتَيْنِ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّئَةٌ يَغْلِبُواْ أَلْفاً مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَّ يَفْقَهُونَ[الانفال ۸:۶۵]

''اے نبی! ایمان والوں کو جہاد کا شوق دلائیے، اگر تم میں بیس بھی صبر کرنے والے ہوں گے، تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے، اور اگر تم میں ایک سو ہوں گے تو وہ ایک ہزار کافروں پر غالب رہیں گے، اس لیے کہ وہ بے سمجھ لوگ ہیں''۔

تاکہ مومن جان لیں کہ ان کے لیے اللہ کے کافی ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ واجب اعمال پر عملدرآمد سے کنارہ کش ہو جائیں، جن میں جہاد کرنا اور اس پر ترغیب و تحریص کرنا اور دشمنوں کے مقابلے میں صبر کرنا بھی شامل ہے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی ادائیگی میں اپنی حیثیت' طاقت' اور استطاعت کے دائرے میں رہتے ہوئے جدوجہد کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اللہ پر توکل' اعتماد اور اسی کی جانب رجوع کرتے ہیں (گویا عمل اور توکل دونوں کو اکٹھے کرتے ہیں)، جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن کیا کہ جب آپ نے فوج کو تیار کر لیا اور صفیں قائم کر دیں تو اپنے صحابہ سے فرمایا:

''جب وہ تمہارے قریب پہنچ جائیں تو ان پر تیر اندازی کرنا اور اپنے تیر سنبھال کر رکھنا''[بخاری]

اور پھر اس کے ساتھ ہی اپنے خیمہ میں پہنچے اور ہاتھ دعا میں بلند کئے اور اپنے رب کو پکارنے لگے اور اس سے مدد طلب کرنے لگے اور اس سے نصرت کی مناجات کرنے لگے اور فرمانے لگے:

''اے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ پورا فرما! اے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ پورا فرما! اے اللہ! اگر تو نے اسلام کے اس چھوٹے سے گروہ کو ہلاک ہو جانے دیا تو پھر اس زمین پر تیری عبادت کبھی بھی نہیں ہوگی!''

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

القاعدہ کے خلاف کارروائی،پاکستانی تعاون قابل تعریف ہے: ہیلری کلنٹن

امریکی وزیرخارجہ ہیلری کلنٹن کا کہنا ہے کہ ''پاک افغان سرحد پر موجود دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہوں کوختم کرنے کے لیے مل کر کام کرنا ہوگا۔ پاکستان، افغانستان اور امریکہ کوسرحد پر دہشت گرد حملوں سے برے نتائج کا سامنا ہے، اگر تینوں ممالک کے درمیان تعاون نہ ہوا تو حملوں کے نتائج اور برے ہوں گے۔ القاعدہ کے خلاف کارروائیوں میں پاکستان کردار قابل تعریف ہے''۔

امریکہ پاکستان کو مستحکم ملک بننے میں مدد کرسکتا ہے: کیمرون منٹر

پاکستان میں امریکی سفیر کیمرون منٹر نے کہا ہے کہ ''امریکہ پاکستان کو مستحکم ملک بننے میں مدد دے سکتا ہے، ہمیں دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑنا چاہیے''۔

پاکستان امریکہ تعلقات خراب شادی جیسے ہیں،طلاق نہیں ہوسکتی: مائیکل میک

امریکہ کی داخلی سلامتی کمیٹی کے رکن مائیکل میک کال نے کہا ہے کہ ''پاکستان اور امریکہ تعلقات خراب شادی کی طرح ہیں جس میں طلاق بھی نہیں ہوسکتی۔ امریکہ نائن الیون کے بعد اربوں ڈالر پاکستانی حکومت اور فوج کو فراہم کر چکا ہے۔ امید ہے کہ پاکستان بھارت سے اپنے تعلقات بہتر بنائے گا جس سے اسے اپنی فوج مغربی سرحدوں پر بھیجنے میں آسانی ہوگی''۔

پاکستان امریکہ دوستانہ تعلقات کا سنہرا زمانہ لوٹ کر نہیں آسکتا: منٹر

پاکستان میں امریکی سفیر کیمرون منٹر نے کہا ہے کہ ۳۰ سال قبل پاکستان اور امریکہ کے درمیان جو شان دار او ر دوستانہ تعلقات تھے، اب وہ سنہرا زمانہ لوٹ کر نہیں آسکتا۔ جنوبی ایشیا میں پائیدار امن کا واحد حل یہ ہے کہ پاکستان، بھارت اور افغانستان کے درمیان کھلی تجارت کے سبھی راستے کھول دیے جائیں۔ بھارت نے افغانستان میں ۱.۲ ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی ہے، وہاں سڑکیں بنائی ہیں، سکول کالج ہسپتال اور پارلیمنٹ ہاؤس تعمیر کر کے دیے، پاکستان بھی افغانستان میں اتنی سرمایہ کاری کی سنجیدہ کوشش کرے تو ساری دنیا اس کی بھی تعریف کرے گی''۔

دنیا کو جنگ سے محفوظ رکھنے کے لیے بھارت اور امریکہ متحد ہیں: منموہن

بھارتی وزیراعظم منموہن سنگھ نے کہا ہے کہ ''بھارت اور امریکہ نے گذشتہ ایک برس میں دوطرفہ تعاون سے فارغ، تجارت، تعلیم اور سرمایہ کاری سمیت ہر شعبہ میں ترقی کی ہے۔ دنیا کو جنگ سے محفوظ رکھنے کے لیے بھارت اور امریکہ متحد ہیں''۔

اسلام اورعیسائیت کے ایک ساتھ نہ چل سکنے کا تاثر غلط ہے: کیمرون

برطانوی وزیراعظم ڈیوڈ کیمرون نے کہا ہے کہ ''اسلام اور عیسائیت میں کئی اقدار مشترک ہیں اور یہ تصور غلط ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ نہیں چل سکتے''۔

افغانستان میں اگلے محاذ پر لڑنے والے فوجیوں کا مستقبل محفوظ ہے: برطانوی وزیردفاع

برطانوی وزیر دفاع فلپ ہیمنڈ نے کہا ہے کہ ''افغانستان میں اگلے محاذ پر لڑنے والے برطانوی فوجیوں کا مستقبل محفوظ ہے''۔

امریکی فوجیوں کے انخلا کے بعد عراق کے مستقبل پر تشویش ہے: جنرل ڈیمپسی

امریکی فوج کے سربراہ جنرل ڈیمپسی نے کہا ہے کہ ''امریکی فوجیوں کے انخلا کے بعد عراق کے مستقبل پر تشویش ہے، ہمیں بھروسہ ہے کہ عراق اپنا تحفظ کرسکتا ہے''۔

دفاعی اخراجات میں کمی پینٹاگون کے لیے قیامت ثابت ہوگی: لیون پینٹا

امریکی وزیر دفاع لیون پینٹا نے خبردار کیا ہے کہ دفاعی اخراجات میں کمی پینٹاگون کے لیے قیامت کا منظرنامہ ہوگا، ایک ٹریلین ڈالر کی کٹوتی کے باعث امریکی محکمہ دفاع ایف35، نیول پیٹرول ایئر کرافٹ اور جنگی جہازوں کی خریداری کے منصوبوں کو ترک کرسکتا ہے۔ امریکی اخبار وال اسٹریٹ جنرل، کی رپورٹ کے مطابق سپر کمیٹی کے معاہدے تک پہنچنے میں ناکامی اس امکان کو ظاہر کرتی ہے، جس کا اشارہ وزیر دفاع لیون پینٹا نے پینٹاگون کے لیے قیامت کا منظر قرار دیا ہے۔

☆☆☆☆☆

11 نومبر: صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر میں فدائی مجاہد نے برطانوی فوجیوں پر استشہادی حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 14 برطانوی فوجی ہلاک ہوگئے جب کہ چیک پوسٹ کو شدید نقصان پہنچا۔

اک نظر ادھر بھی!!!

صبغۃ الحق

امریکی سفارت خانے میں تقریب کے دوران طالبات اخلاق سوز حرکات کا نشانہ بنیں

اسلام آباد میں امریکی سفارت خانے کے زیراہتمام ایک ڈانس پارٹی منعقد کی گئی۔ جس میں امریکی سفیر کیمرون منٹر بھی پاکستانی لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ ناچتا رہا۔ 'کچھ خاص' کے نام سے ہونے والی اس ڈانس پارٹی میں صرف ان پاکستانیوں کو انے کی اجازت تھی جو جوڑے کی شکل میں آرہے تھے جب کہ امریکہ سے بھی خصوصی طور پر ڈانس گرلز کو بلایا گیا تھا، اس ڈانس پارٹی میں پاکستان بھر سے یونیورسٹیز کے طلبہ وطالبات کو منتخب کر کے بلایا گیا تھا۔ اس پارٹی میں شریک ہونے والے ایک طالب علم کا کہنا تھا طلبہ کو شراب پینے پر بھی اکسایا جا تا رہا اور بہت سی پاکستانی طالبات جو صرف اس لیے اس ڈانس پارٹی میں شریک ہوئی تھیں کہ انہیں امریکی یونیورسٹیوں میں داخلہ مل جائے گا، شراب پینے کے بعد مدہوش ہو کر انتہائی اخلاق سوز حرکات کا نشانہ بنیں۔ خود امریکی سفارت خانے کا کہنا ہے کہ اسلام آباد میں امریکی سفارت خانے کے زیراہتمام ایک کلچرل پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں شکاگو سے آئے ہوئے فن کاروں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ امریکی سفیر کیمرون منٹر بھی ایک موقع پر دھمال سے متاثر ہو کر جھوم اٹھا۔ امریکی سفارت خانے کا کہنا تھا کہ امریکی سفارتخانہ پاکستانی عوام کے ساتھ شراکت داری چاہتا ہے اسی لیے ڈانس پارٹی کا انعقاد کیا گیا تھا۔

امریکیوں کی روشن خیالی اوراُن کی ترقی پر صدقے واری جانے والے متذکرہ بالا خبر میں سے اُن کی اخلاق باختگی اور کردار کی کمینگی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔باعثِ صدافسوس تو اُن نوجوانوں اور اُن کے والدین کے افکار وخیالات ہیں جو امریکہ یاترا کے لیے ہر طرح کے جتن کرتے ہیں ،حتیٰ کہ عزت ،عصمت اور ناموس جیسی گراں قدر خزانے کافروں کی نذر کردیتے ہیں اور 'اس عاشقی میں عزتِ سادات بھی گئی' کا مصداق بنتے ہیں۔

سعودی عرب میں خاتون مجاهده کو 15 سال قید کی سزا

سعودی عرب کی ایک عدالت نے تین ماہ کے مسلسل ٹرائل کے بعد ''القاعدہ لیڈی'' نامی ایک خاتون کو ''دہشت گردی'' یعنی جہاد میں معاونت اور منصوبہ بندی کے الزامات ثابت ہونے پر پندرہ سال جیل کی سزا سنائی ہے۔ سعودی عرب کی سرکاری خبررساں ایجنسی ایس پی اے کی رپورٹ کے مطابق عدالت کے فیصلہ کے تحت ''سعودی خاتون کو سنائی گئی قید کی مدت اس کی گرفتاری کے دن سے شروع ہوگی اور رہائی کے بعد اس پر پندرہ سال کے لیے سفر کی پابندی ہوگی''۔ سعودی عرب میں یہ پہلی خاتون ہیں جنہیں القاعدہ سے تعلّق اور جہادی سرگرمیوں میں حصّہ لینے کے جرم میں قید کی سزا سنائی گئی ہے۔

پاکستان پر ہی قیاس نہیں بلکہ دنیا بھر میں مسلم خواتین ان طواغیت اور صلیبی غلاموں کی دست بُرد سے محفوظ نہیں۔لیکن ان کے تمام تر شیطانی ہتھکنڈے خواتینِ اسلام کو جہاد کی نصرت اوراپنے مجاہدبھائیوں کی مددسے روک نہیں سکتے بلکہ عنقریب یہ طواغیت قذافی،حسنی مبارک اورابن علی کی طرح ذلیل ورسوا ہو کر رہیں گے،ان شاء اللہ۔

مسلم سنکیانگ سے ملحق پاکستانی علاقے میں فوجی اڈے بنانے کی چینی خواهش

چین نے پاکستان میں اپنے فوجی اڈے قائم کرنے میں دلچسپی ظاہر کردی۔ چین فاٹا یا اپنے شورش زدہ صوبے سنکیانگ کے قریب فوجی اڈے قائم کرنے کا خواہاں ہے تا کہ چین مجاہدین کی سرگرمیوں سے نمٹ سکے۔ پاکستان میں فوجی موجودگی کی چینی خواہش پر حالیہ مہینوں کے دوران میں دونوں ممالک کی سیاسی اور فوجی قیادت کے درمیان گفت وشنید ہوئی ہے۔ چین کو اس بات پر تشویش ہے کہ پاکستان کے قبائلی علاقے ایسٹ ترکستان اسلامک موومنٹ کے مجاہدین کی سرگرمیوں کا مرکز ہیں۔

لاکھوں سیلاب متاثرین بھوکے،گیلانی کی ھرن ،بٹیر کے گوشت سے تواضع

سندھ میں لاکھوں سیلاب متاثرین بھوکے اور امداد کے منتظر ہیں جب کہ یوسف گیلانی کی شمالی پنجاب میں ہرن، بٹیر اور بکرے کے گوشت سے بنی ڈشوں سے تواضع کی گئی۔ اس دعوت کا اہتمام منڈی بہاؤالدین سے رکن قومی اسمبلی طارق تارڑ نے کیا تھا۔

اس خبر کے بعد یہ انکشاف ملاحظہ ہو

مہنگی خوراک نے پاکستان کو افریقی ممالک سے بدتر کر دیا:آکسفیم

برطانیہ کی غیر سرکاری امدادی تنظیم 'آکسفیم' نے کہا ہے کہ مہنگی خوراک نے پاکستان میں حالات بگاڑ دیے ہیں اور لاکھوں افراد کو مزید غربت میں دھکیل دیا ہے۔ مہنگی خوراک کے باعث پاکستان بعض افریقی ممالک سے بھی بری صورت حال سے دوچار ہوگیا ہے، لوگوں کو غذائیت کی کمی کا سامنا ہے اور ملک کی ۳۶ فیصد آبادی غذائیت کی کمی کا شکار ہے۔

پاکستان میں غربت ،بے روزگاری،مہنگائی اور بدامنی اپنے عروج

12 نومبر: صوبہ لوگر ضلع برکی برک میں مجاہدین نے امریکی فوج کی گشتی پارٹی پر حملہ کیا۔ اس حملے کے نتیجے میں 10 امریکی فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ ایک ٹینک بھی تباہ ہوگیا۔

پر ہے۔ عامۃ المسلمین کو دو وقت کا پیٹ بھرنے کے لیے گھنٹوں کوہلو کے بیل کی طرح مشقت اوراذیت اٹھانا پڑتی ہے لیکن پھر بھی شام کو گھر لوٹتے وقت بیش تر افراد کو بھوکے ننگے بچوں اورفاقہ زدہ اہل خانہ کی صورتیں ہی دیکھنا پڑتی ہیں۔دوسری جانب ملک پر قابض جرنیلی مافیا اور طبقۂ اشرافیہ ہے کہ جن کے دن لہو ولعب اورراتیں شراب و کباب کی محافل میں گزرتی ہیں۔اُن کی عیاشیوں اورخرمستیوں کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لیتا۔ایسے میں اہل پاکستان کے لیے نجات اورفلاح کا ایک ہی راستہ ہے ......اور وہ ہے شریعت ِمطہرہ کی تنفیذ اوردینِ اسلام کی حاکمیت کے لیے مجاہدین فی سبیل اللہ کے ہاتھ مضبوط کرنا......یہی مجاہدین اہل پاکستان کے سروں پر مسلط ان ظالم طبقات کا سر کچلیں گے اور یہی مجاہدین اللہ کے دین کو زمین پر نافذ کرکے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ برکات،فیوض اور رحمتوں کے نزول کا موجب بنیں گے،ان شاء اللہ۔

امریکہ میں گذشتہ دہائی کے دوران غربت کی شرح میں تاریخی اضافہ:

امریکی تھنک ٹینک بروکنگز انسٹیٹیوٹ نے اپنی رپورٹ میں بیان کیا ہے کہ امریکہ میں انتہائی غربت میں زندگی گزارنے والے شہریوں کی تعداد میں گذشتہ ایک دہائی میں ایک تہائی اضافہ ہوا ہے۔ ۱۰ سال میں انتہائی غریب کی فہرست میں ایک کروڑ تئیس ہزار افراد کا اضافہ ہوا ہے اور یہ مجموعی تعداد اب بڑھ کر چار کروڑ باسٹھ لاکھ ہوگئی ہے۔امریکہ کے مغربی شہر ڈیٹرائٹ، مشی گن، ڈیٹون اور اوہائیو میں غربت کی شرح میں تقریباً دوگنا اضافہ ہوا ہے۔ جب کہ جنوب میں بیٹون روگ، لوزیانا اور جیکسن میں ایک تہائی اضافہ ہوا ہے۔

قرآن مجید جلانے والے امریکی پادری کا صدارتی الیکشن لڑنے کا اعلان

قرآن مجید جلانے کے واقعہ میں ملوث امریکی پادری ٹیری جونز نے ۲۰۱۲ء کے امریکی صدارتی انتخاب لڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔

امریکہ میں مسلمانوں سے تعصب ۵۰ فیصد بڑھ گیا

امریکہ میں مسلمانوں کے خلاف تعصب پر مبنی جرائم میں ۵۰ فی صد اضافہ ہو گیا۔امریکی تفتیشی ادارے ایف بی آئی نے ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ مسلمانوں کے خلاف تعصب میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔

جہلم میں آپریشن کے دوران ایم آئی کے میجر سمیت ۵ فوجی ہلاک

ضلع جہلم اور ضلع چکوال کے سرحدی علاقے کی تحصیل پنڈ دادن خان میں غریب وال سیمنٹ کے قریب پیر چنبل کی پہاڑیوں میں مجاہدین نے ایم آئی کے میجر آفاق سمیت ۵ فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

۲ کروڑ افراد متاثر ،معیشت کو ۷۰ /ارب ڈالر کا نقصان ہوا: گیلانی

پاکستانی وزیر اعظم گیلانی نے کہا ہے کہ'' دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ۳۵ ہزار جانیں ضائع اور ۷۰ ارب ڈالر کا مالی نقصان ہوا، جب کہ دو کروڑ افراد متاثر ہوئے''۔

سندہ اور پنجاب میں جاسوسی کرسکتے ہیں:الطاف حسین کا بلیئر کو خط

الطاف حسین کے سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کو لکھے گئے خط کے مندرجات کے ذریعے انکشاف ہوا ہے کہ اُس نے مجاہدین کی جاسوسی کرنے کی پیش کش کرتے ہوئے لکھا کہ'' ایک کیو ایم صوبہ سندھ کے شہروں، دیہاتوں اور قصبوں اور کسی حد تک پنجاب میں لاتعداد جاسوس فراہم کرسکتی ہے۔ایم کیو ایم مذہبی افراد اور طالبان کے ساتھ ساتھ دینی مدارس کی بھی جاسوسی کرے گی۔امدادی کارکنوں کے بھیس میں بھی جاسوسوں کو افغانستان بھیجا جائے گا تاکہ مغربی انٹیلی جنس ایجنسیوں کو مدد فراہم کی جاسکے''۔

الطاف حسین اوراس کے پورا گروہ کی دین بے زاری اوراسلام دشمنی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔۲۶ستمبر ۲۰۰۱ء کو ایم کیو ایم نے صلیبیوں کو امارتِ اسلامیہ افغانستان پر حملہ آور ہونے اوراپنی مددوتعاون کی یقین دہانی کروانے کے لیے کراچی میں ایک بڑی ریلی نکالی۔اس کے بعد سے لے کر آج تک ایم کیوایم ہر موقع پر صلیبیوں کی چاکری کے لیے پیش پیش رہی۔مذکورہ بالا خط میں بھی الطاف حسین نے سندھ ،پنجاب اوربالخصوص کراچی میں مجاہدین کی جاسوسی کرنے کی پیش کش کی تھی۔ یاد رہے کہ یہ خط الطاف حسین کی طرف سے اُس وقت کے برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر کو۲۳ستمبر ۲۰۰۱ء کو لکھا گیا تھا۔لبرل ازم جیسی کفریہ اصطلاحات کا سہارا لے کر ایم کیوایم ہر موقع پراہلِ دین کے خلاف میدان میں موجود رہی ہے۔کراچی جیسے شہر میں حقیقی دہشت گردی اورعامۃ المسلمین کی قتل و غارت گری کے سلسلے میں اِسے صلیبی آقائوں کی آشیربادحاصل ہے،یہی وجہ ہے کہ الطاف حسین گذشتہ دو دہائیوں سے لندن میں بیٹھ کر کراچی میں قتل وغارت گری کی نگرانی کررہا ہے۔ لیکن الطاف اور اُس کے گماشتے یاد رکھیں کہ مجاہدین فتح یاب ہورہے ہیں اوران شاء اللہ وہ کفار کے سرداروں کے ساتھ ساتھ اُن کے معاون اداروں،جماعتوں اور افراد کے قلع قمع اور فتنہ وفساد کی بیخ کنی کے لیے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوت کو پوری طرح بروئے کار لائیں گے۔

☆☆☆☆☆

14 نومبر: صوبہ پکتیکا ضلع برمل میں افغان فدائی فوجی نے فائرنگ کرکے 10 امریکی فوجی مار ڈالے جب کہ 14 امریکی فوجی زخمی بھی ہوئے۔

چلو ہم ساتھ چلتے ہیں

چلو ہم ساتھ چلتے ہیں اگر تم ساتھ دے پاؤ
کسی مشکل گھڑی پر ہاتھ میں تم ہاتھ دے پاؤ

چلو تقلید کرتے ہیں کسی انجان رستے کی
کہ شاید ہم کو ہوجائے کوئی پہچان رستے کی

یہی گمنام رستے ہیں جہاں دشمن کھڑے ہوں گے
نبیؐ کے صحابہ کے کہیں لاشے پڑے ہوں گے

اگر اے ہم سفر! ہم کو کہیں وہ نقش مل جائے
زمیں پر دربدر پھرتے کہیں پھر عرش مل جائے

تو پھر جو فرض باقی ہے اسے بھی ہم نبھا آئیں
یا باطل زیر ہوجائے، یا پھر خود کو مٹا آئیں

چلو ہم ساتھ چلتے ہیں......

صفی الرحمٰن صفی

بزدل مسلمان کی حالتِ زار

”بچپن میں ایک بار سنا تھا کہ مسلمانوں نے پنجاب میں تحریک چلائی تھی کہ جیسے کرپان سکھوں کا شعار ہے ویسے ہی تلوار مسلمانوں کا شعار ہے، اس لیے مسلمانوں کو تلوار رکھنے کی اجازت دی جائے۔ ان کی تحریک کامیاب ہوئی اور حکومتِ پنجاب نے مسلمانوں کو تلوار رکھنے کی اجازت دے دی۔ حکومت بھی انگریز کی تھی لیکن مسلمانوں کی تحریک کو دبا نہ سکی، مجبُوراً اُسے تلوار رکھنے کی اجازت دینا پڑی۔ مگر افسوس ہے مسلمان قوم پر کہ مطالبہ منوانے کے باوجود اس نے تلوار نہیں رکھی۔ آج کا مسلمان ایسا بزدل اور ڈرپوک ہے کہ تلوار کے نام سے بھی اسے ڈر لگتا ہے، تلوار تو بڑی چیز ہے اگر کوئی اس پر غلیل کا غلہ چھوڑ دے یا کہیں سے پٹاخے کی آواز سن لے تو گویا اس کی جان نکلی جا رہی ہے۔ اس شاہین کو انگریز ملعون نے ایسا بزدل بنا دیا کہ جہاد و قتال کے نام سے اسے وحشت ہونے لگی ہے۔ تلوار اور اسلحہ کا نام سن کر بدکنے لگتا ہے، اس کی بزدلی عمل سے نکل کر عقیدہ تک سرایت کر گئی ہے۔ یہ سمجھتا ہے کہ اسلحہ اٹھانا اور کافروں کو ٹھکانے لگانا دین و ایمان کے خلاف ہے۔ کیا عجیب بات ہے جس حکم سے قرآن کے تیس پارے اور حدیث کا ذخیرہ بھرا پڑا ہے، انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیاں جس مہم میں بسر ہوئیں ......وہ آج کے مسلمان کو اچھا نہیں لگتا، اس کام سے اس کے دین و ایمان پر حرف آتا ہے۔ اسلحہ کو اس نے دہشت گردی کی علامت سمجھ لیا ہے۔ بس آج کے مسلمان کا کام یہی رہ گیا ہے کہ وہ کافروں کے سامنے بکری بنا رہے، ان کے ہاتھوں ذبح ہوتا رہے، کوئی اس کی گردن پر چُھری رکھ دے تو یہ چپکا پڑا رہے، ہلنے کا نام نہ لے گا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ چُھری چلاتے ہوئے کافر کو ذرا سی بھی تکلیف پہنچے۔

ملعون انگریز نے آج کے مسلمان کا ذہن ایسا مسخ کر دیا کہ یہ اسلحہ کے نام سے ڈرتا ہے، اس سے دور بھاگتا ہے۔ کہتا ہے اسلحہ اٹھانا شریفوں کا کام نہیں، یہ تو دہشت گردوں اور بے دینوں کا کام ہے۔ افسوس کہ جو کام دین کی ترقی کا ذریعہ تھا، جس کی برکت سے دین پوری دنیا پر غالب آیا آج کل مسلمانوں کی نظر میں وہ بے دینی کی علامت بن گیا“۔

(وعظ: عیسائیت پسند مسلمان، فقیہ العصر حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ)